

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

وَلَا تَجْعَلْ لَكَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ

فہرست جلد اول غایۃ الاوطار ترجمہ دارالافتار

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ	۱	بیان مشقتات اوق
۲	مقدمہ تقریر اور موضوع اور فرض علم فقہ کے بیان میں	۲	بیان اسباب جملہ نسیان
۳	اسباب حرہ حفظ	۳	تسہیل علم کے احکام کہ فرض کس علم کا سیکھنا ہے اور قرب اور کدہ کو کس
۴	تسہیل علم کے احکام کہ فرض کس علم کا سیکھنا ہے اور قرب اور کدہ کو کس	۴	فنا فی نام حکم اور جہتہ رحمہ اللہ کتابے
۵	فنا فی نام حکم اور جہتہ رحمہ اللہ کتابے	۵	فہم منہ متروک کا ذکر غیر لغوی و بیو کے وقت منہی کو کار بند ہونا چاہئے
۶	فہم منہ متروک کا ذکر غیر لغوی و بیو کے وقت منہی کو کار بند ہونا چاہئے	۶	ارباب سید مرتبہ و تکیہ
۷	ارباب سید مرتبہ و تکیہ	۷	کتاب الطہارۃ
۸	یعنی پاک صاف ہونے کے مسائل	۸	یعنی پاک صاف ہونے کے مسائل
۹	و منہ کچھ اور بہتیں مقام میں مستحب ہے	۹	و منہ کچھ اور بہتیں مقام میں مستحب ہے
۱۰	لکھنا و منہ	۱۰	لکھنا و منہ
۱۱	جب لکھنا پاک من اور پانی لے کر تو کیا کرنا چاہئے	۱۱	جب لکھنا پاک من اور پانی لے کر تو کیا کرنا چاہئے
۱۲	طہر جہیزین شہابی کی سنت میں	۱۲	طہر جہیزین شہابی کی سنت میں
۱۳	رضو میں ایکس سنہ میں	۱۳	رضو میں ایکس سنہ میں
۱۴	سنتان و منہ	۱۴	سنتان و منہ
۱۵	مقدار صلح و خدہ بحساب وزن	۱۵	مقدار صلح و خدہ بحساب وزن
۱۶	نواضع و منہ	۱۶	نواضع و منہ
۱۷	مسائل غسل	۱۷	مسائل غسل
۱۸	انعام غسل	۱۸	انعام غسل
۱۹	جس صحت میں نہ انعام اور کدہ فرض کیا جائے	۱۹	جس صحت میں نہ انعام اور کدہ فرض کیا جائے
۲۰	ترتیب وضع کتب	۲۰	ترتیب وضع کتب
۲۱	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۱	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۲	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۲	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۳	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۳	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۴	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۴	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۵	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۵	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۶	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۶	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۷	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۷	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۸	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۸	تقریر کو نسا و ریت سے
۲۹	تقریر کو نسا و ریت سے	۲۹	تقریر کو نسا و ریت سے
۳۰	تقریر کو نسا و ریت سے	۳۰	تقریر کو نسا و ریت سے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۱	باب ادراك الفريضة یعنی جماعت نماز کے حاصل کرنے کا بیان	۱۵۰	باب شروط الصلوة یعنی نماز کی شرطوں کا بیان
۳۲۲	نماز کو قیام کی وجہ سے یا کسی وجہ سے یا کسی وجہ سے یا کسی وجہ سے	۱۹۲	ترک نماز کا سنی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں
۳۲۶	باب قضاء الفرائض یعنی فوت شدہ نمازوں کا قضاء	۱۹۳	جنت قبلہ کے مسنون کی تفصیل
۳۲۷	باب قضاء نماز کا بیان	۱۹۹	باب صدقة الصلوة یعنی نماز کی کیفیت کا بیان
۳۲۸	باب قضاء السہل یعنی سہل کے بعد گھبراہٹ	۲۰۵	درجیات نماز کے
۳۲۹	باب قضاء عجمیہ	۲۱۵	ترکیب نماز کے دفع کی
۳۳۰	باب صلوٰۃ المریض یعنی بیمار کے حکم	۲۱۶	فصل اس فصل میں نماز کے ادا کرنے کا ذکر ہے
۳۳۱	باب وجوب وقت تہجد و سحر و غیرہ کے بیان	۲۲۸	نماز کی تہجد پچیس یا تین عورت مخالف ہے مرد سے
۳۳۲	باب صبح التلاوة یعنی تہجد کے حکم	۲۳۶	اوقات روز و رات کے
۳۳۳	باب صلوٰۃ المسافر یعنی نماز مسافر کے حکم	۲۴۲	فصل اس فصل میں قرات کے احکام ہیں
۳۳۴	باب اجتماع یعنی جمعہ کے احکام	۲۴۸	باب الامامة یعنی امامت کے مسائل
۳۳۵	روزہ ظہر کے زمانہ دعا انگنی رحمت ہے	۲۵۲	جب عید شخص کسی امر شرعی یا عادی میں مزاحمت کرے تو دونوں مرجع کے کسی کو مقدم کیا جائے
۳۳۶	باب العیدین یعنی روز عیدین کے حکم	۲۶۰	کیا روزہ کا نصف میں داخل کیا جائے
۳۳۷	باب الکھوف یعنی خوف گھبراہٹ کے نماز کا ذکر	۲۶۲	باب استحالات یعنی غلبہ کریمہ کے احکام
۳۳۸	باب الاستسقاء یعنی طلب بارش کے ذکر	۲۸۰	باب مالک الصلوة و مالک الفیض یعنی ان امور کے بیان میں جو نماز کو فاسد کر دے یا اس میں کمی یا زیادتی ہو
۳۳۹	باب الخوف یعنی خوف کے بیان میں	۲۸۶	جن لوگوں پر سلام کرنا مکروہ ہے
۳۴۰	باب صلوٰۃ الجنازة یعنی نماز جنازہ کا ذکر	۲۸۲	بن لوگوں پر سلام کا جواب واجب نہیں
۳۴۱	کے ذکر میں	۲۸۵	مشائیت اصل کتاب میں خبریں کر دہ نہیں
۳۴۲	جن لوگوں کو سوال قریب ہو	۲۸۸	قاعدہ نماز کے فاسد ہو نہکا قرات کی غلطی سے
۳۴۳	ظاهر علامت مسلمان ہونے کی	۳۰۱	احکام مساجد
۳۴۴	قیام رکعت شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کو رکعت شباب جلیل الشان کہ	۳۰۳	باب الوتر والکوافیل نماز وتر و افیل کے بیان میں
۳۴۵	باب الشہید یعنی شہید کے احکام	۳۰۶	پانچ چیزیں امام کو اتباع واجب اور ظاہر میں نہیں
۳۴۶	باب الصلوة والکعبہ یعنی مسجد کے احکام	۳۱۱	نماز تہجد کی کیفیت
۳۴۷	باب کعبہ	۳۱۲	صلوٰۃ التیمم کی کیفیت شرح دار
۳۴۸	کتاب الزکوة	۳۱۳	مسائل غائبہ
۳۴۹	شہر پر غلبہ ہو جائے گا کیا اور از انجا کہ خود ہندوستان پر غلبہ ہو	۳۱۴	نزل نماز کا بیان
۳۵۰	باب ایسے ناپائی صحیح کے بغیر شرکاء حوادث آسمانی کے		

۲۳۴	اس باب میں مذکور رکوع کی کیا ہیں
۲۳۵	رکوع النحر یعنی گھبراہٹ میں کی رکوع
۲۳۶	رکوع الفجر یعنی رکوع سپہر کی پہلی یا دوسری
۲۳۷	رکوع المال یعنی الفجر کی ہر رکوع کا ذکر
۲۳۸	وہابی سرفرازین میں رکوع کی کیا ہے
۲۳۹	الماتس یعنی وہابی رسول کریم کا بیان
۲۴۰	الزکاء یعنی فتنہ کے احکام
۲۴۱	الغش یعنی روکی کے احکام
۲۴۲	المصنوع یعنی رکوع اور عتر کے حرج کی روک
۲۴۳	دن کا بیان
۲۴۴	معدینہ آثار کو کہہ دینا رکوع کی نیت سے جائز ہو
۲۴۵	صلوة الفجر یعنی صحتہ فطر کے احکام
۲۴۶	لکھ کر احبات ساتھ میں
۲۴۷	بازہ کے بیان میں
۲۴۸	ما بعد الفجر و ما لا یفسدہ
۲۴۹	چنانچہ چیزوں کے بیان میں جو روزہ کی مسجد میں اور
۲۵۰	رضوئیہ و نماز ٹوٹ جانا ہے
۲۵۱	مقدار صلاح و ن
۲۵۲	نواقص و ضرر یعنی اون امور کا ذکر جن سے
۲۵۳	سائل فصل
۲۵۴	اقسام غسل
۲۵۵	جس میں صوف میں چڑا نکالنا اور کوفہ کرنا
۲۵۶	ترمیم و دفع کتب
۲۵۷	تعمیر کو فسادیت ہے

۲۳۴	فصل کے لئے ایضاً حرج اس فصل میں مسائل
۲۳۵	احرام اور حج میں کیا بیان ہے
۲۳۶	دعائیں طواف کی
۲۳۷	دعائیں وقوف عرفات کی
۲۳۸	سوال وجواب بلور میاں کے
۲۳۹	باب القربان یعنی حج اور عمرہ کو ملنا
۲۴۰	اداکر کے کا ذکر
۲۴۱	باب الیقین یعنی عمرہ ہے حلال ہر
۲۴۲	حج کے احرام باندھنے کا ذکر
۲۴۳	باب لیغایات یعنی حج میں جو باتیں نہیں
۲۴۴	ہیں اور کئے اور کتاب کی سزا کیا ہے
۲۴۵	باب الاحصاء یعنی اگر کسی عہد سے تہا
۲۴۶	حج میں ترک مایہ تو کیا کرے
۲۴۷	باب السجود عن الغیر غیر شخص کی طرف سے
۲۴۸	حج کرنے کا ذکر
۲۴۹	فصلت حج کی اہلیت کی طرف سے
۲۵۰	باب العکاس یعنی اس ہانور کا ذکر جو
۲۵۱	حرم میں نہ بچھڑا جائے مشک یہ کہے طور پر یا قصور
۲۵۲	کی عرض میں
۲۵۳	سائل مختلفہ حج
۲۵۴	وقوف عہد جمعہ کے دن
۲۵۵	مسئلہ اقامت حرمین
۲۵۶	فصل کبیت حج آنحضرت صلی اللہ علیہ
۲۵۷	وسلم کی
۲۵۸	فصل اور لاجہ زیارت مدینہ طیبہ
۲۵۹	علی صاحبہ الف الف تہنیت و سلام

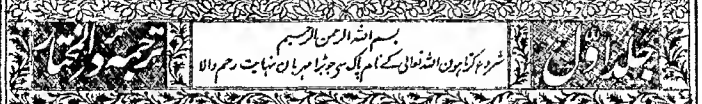
بسم الله الرحمن الرحيم

دیباچہ از طرف مترجم ثانی

الحمد لله رب العالمین اکل الخیر علی کل حال الصلوة والسلام علی سیدنا وعلیٰ آلہ وسلم فی الغدو والاصباح والیوم
 واللیلة والاکھبرا وکرمی الشرف والکمال وعلیٰ من تبعہم یحسب ان الیوم واللیلة والاکھبرا والیوم
 بعد حمد و سلوۃ کے اخترا لیا و محمد حسن صدیقی نا تو قومی عربی کتاب کو کتاب ورائع شرح تفسیر الاصحار فقہ امام عظیم
 ابو حنیفہ کو مکتبی جھکا مذہب ہندوستان میں مروج ہو اس فن میں نہایت معتبر ہے اس زمانہ کے سب علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جیسے مکتبی شریف
 مسائل اور تصحیح و الاصل اس کتاب کو مولف محمد علاؤ الدین حسینی نے لکھی جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی جس کو کہ یہ کتاب باوجود
 قنادی ہونے کے آثار مذہب ٹھہر گئی اور سب علماء اسکی روایات کو مستند جانا اور اسکو بہت بڑی بڑی عالمی مثل علامہ حلبی اور
 علامہ حطائی اور شیم حقی اور محمد عابد سندھی مدنی اور ابن عابدین شامی وغیرہ مستعمل اس کتاب پر حواشی لکھو قنادی میں سب اور
 کوئی نظر کا نہیں جس پر اسقدر حاشیہ اول سے آخر تک ہوں یا اس کے مسائل میں مثل متون کے مستند ہوں اس کتاب میں طبعی نشان کو
 مولوی خرم علی صاحب مرحوم مہجوری نے حسب المثل نوابعاصیب بہادر میر دورانی باندہ شمسہ ہجری میں کتاب الکلاخ سے
 اردو میں ترجمہ کرنا شروع کیا مگر آخر میں اس ترجمہ کے کہ جب شمسہ ۱۲۷۰ھ میں آخر کتاب تک پہنچا دیا پھر حرم شمسہ ۱۲۷۱ھ تک کتاب لکھ کر
 ترجمہ پورا کر کے شروع کتاب سے اب الاذان تک لکھو پائی تھی کہ یکایک دیکھا جی عالم بقا ہو اس عاجز نے بنظر ترغافہ عام ترجمہ مذکورہ
 مترجم مرحوم کے درجہ سنی لکھ دیا جس قدر باقی رہ گیا تھا اسکی تکمیل اور سطر پر کر کے تصحیح پورے کر کے کیا اور ان اسحاق کو خود مستند زائد کر کے
 تھا کہ تنہا اسکا متکفل ہوتا لہذا چند احباب کو اس میں شریک کیا ایک جلد بھی اسکی چھپنے پائی تھی کہ بعض شرکارا حداثہ آسمانی کے

بحث شرکت سود دست برادر جوئی اوسوقت جو کیفیت سب سے دل پر گہرہ فی نفسی اس کو خدا ہی جانتا ہے رات دن بجز التجا اور تضرع کے جناب بامی جن دوسرا کارنتا اسیر صہ بن ایک اشتہار اسکی طبع کا مشہور کیا کہ شاید اُس کو طبع میں کچھ مدد ملے قدرت قادر مطلق کو دیکھیں کہ جب اشتہار مذکور جناب مستطاب علی القاب اعظم الامراء امیر النظام منطقہ ذریعہ شہادت و جلالت نقطہ دائرہ امارت و ایالت مؤید مرام سیاست و عدالت مغوی ارکان اباحت و رسالت حامی دین متین ناصر اہل القین لمجا العلماء لاند الغفلا محمد قواعد خیر و سماحوس قوانین علم و ہدای سے نظر و ازالت اوسرا یہ دریا و کان + پر توئی اندامی او پیرا یہ خوش شید و ماہ + یعنی جناب نواب محمد کلب علیہا نصاحب بھجا و روالی راہ و رامت و دولت بزرگ الہیتم و طاقت مدد فی نفسیر آثار الکریم کے لسان فیض شوال سے مشرف ہوا و احقر کے حاضر ہونے کا حکم دیا کہ زمین اسکو نائب سببی با کرم خلیل ارشاد و شرف ملازمت سے مشرف ہو گا دل قدر وانی حال اس کتاب کے طبع کا استفسار فرمایا یا سب نے سب کیفیت متعین عرض کی اوسوقت ارشاد ہوا کہ تم خاطر جمع رکھو کہ اسکی تحویل کیسورت مابدلت فرمایا بشکو چنانچہ دوسری روز جعفر کی کمی کہ عاجز ہونے عرض کی تھی اُسکی دانید کارشاد فرمایا غرض کہ صرف ادنی فوج جناب محمد سوم سب سے کتاب انجام کر پونجی اس کتاب کا خزانہ تابی پس کہ اسکا دیباچہ البیو امیر کیسے نام سے زمین ہوا کہ اکرم کار ساز حقیقی نے سب محدث جاودانی جناب منعم الہم کے لئے مقرر فرمائی ہے این سعادت بزرگ یازدست + تاج محمد خدای بخشند + سب کرمین اسکی شکر بن بجز انکہ کہ مدد دینا کہ خواہد کیا کہ سکنا ہو سے از دست تغیر نہونا یا یہ سب + ہر انکہ البدیق دل دعا یکشت + اللہ وقفہ لبرائت و رضی و اعط سکون فی الدنیا و الاخری مثل من اللہ فی الدنیا و الاخری خیرا من اللہ و فی عمریہ سیدنا محمد الصلئے و آلہ البجبتی اب چند باتین متعلق اس ترجمہ کے عرض کرنا ہوں اقول جیسے کہ چونکہ میرے ہم اول کو مہبت طلب کتاب کے پورا کرنے کی بھی غلی بستی اس ترجمہ کا نہ کوئی دیباچہ لکھو یا تو اوردہ نام رکھو یا تو اور از انجا کہ مترجم مرحوم نے ترجمہ کا شروع سے شہرہ ۱۱۴۱ میں کیا اور شہرہ یک سلسلہ ترجمہ کا جاری راہ اسکا نام تاریخ غایۃ الاوطار لکھا حسین ۱۲۶۱ مکتبے نہیں جو ۱۵۸۰ء آئے کا دربار فی سال ہے جب نہیں کہ مترجم کی روح کو اس نام سے تازگی ہو و وہ سب کہ عبارت در مختار اور تذکر الالبصار کی غلط سبب لکھو وانی گئی اور دین پر غلط سیاهی کا کہیند یا کیا صومہ بیکہ عبادت منم حیوانوں کی جو قلم جلی سے لکھی گئی جو وہ متن کی عبارت حیوان شائع نے بجز فرغ ہر باب کے آخر میں لکھو بن قولف ترود کو بھی قلم علی سے لکھا جو اور اسکو بعد ترجمہ میں لکھتا ہو کہ یہ سال ۱۱۴۱ شائع نے اضافہ کئے ہیں اسطرح غلط فائدہ جو کلام شامد میں کہیں آیا جو اسکو بھی جلی لکھا ہے اور اگر عبارت حیوان کی قلم جلی سے نہیں لکھی گئی تو مقدار متن پر لکیر کر دی گئی جو چارہم سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو سب سے کہ مترجم اول نے جہان کہیں احوال متعین کئے بغل کو جو تو اس کے شروع میں یہ جملہ لکھا تھا مترجم کہتا جو میں نے اس جملہ کی جگہ تخریم جلی قلم سے لکھا دیا جو البتہ ہر جگہ کہ شروع میں ایک دو جگہ وہ جملہ بھی لکھ دیا جو کہ انظر من جان جانین کہ نیم جلی مختصر جملہ مذکور کا جو س

نامی خاکست مستداد کہ در کتب سواد سکونیات کرد و یک چشم بیک بعضی جابجارت در مختار کی بالکل فرو گذاشت ہو گئی تھی یا تو سہو
 سوز گہمی ہو یا جمل سہو سہو ترجمہ کے ترجمہ کیا تھا اور سہو بہر حال میں نے مقابلہ کہ بوقت پس جبار تون کو داخل ترجمہ کر دیا ہے
 ہفتہ صبح کہ نظر ثانی قرار دینی ترجمہ سے نوہے باپی اسوجہ ہی بعض جابجارت ہو گیا تھا البتہ مقامات کو اکثر میں نے بدل دیا ہے
 اور جہاں کہیں بدلادان حاشیہ پر اشارہ کر دیا ہے کہ ترجمہ اول سے ابجد تہ تسامع ہوا ہشتہم بیکہ کہ ترجمہ سو صحت اکثر جابجارت
 اور کو کما و ستہ بیکہ دانستہ میں غلطی کی تھی اور کہیں الفاظ غیر افوس داخل ترجمہ کر دیئے تھو ان سب کو میں نے حال کی بول بال کے
 موافق صحیح کر دیا ہے کچھ بیکہ کہ اشاد ترجمہ میں جو عبارت عربی کی یا الفاظ مشکل نظر آئے انکے معانی حاشیہ پر بالفاظون کے نیچے
 لکھ دیئے ہیں وہ ہم بیکہ کہ اگر اشاد ترجمہ میں کوئی آیت قرآنی یا کوئی خاصہ نسخ آگئی ہو تو اسکی دو نو طوط خط متوس کہنچہ باپی اسطر
 () تاکہ کوئی اسکو عبارت در مختار کی نہ سمجھے یا نہ وہ ہم بیکہ کہ ہم دو دو ترجمہ میں نے اسبات کا التزام کیا ہے کہ عبارت اردو کا
 معادہ بھی ساتھ سہی ہونے باپی اور حتی الوسع الفاظ عربی کی رعایت بھی ملحوظ رکھی ہو اسی جیت سے بیشتر ترجمہ ہم تاخیر کرنی پڑی ہے مثلاً
 شارح نے متداور خبر یا فعل اور فاعل کے درمیان میں کوئی تبد بڑا دی تو میں نے ترجمہ میں اول یہی جملہ کا ترجمہ کیا جو اسکی بعد شارح
 کی تفسیق کو بیان کیا ہے اور جس مقام پر کہ ایک مبتدا کی کہی خبر میں یا ایک شرط کی کہی جزا میں واقع ہوئی ہیں تو ان معادہ میں ترجمہ کے اندر
 نقطہ متداور یا شرط کو فہم مطلب کے لکھ کر لکھا ہے اسطر معادرات اندر معذرات کو اکثر ترجمہ میں ظاہر کر دیا ہے حتی کہ ضمیر و ن کی جگہ ان کے
 موضع لکھ دیئے ہیں تاکہ عبارت کا مطلب بخوبی سمجھ میں آوے اور اسکی طبع علی گنگ مسئلہ میں باقی ترجمہ پاوے و و از وہم بیکہ کہ خوشی کی
 پوری عبارت کا ہنسنے ترجمہ نہیں کیا بلکہ ارشی یا تو کما لحاظ رکھا ہے ۱ توفیق مطلب سلب ۲ ترکیب نحو اور استحقاق کلمات اگر مشکل
 معل شارح کا تسامع جیسے واقع ہوا ہم کہی بیان کی تفصیل جسکو شارح نے محمل بیان کیا ہے ۵ جن مسائل کا ہوا شارح نے دوسری
 کتاب میں رکھا ہے اسکا نقل کرنا بشرطیکہ کوئی خاص نام نہ آئے ان سے متعلق تصور کیا جو ۶ اگر شارح نے کسی مسئلہ میں قول ضعیف لکھا یا
 ہو تو اس میں ردایت غوی کتب مردہ سے ۷ جس جگہ شارح نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا حکم میں نے نہیں دیکھا اور اسکی تصدیق تو ان
 ۸ تطبیق شارح کے اقوال میں اگر مظاہر مختلف معلوم ہوئی ۹ عنوان بیکے مناسب کوئی مسئلہ ضروری ہو خوشی میں نظر ۱۰ دلیل
 مسائل کی کتاب اگر دست اور اصول سے خواہ دلیل عقلی ۱۱ اختلاف نسخوں کا ذکر ۱۲ جس مسئلہ کو شارح نے اخیر اور راجع لکھا ہے اسکا
 مصداق نقل کیا جو اور اسکی صحت یا مردہ ہونے میں خفا کے قول نقل کو میں سمجھ رہا ہوں کہ کہیں البتہ بھی ہوا ہے کہ خوشی میں
 ایک عبارت دوسری مقام کے نیچے لکھی ہوئی تھی اور ہمنوا سکوا اور مقام پر ترجمہ کرنا مناسب جانا یا سلیقہ ہمنو بیکہ التزام نہیں کیا
 کہ ہر قول کا حاشیہ اسکی ذیل میں دوسری جگہ ہو چھا رہا ہے ہم بیکہ کہ اشاد ترجمہ میں اگر کوئی قید ہمنو زیادہ کی ہو تو جس کتاب میں
 وہ قید نظر پڑی ہے اسکا حوالہ اشاد ترجمہ میں کر دیا ہے مثلاً اگر بحر الرائق سے نقل کیا تو اس قید کے بعد کافی البحر لکھ کر باقی عبارت کا
 ترجمہ کیا جو یا نہ وہ ہم بیکہ کہ جس حاشیہ سے ہمنو نقل کیا ہے آخر کو اسکا نام اور حوالہ کر دیا ہے جیسو کہ کافی الشامی یا قالا الشامی اور کافی الطحاوی



مترجم حکیم شاہ جی رحمت اللہ علیہ نے کوشش و محنت سے یہ کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کا نام مجید و مجاہد و مدینہ منورہ کے جوار میں واقع شہر یسوع کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے مصنفین نے اس کتاب کو لکھنے میں بہت سی محنت و کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے مصنفین نے اس کتاب کو لکھنے میں بہت سی محنت و کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے مصنفین نے اس کتاب کو لکھنے میں بہت سی محنت و کوشش کی ہے۔

[illegible]

من پناہ مانگتا ہوں
جس کو اللہ تعالیٰ بخیر
کے ساتھ

و

[illegible]

[illegible]

۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

اور کہو لکھا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پاس اور وہ منیر بن اسحاق کے ایک برکت کی اور کہو اسطور اور اسکی اولاد کو اسطور اور ہم میں عالمی
قبولیت کی امید کہتے ہیں کہ ان کی البراقت اللہ تعالیٰ نے مناسبت الاربعة لمطاردی سے اس قول کو غلطی کی روایت کے تمام سند کے ساتھ
نقل کیا اور کہا کہ اس میں غلطی ہے کہ ولادت امام کی ۵۰۰ میں ثابت ہو اور وفات علی رضی اللہ عنہ ۵۰ سال سے پہلے جو انہوں میں کہتا ہوں تو امام کو کہا
حضرت زکریا بن محمد سے کسی راوی کا ثابت کیا جاتا اور اوکی اولاد کو اس سے دعا کا الزام ثابت ہے صحیح ابی حنیفہ متبع الحنفیہ
میں مستند من الصحابة کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ
عمر کے ابو حنیفہ نے سات صحابہ پر حدیث سننی چنانچہ اور فرشتہ انسانی میں شرم ہے اور بیش صحابہ پر بخار زمانہ یا امام کے حساب سے چنانچہ بنیاد منوی
کے افاضل میں مذکور ہے ہم سید علی نے تبیین المعنیہ میں کہا امام ابو شریعہ لکھنوی میں بعد طبری مرقی شافعی نے ایک جزائیں کیا امام ابو حنیفہ
کی روایت میں چار صحابہوں کی انتہا ابن حجر نے کہا اسو اسلو کہ ابو حنیفہ پیدا ہوئے کو نہ میں ۵۰ ہجری میں اور وہ ان سونے عبد اللہ بن ابی
آؤنی صحابی موجود ہے بالافان اور بعروہ بن انس صحابی بھی اسو اسلو کہ وہ ۹۰ ہجری میں یا بعد اسکو مرے اور ابن سعد نے بسند قابل اعتبار روایت
کی کہ ابو حنیفہ نے اپنے سر کو کھینچا اور ابن ودفن صحابہ کو اسو اسلو کہ اسو اسلو کہ وہ ۹۰ ہجری میں یا بعد اسکو مرے اور ابن سعد نے بسند قابل اعتبار روایت
اور امام اسرار صحر بن ابو حنیفہ کو بعد امر ثابت نہیں چنانچہ اور اسی کو شام میں اور حادی کو بعروہ بن ابی حنیفہ کو کو نہ میں اور امام کو مدینہ میں
اور مسلم بن خالد لکھی کہ میں اور لیس بن سعد کو مصر میں انتہا کا قال سیوطی شافعی اور خوارزمی حنفی نے مسند امام میں کہا کہ علما متفق ہیں کہ امام
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی لیکن ان کے حد میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا چہ مرد اور ایکسورت سے روایت کی اور
بعضوں نے پانچ مرد اور ایکسورت سے روایت کی بعضوں نے کہا سات مرد اور ایکسورت سے روایت کی بعضوں نے کہا سات مرد اور ایکسورت سے روایت کی
بن حارث بن تیز زبیدی اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور ابو ذر بن اشعث اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش
نہیں ہیں اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش اور عائشہ بنت جحش
منہیں ہیں کہ ابو حنیفہ بن ابی اوفی نے کو نہ میں ۹۰ یا ۱۰۰ میں انتقال کیا اور ان میں ۹۰ یا ۱۰۰ میں وفات پائی اور مسلم بن
ساحدی نے مدینہ میں ۹۰ یا ۱۰۰ میں انتقال کیا اور ابو الطلیح نے ۱۰۰ ہجری میں وفات پائی چنانچہ جامع الاصول میں جو صاحب جامع الاصول
کہا کہ ابو حنیفہ کی ملاقات اصحاب سے اور حدیث کی روایت اسو اسلو کہ ابی حنیفہ نے روایت کی اور ابو حنیفہ کے اصحاب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے
پنہ اصحاب کو پایا اور ان سے روایت کی انہوں میں کہتا ہوں واقع میں عقل کے حساب سے یہ بات بہت دور ہو کہ رسول کریم کے اصحاب امام کو زمانے
میں موجود ہوں اور وہ انکی ملاقات کا قصد کریں باوجود کہ زمانہ امام کا اور زمانہ امام کا ان شہرہ میں جہاں اصحاب تہو ثابت ہو اور ۲۰ برس کی
مرت امام کی زندگی سے زمانہ اصحاب میں گذری اسو اسلو کہ تنویر کے آخر تک وجود اصحاب کا ثابت ہو تو اصحاب ابو حنیفہ کا قول ہے جو کہتے ہیں
کہ امام نے جامعہ صحابہ کو پایا انتہی اقال الدہلوی ہم حق بجانب حنفیہ سے روایت اور روایت کی راوی اسو اسلو کہ حنفیہ ملاقات اور روایت
کے مثبت ہیں اور ایک جماعت شافعی نے حالانکہ یہ قاعدہ اصل علم میں مسلم کے مثبت کا قول نامی پر مقدم ہے اور اثبات بھی نقطہ حنفیہ میں خاصہ
نہیں بلکہ طبری شافعی اور ابن حجر شافعی بشہادت جلال الدین سیوطی شافعی کہ اصحاب اثبات یا تجوز کے میں نہ کجائے آثار اللہ اعلم تو امام ابی
ہونا یا اعتبار زمانے کے بالافان ثابت ہو اور باعتبار ملاقات اور روایت کے عند تحقیق وفات ذکر العلامۃ شمس الدین محمد ابی الفضل
ابن عروشاۃ الکاتھم کا فی حنفیہ مشرقیہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ
الکاتھم کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ
ابن عروشاۃ الکاتھم کا فی حنفیہ مشرقیہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ
ابن عروشاۃ الکاتھم کا فی حنفیہ مشرقیہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ عیسیٰ بن عیسیٰ کا کتبہ فی الاشیء منہ لفظ لا یرکب بالشیخ

[illegible]

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

فراغت

کر شہرہ کے حق میں ناخن کی شئی مانع طہارت ہو نہ گزیر کے حق میں اسو اسطر کہ شہرہ کا بدن چکنا ہوتا ہے تو بانی فہو ذہنیں کرنا طہارۃ ہی سے کہا
 قول المعنی کی وجہ یہ ہے کہ بہر صورت بانی فہو ذکر جانہ جو طہارت سے غفلت گئے آئے کی مانند گزیر طہارت کا مانع ہے عدم فہو ذہن
 و بہرہ سے ہم کو سمجھ آئے کی مانند وہ چیزیں ہیں جنہیں بانی سرایت نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ ہوتی اور میل کے پڑے ناکین اور کہاں بھیجی کی گدا
 نے البیرو کا مجمع سے کہ طہارت سے مانع طہارت کی نہیں وہ چیز ہو مگر نہ کے ناخن پر بھی ضرورت کو جو پس اور لیٹھون کے نزدیک مانع ہو
 شہرت میں کہا کہ اول قول پر تفسیر سے کہ فی الخ ہم عورتیں ہندوستان کی جو سی لگا ہی ہیں اگر فقط رنگ ہی بد دن جرم کے کو ظاہر ہوتی
 کی مانند مانع طہارت نہیں اور اگر جرم سے جسکو دھڑی کہتے ہیں کو ظاہر نہیں کی مانند مانع طہارت ہے و اللہ اعلم و لا طہارۃ بین استسناہ او
 فی سببہ البیرو بہ یقینی و علی ان صلیبا مانع و بین الاصل و مانع طہارت کا نہیں وہ کہاں جو دانتوں کے اندر رہتا ہے یا پوسے دانت کو
 اندر گھس جاتا ہے اسی قول کا تفسیر ہے اور لیٹھون نے کہا کہ اگر وہ سخت اور خشک ہو تو طہارت کا مانع ہے ہی قول میم ترے مہر میں معنی
 میں مذکور ہو گیا کہ فہو یہ مقدم ہے احم و غیرہ سے طعام یا میں الانسان اسو اسطر مانع طہارت نہیں کہ بانی لطیف چیز سے ہر جگہ غالباً سر کر جا
 سے ایسا نہ کرے جیسے میں سحر الراقی میں فقیر ابو اللیث اور فداوی نفسی سے نقل کیا کہ حیثا طہارۃ ہو کہ اسکو نکال کے بانی اسو اسطر
 کرنا فی الطہارۃ و ہو کان خافۃ حیثا تزعجۃ اسکو کہ وہی کا گھڑا اور اگر غسل کرنے والی کا انگوٹھی تنگ ہو تو وہ جب ہو کہ اسکو نکال دے یا بلا دے
 جیسا کہ بانی کا نکالنا یا لگنا واجب ہے یعنی انگوٹھی اور بانی کا اٹا لانا اور لگنا چاہیے کہ دامن بانی پر پہنچ جائیگا کان حاصل ہو و لی ٹھیک
 یثقیب اذینہ فہو من کل الماء فیہ اے الثقب عند من یدک حل اذینہ اذینہ اور اگر اسکو کان کے سوراخ میں بانی نہ ہو سو بانی پر چسپا
 سوراخ میں کان پر پانی سے کثرت تو فاسل کو کفایت کرنا جو کثرتی و اذین و دخلہا الماء یسیر فانت اور کان میں پانی داخل ہو گیا اور
 سائل ہونے سے کو کفایت کرنا جو یعنی اور فہو داخل کرنا ضرور نہیں و الا یصل داخلہ و لوجا یجعبہ و لا یثقیب فہو من کل الماء
 غلبۃ تھبہ بالصلو در اگر سوراخ میں بانی نہ گیا تو قصد داخل کر کے اگر پہ اپنی اور لگی سے اور کٹھی اور مانند اسکو سینک و غیرہ سے بانی
 داخل ہونے کے لئے تکلف نہ کرے اور بانی پر پہنچو میں اپنی کان کا غلبہ سے جیسا کہ اپنی انگلی میں لگیا کہ بانی دامن پر پہنچ گیا ہو گا تو زیادہ
 نکلتے اور وسواس نہ کرے **فروغ** مسائل لمحہ شارح کے سنو للخصۃ صۃ کان یجرب من بدینہ فضیلتہ فہو من کل الماء یصل لکرم فہو من کل الماء
 صیغۃ شہد و خیار الا کی کرنا یا چھہ بدن کا دہرنا بھول گیا ہر اسو اسطر نماز پڑھی ہر اسو اسطر یا دیا تو اگر وہ نماز نفل تھی تو اسکا اعادہ نہ کرے شروع
 نماز کے میں چھوڑے یعنی بسبب نا پاکی کے نماز کا شروع نہ کرنا صحیح نہ ہے مگر تو نماز اسو اسطر لازم نہ ہو تو اسکا اعادہ بھی لازم نہ ہو گا علیہ غل و فہو من کل
 لا یدعہ و ان سراقہ مرد پر غسل کرنا واجب ہے اور دامن لوگ ہیں تو نہانے کو نہ چھوڑے مگر اگر لوگ اسکو دیکھیں ہم یہ ہتھوڑے میں جو کہ بدوہ
 دامن نہیں پر گستاخ نماز کے فوت ہو جائیگا دوسرے اور جو عہد اسکو چھو گیا وہ گنہگار ہو گا نہایا لا مسدوسے و لا یمس بین یحالی و جالی
 و سببہ فوجیہ لایین سببہ فقط اور عورت در میان مردوں کے یا در میان مردوں اور عورتوں کے نہانے میں تاخیر کرے اور تاخیر کرے
 فقط عورت تو نہیں ہم اسو اسطر کہ نظر کرنا جنس کا ہر جس کی طرف تھپت تھپت کرے یا غفلت غیر جنس کے و لختی فی الرجل بین یحالی و فہو من کل الماء
 فقط حکایت ابن الشیخہ اور اختلاف ہر اس مرد کے غسل کرنے میں جو در میان مردوں اور عورتوں کے یا فقط در میان عورتوں کے واقع کر
 چنانچہ ابن شہد شارح و دبانی نے اسکو مشر و دبانی کیا ہے ہم ظاہر کلام شارح اسکا معنی ہے کہ یہ سببہ مذہب میں مخصوص ہے اور میں غفلت
 واقع ہو گا لاکہ ایسا نہیں سبب کہ شارح و دبانی نے تصریح کی ہے کہ میں اس سببہ کی نقل پر واقع نہیں ہوا کہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ مرد عورتوں میں یا
 مردوں اور عورتوں میں غسل کو تاخیر کرے اور جنس کو کثرت میں کثت عدت جائز نہیں کہ فی الطہارۃ و مختصر و شیخ لہا ان تکتیم و
 نصیر لہا کثرت کلام الماح اور عدت کو چاہیے کہ ہم کو اسو اسطر کہ عورت مرد و میں شرعاً بانی کے استعمال سے عاجز ہو

[illegible]

نقد و بررسی کتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلسلہ
ادبیاتِ عربیہ
جلد اول

السنی للرحمہ ووقت العقیقہ منہ الی قبیلہ القریظ اور عسکرت مبارک شمس و آفتاب کے دو بڑے ٹکڑے ٹھوس دیئے کہ ہر ٹکڑے
 سے اتر کر اول نصف چھ پر آفتاب کے نزدیک ایک پر فاقی عینت کے نزدیک ایک وقت الطلحہ کھڑے ہو کر آفتاب دیکھ کر پھر آفتاب سے
 وقت دوسری بار مرد و گویا نہیں جواب ظاہر ہے کہ ان وقت پر آؤ گے ہم یہ بحث یہ صاحب ہر کی دلیل بدست و دشمن بینی بخت سے لے لے
 علیہ وسلم علی مرقی کی گوشت میں سو گئی جب آپ جلے تو معلوم ہوا کہ علی مرقی نے عسکر کے ٹکڑے کھانے کچھ دیا کہ الہی علی مرقی رسول کی طاعت میں آیا
 پر آفتاب کو سپرد و آفتاب پر پھر کیا جاتا کہ انہوں نے عسکر کی نماز پڑھ لی اور عید اور خیر میں ہوتا اس حدیث کو کھادی اور قاضی عیاض نے
 صحیح کہا اور جب محدثین نے اسکو روایت کیا ہے اور انہوں نے باقی نے سند حسن سے اسکو روایت کیا ہے اور حسن اسکو مرفوع کہا چنانچہ ابن جریر نے
 اسکو قطعی کہا اور ہمارے قواعد بھی کہ مخالفت نہیں کہ ان فی الحکمۃ و فی الاستیضۃ علی الصلحہ اور بھی عسکر کی نماز و سنی ہے باریہ نہ یہ صحیح کہ ہم
 قرآن مجید میں فرمایا کہ **فَلْيُحْلِلُوا الصَّاتِاتِ وَالْمُحَلَّلَاتِ** یعنی مخالفت کو نماز و نماز پر اور نماز و سنی پر یعنی در میان کی انفس نماز پر
 نماز و سنی کی نصیحت میں نہیں بل میں جو وہاں ہے اور اسکی شرح میں مذکور ہیں انرا جملہ ایک قول صحیح جو شام نے دیکھا وادھ علم و وقت
 المعرب منہ القریظ الشقیق و منہ لہم عند ذلک فاکت التلک و البیہ صبح الامام کا مکی فی شرح الجمع وغیرہ کہ ان کا منہ
 اور سب کا وقت آفتاب کے غروب تک جو سنی عینت کے دو بڑے ٹکڑے اور شمس کی دو مرقی نماز جو غروب آفتاب کے بعد مغرب کی طاعت پر تھی جو صاحب کے
 نزدیک اور بھی کہا ہے جنون امانوں نے اور اسکی قولکی فیستامام علم سے جرم کیسے چاہئے مجھ وغیرہ کی شرحوں میں مذکور ہے تو بھی صاحبین کا
 قول صحیح نہ یہ نہیں کہ امام اعظم کے نزدیک وہ سفیدی سے جو سنی کے بدران میں ہوئی جو اور بھی قول سے صدیق اکبر اور اس اور معاذ
 اور عائشہ صدیق کا اور ایک روایت ہے ابن عباس اور ابو ہریرہ و سید اور بھی مذکور ہیں عبد الغزیز اور ازہی اور فراد و مرقی اور ابن ہشیر
 اور خطاب کا اور بھی حمار سے مراد و شعلہ اکملت کا ابو داؤد میں حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نزول کیا اور فرمایا کہ نماز کا وقت آؤ
 جو جبکہ ابن سبیا ہر جا میں ہیں جان نے اسکو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ابو داؤد ابی اور احمد نے نفعان بن بشیر سے روایت کیا کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے جبکہ میری تاریخ کا جائدہ سا قطہ ہوتا تھا کہ انے یعنی اور محقق نے نفع القدرین نام کے قول کو ترجیح
 دی جو اور کیا کہ شفق کا حرج کہ امام کی روایت صحیح ثابت ہے نہ روایت سوا دل تو اساطیر کا نام کی ظاہر اور اب کے مخالف ہے اور ثانی یہ دلیل حدیث
 ابن فضال کے کہ آخر وقت مغرب کا یہاں تک ہے کہ آفتاب چاہے اور غائب ہو یا فی یعنی کنارہ چھان کا اس سبب ہی کے سا قطہ ہو سکتی ہو تا یہ جو سنی
 کے بعد ہوئی ہے اور محقق کے شاگرد شیخ فاسم نے بیع غدیری میں کہا تو ثابت ہوا کہ امام ہی کا قول صحیح ہے انہو نواسی کو ظاہر ہوا کہ غدیری اور علی نہیں کہ
 امام اعظم کے قول پر اور اسکو جو کہ صاحبین کے قول کو با کسی اور کے قول کیسے چاہئے اور ابغزوت صفت دلیل یا نعل کے اگرچہ شاخ نے صاحبین
 کے قول پر مستوی دیا ہر چنانچہ اسی سبب میں اسکی اصلاح میں ہے کہ صاحبین کا قول اربعہ ہزار امام کا قول احوط کا فی البحر اور عید جو درجہ میں ہے کہ
 یہاں صاحبین کے قول پر فتویٰ جو قریح اخذی نے اسکو یوں دیکھا جو کہ سپر اعتماد و جاز نہیں اور امام کے قول پر صاحبین کے قول کو ترجیح دینا
 درست نہیں مگر جو جب صفت دلیل کے بغیر درست یا سبب قائل یا اختلاف زمان کے حالہ کہ ان جاز بن امیر کو کسی متحقق نہیں تو امام ہی کا قول
 پر عمل کرنا علی الخصوص جبکہ امتیلا بھی امام ہی کے مذہب پر ہو چنانچہ اس مسئلہ میں یہ لازم ٹھہر انہو فیہ ان التعالیٰ علی غلظہ لہ کوئی کچھ جو جب
 امام ایک جانب ہوں اور صاحبین دوسری جانب تو معنی مختار جو سپر جاہر عمل کرے اسکو دو جواب ہیں ایک یہ کہ ہم حکم معنی مجتہد پر محمول ہو اور
 جو مجتہد نہیں تو اسی حدیث ہے کہ امام ہی کے قول پر مطلقا فتویٰ دیا جائے چنانچہ میں صرح حوا و در کسرا جواب مجھ ہی کہ وہ بغیر شاخ کا قول حوا و
 بغیر ان کے نزدیک تو امام کے قول کے ہونے صاحبین کے قول پر عمل چاہئے انرا جملہ صاحب ہادیہ یا کسی مجتہد میں کہ ان کے میرے نزدیک واجب
 ہے کہ امام کے قول پر ہر عالمین فتویٰ دیا جائے کہ ان فی الطہارۃ فی بعضا و وقت الصلحۃ والصلحۃ منہ الی الصلحۃ اور مسازعتا اور نہ کا وقت

و فی بعضا و وقت الصلحۃ والصلحۃ منہ الی الصلحۃ اور مسازعتا اور نہ کا وقت

عن البر وکی اهل مسجد اولی بحیثه مسجدی کان و لیجلا لایطه بل انما و موهو ان یوقت و جوب فی صلاه کمین فی فی
 سرقه لحرف و سرقه لیس و والی شمس حیدر ۲ وقت مسقط او کر فی راسه و اولو سنة الفی بعد صلاتی و صلح
 اور بعد نماز عصر کی نماز کے قصد اقل کر دے جو اگر تم تجتہ السجد پر اور نماز کے دو سبب بدین نہیں بلکہ واجب لغیرہ ہر واجب لغیرہ دو وجوہ کا
 وجوب ہے جب تک فعل پر موقوف ہو چنانچہ مذکور نماز اور طواف کی دو کہتیں اور دو سبب سبب کے اور جس نماز کو شروع کیا مسقط یا کر وقت
 میں ہوا ہو سکو فاسد کر دیا اگرچہ فجر کی سنت ہو ہم پھر دے اس وقت کہ اگر جب فجر کی قیامت ہو اور وقت ہوئے فرقی کا وقت ہو نوبت کو کثرت
 کے قطع کرے نیز اس کو فساد کرنے طلوع سے پہلے و بعد و بعد میں جب تک فعل کو فساد کیا اس کی قضاء اس وقت میں کر دے جو عطلہ ہو جس کو قطع
 کیا اسے شروع کرنا اگر تاخیر سے فعل میں قصد کیا سو اس کو کٹا کر اگر تجدید کی نماز پڑھتا ہو اور ایک رکعت کے بعد فجر طالع ہو تو اصل سنت
 کے دوسری رکعت پڑھے بلکہ اگر فعل بعد فجر کے بدون قصد کے واقع ہوئی اور یہ نماز سنت مجزئہ قائم مقام نہیں ہو سکتی صحیح تر قول میں نماز
 سے اٹھنا دوسری و اولی صلوٰۃ فعل و غیرہ جس کے بعد کر دے ہی اگرچہ غیر طالع کے ساتھ طالع گئی ہو عرفات میں کذا فی الزمر من اہل
 و سنت لکن قضاء فائزہ و اولی صلوٰۃ لایحی و اولی صلوٰۃ جس کے شروع کر دے نہیں قضاء وقت ہو گئی نماز اگرچہ فائزہ و ترہا و ترہ
 سجد و تلاوت کا اور نہ نماز جنازہ و بعد نماز فجر اور بعد کے و کذا فی صلوٰۃ و واجب لغیرہ کا حق و واجب لغیرہ کا حق
 فی سنی مسکتینہ فی شغل الوقت بہ فعلی اگر اسی طرح حکم کر دے ہو فعل اور واجب لغیرہ کا نہ فرض اور واجب لغیرہ کا بعد طلوع
 سورے کے جس کے سوا سبب نوبت فجر کے سبب مشغول ہونے اس وقت بھی تجزیہ کی نماز فجر کے ساتھ تقدیر آگئی شمار دے اس وقت میں نماز اقل اور واجب
 کی گنجائش نہیں رہی سوا سنت فجر کے ہم کراہت فعل کی دلیل سبب سلام کی وہ حدیث سے جوام الامین خلاصہ سوروی ہو کر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فجر طالع کر گئی نہیں پڑھنے سے گر گئی و در کتب میں اس حدیث سے معلوم ہو کہ دو رکعت سنت ستر یا دو نہیں پڑھ
 تھے باوجود نوبت کثرت تو اقل اور سنت میں جو کثرت ذات چاہئے بدل بدل ابن عمر میں نے اس حدیث سے صلی اللہ علیہ وسلم
 کو سننا کہ دونوں رکعتوں میں مثل یا ایہا الکرفران اور قل ہوا شد پڑھتے تھے کذا فی المسیت سے لوقی انہما کان کثرت الفی
 یا لاقین یہاں تک کہ اگر بعد طلوع فجر کسی فعل کی نیت کی تو وہ سنت فجر کی ہو جاوے گی نہ دن نشین کرنے کے ہم یہ سنتی جو اس فعل یا فجر پر
 کہتیں سنت شرط نہیں سنت اور سبب میں بلکہ اس کا مطلق نیت نماز کی کافی ہے کذا فی الطحاوی و قبل صلوٰۃ مغرب لکن اللہ و کذا فی
 کتب بکار کر دے فعل اور واجب لغیرہ نماز مغرب سے پہلے سبب کر دے ہو تاخیر مغرب کے اگر تجدید یا تاخیر کر دے نہیں ہم قضاء فائزہ
 نماز جنازہ و اور سجدہ و تلاوت اس وقت میں بلا کراہت جائز ہے اور پہلے مغرب کی نماز پڑھی ہو جنازہ کی نماز پڑھتے مغرب کی اور شاہد کہ
 بعد فضیلت کا بیان ہے اور شرح میں ہے کہ کہ قوی اس پر کہ جمعی سنت کے بعد نماز جنازہ کی پڑھو تو واجب اس کی کثرت
 سے بھی تاخیر جنازہ کا جائے اس واسطے کہ ہو کہ کذا فی الطحاوی عن البر و حدیث من وہ امام من الحجۃ و اولی صلوٰۃ للہ عن ان لو
 یکن البصر لحظۃ ما وسیع اھا احسن لکی تمام صلوٰۃ کر دے ہو فعل اور واجب لغیرہ وقت تکلیف امام کے حجر جس کو کسی خطبہ پڑھا
 کہ اس واسطے امام کے کھڑے ہوئے کی وقت سبب پڑھنے کے اگر امام کا حجر ہو آخر نماز امام تک اور اس کے اب العیدین میں اور اگر امام
 خطبہ دے میں یعنی خطبہ بعد الفطر اور خطبہ عید اور میں خطبہ حج کے اور خطبہ ختم قرآن اور خطبہ حجاج اور خطبہ استقار و خطبہ
 خلاف فائزہ فائزہ لکن اگر خلاف نماز فائزہ کہ اس کی قضاء وقت عقب کر دے نہیں و بعد ہا الہ صلی و المعجۃ واجب
 الترتیب و الا فیکل وہ الحصل التبعی من کلاہ لہا یاء و الصلوٰۃ و سبب فائزہ میں اب العیدین میں الترتیب کی فساد کا اور اگر فائزہ
 فائزہ لازم القرب نہیں تو اس کی قضاء خطبہ کی وقت کر دے جو اور اس میں کسی برافقت حاصل ہوئی ہے نہ نماز اور بعد الشریعہ کے دونوں

[illegible]

بخلفی کے ہو تو نماز میں تاخیر کرے جس تک کہ فوت وقت کا خوف ہو وہاں تک کہ التمسہ بنی میں متبع ذلک سوال اور کیا برہنہ شخص کو لازم
 ضروری ضرر کرے یا نہ کرے یا اس کی بنا پر نیت سے جواب لائق ہو کہ غریب تاخیر ہو ہم میری بحث سے صاحب بحر الان کی نسبت کی روایت نہیں ولو وجدنا
 اے صاحب بحر ان کا کہ نہیں لیسین اصل کے بحال عینیتہ لم یبق فاکانہ لا یستقرہ فیہ انفاقا بل خارجا ذکر الایمان والحق من ہذا لہا
 قد ثبت صلوٰۃ وجہا والا یصلہ کا حق اور جو با برہنہ نہ وہ ساتر کہ اس کا کل بجائے گزیرے یا پاک جو اصلی پاک نہیں اصلی پاک جب سیر
 کی کہاں جب کی روایت نہیں ہوئی تو جیسے شخص ستر عورت کرے اس اصلی پاک سے نماز میں الانفاق بلکہ خارج نماز کے اور جس کو ستر کا وہ چھایا و کیا
 سے علامہ دانی بخشی رد کرنے لایا ساتر یا با جو چوتھا ہی مسو کر ایک ہو تو اس کو اس میں نماز پڑھنا مستحب ہو اور چاروں پر برہنہ نماز پڑھنا اشارہ ہو
 نماز پڑھنا اگر وہ کیا وہ حکم کے لیسہ واستحسنہ فی الاموال و بہ قالت للثالثہ اے محمد بن حسن اس ساتر جو تمام پاک ہو یا چاروں مسکن
 ہمارے ہوتا لازم کیا ہو مستحب اور ہر میں اس قول کو اچھا سمجھا ہو اور یہی قول ہے آئمہ شیعہ کا و لو کان دبیہ لھا اصل فیہ حکم
 اذ الی تم کا کل اور اگر ساتر کا چوتھا ہی حصہ پاک ہو تو اسی ساتر میں! الفرد نماز پڑھنے کا اور چاروں مسکن کی برابر ہم یعنی چوتھا ہی کا حکم
 کل کا ساتر میں شائع ہے کہ چوتھا ہی مسکن انا کی برابر ہو اور چوتھا ہی سنگی کا کہنا ساتر کا تاہم جو کذا فی التمسہ و ہذا اذا الی تم کا کل
 او یقللہ اور یہ علامہ دانی کے اور ستر سے جبکہ بناء ہی اس چیز کو جو نجاست کو دور کر دیا اور اس کو کم کر ڈالے یعنی اگر نزل نجاست ہادی نماز
 واجب ہو کذا فی البروقیہم لیسین قل فیہ کلمۃ کسب تقلیل نجاست کا حکم ہو تو لازم ہے نماز میں ہینا اور دونوں پاک پڑھنے کی کو اس
 پڑھنے کا جب کی نجاست کمتر ہو دوسری و الضابطۃ ان من لیسین لیسین فان کسوا یا کثر من اختلافہ انکسوا کثرت اور فائدہ
 کیا اس مسئلہ کا بعد ہو و لا لان من مثلاً و پاک پڑھنے میں سرگرد و دونوں برابر ہوں نسخ نماز میں تو اس کو اختیار ہو چا
 اس کو لے جائے اس کو اگر گرد و فون مختلف ہیں یعنی ایک بالکم ہو اور دوسری زیادہ تو وہ بالی کو اختیار کرے ہم مثلاً غمی اگر سجدہ کرنا ہو تو
 زخم صلیان کرے اور نہیں تو نہیں نوہ بشیر کہ اشارہ کسی نماز پڑھنے سے اس کو ترک سجدہ بلکہ یا جو سر برائے کے ساتھ نماز اور اگر سجدہ
 حالت اختیار میں بھی کر سکتا ہے مثلاً ساری نماز نفل اشارہ ہی دست سے جو حالت حد میں ترک سجدہ کا مضاف نہیں کذا فی البروقیہ کثرت
 بلکہ البالغہ مسافر لیسین فکما مع ذلک من اشیاء یجب سترہا فان لم یکن سترہا و اشیاء اعدت بخلاف المثل الحقۃ لا تہلک
 سترہا بعد الذی فیہ یصلی ان کے اور اگر انا و جو ان عورت نے پایا ایسا ساتر جو دکھائی ہو اس کو بدن کو اس کو چوتھا ہی سر کے ساتھ فر
 بن اور چاروں مسکن کا دکھانا واجب یعنی فرض ہے دونوں کا دکھانا تو اگر اپنے سر کا دکھانا چوڑی کی نماز کا اعادہ کرے برخلات قرب البلوغ
 عورت کے یعنی اگر وہ بدن سر ڈھکنے کے نماز پڑھنے کی فو اعادہ نماز کا ضرور نہیں ہو اس کو سر کا دکھانا جبکہ ساق ہو گیا تو مذہبی ہونے کے لئے
 سے تو رکعت کے خدس ساق پہناؤالی جو ہم شمار کہ عفت بیان کرنا اس حدیث سے مناسب تھا کہ کوئی بالغ عورت نماز بدن سر ڈھکنے کو
 نہ پڑھ کرے کہ شمار کے قول سے منہبوم ہو تا کہ میں اعضا کا دکھانا تو مذہبی ہونے کی جہت سے ساق ہو گیا دکھانا اگر کہیں ساق نہ ہو حالانکہ کہیں
 کذا فی التمسہ اول من ذکر الی ان لا یجب بل یدلک اور اگر ساتر دکھانا ہو کر چوتھا ہی سر سے تو اس کو دکھانا واجب نہیں بلکہ
 مستحب ہو مکن فیہ ولو وجدہ المکلف ما یشیر بہ بعض العین لا وجبت استعمالہ ذکر الکمال زاد الحدیث ان کل یقتضی وجوبہ
 مطلقاً کما کل یکنی صنف کا بعد قول اور اگر با و یکتلف وہ چیز جس سے بغیر سنگی کو چھایا ہو تو اس کا استعمال واجب ہو کر کیا ہم کہو کما للبدن
 نے فی الخیر من علی شام منیر لے اتنا زیادہ کیا ہے وان قل یعنی اگرچہ ذہ ساتر قلیل ہو چوتھا ہی ساتر کے استعمال کو مطلقاً خواہ چوتھا ہی
 کا ساتر ہو یا کہ کا ساتر لے کر ہی مخاطب ہم یعنی مختلف کے دونوں فون میں متافق ہے بے قول بعد جو کہ حمار سر کرنا کا دکھانا واجب نہیں
 اور دوسرا قول ہے کہ بعض حدت کا دکھانا واجب ہو تو چاروں مسکن بلکہ علی حدیثی و المتحرر نے کہا کہ اگر کمال الدین کے حکم کو مرنے کے سوا محمد بن

موقوفہ کاران کی زمین کے دیگر پانے کے خوف سے یہاں کی سے جی اگر آدمی کو خوف ہو کہ کراہے یا بی بی کو دشمن دیکھ لگا تو اس پر سرکار کا
ہو یا جو کسی کا اشارہ ہو مازر دست ہوگی تو ایسے شخص سے بستانا بلکہ بی بی کو دشمن نہ ہونے کا اور نہ لکھنا کہ ان کے جسکے لفظ اور اس
تاز کا عادی نہ کرے اسلم کہ طاعت سواغ طاعت کے ہوئی ہو یعنی یہ عقد ستمانی ہیں کسی مخلوق ہیں جیت سے نہیں جی تو فریاد ہو کسی کے کہ نہیں
میانیک کو خوف بھی کہنے کے یہاں نہیں ہوا اسلمو ان خدو میں غار کا دوبارہ چڑھنا نہیں کہانی ان می دیکھئے ہوا لکھنے کے لکھنے کے
حاجت من معبرۃ القلۃ لاجب کھلا اور غری کر دیکھ جو حاضر ہو قبلہ معلوم کرے نہ ہو ان امور کے جو شہر گندہ یعنی مسجد ہونے سزا
نہ کوئی بنا والا اشارہ ہے کہ کیا کہ غری کے منی میں کشش کا کہنا مشہور حاصل کر کے لکھ اور مرد و عورتی سے یہاں اچھل کر انیس دوشا جو بی بی کا سچو فر
سے قبلہ کا معلوم ہو تو نمازی اٹھ کر کوئی دست قبلہ کرے کہ ان ظلم خطا کو لکھنا کہ کس غار کے بعد اٹھل ان خطا ظہر ہو تو نماز کو روک دے
فریضے اور مسجد کو شہر گندہ یعنی طاعت سبقت ہوئی ہے اسنو نماز پڑھنے میں وہ امر کہ اشارہ ہو کسی طاعت میں نہ ہوا ان کے لکھانی ہو
اوشل لکھانی ہو و لو فی مسجد سبقت اس امر کا اپنی خطا نماز کے اندر جانا اس کی راہی بل گئی اگر یہ مسجد کے بعد نہیں بل ہو تو اس پر شہر کا
اور بنا کر بی بی اگر نماز کے اندر راہی بل گئی کہ قبلہ سبقت نہیں دوسرے طاعت پر خود دوسرے نماز پر جاوے اگر ایک رکن کے سواغی تو وقت کے لکھ نماز پاس
ہو جائیگا کہانی ان میں اور بنا کر اسکا مطلب ہے کہ قبلہ رکعت کو روکے از سر نماز پر چڑھو یعنی ماضی کی غلطی سے پہلے نماز جانی نہیں ہوئی وہ بھی قائم
باقی کو کسی پر بارے حتیٰ لوصلہ علی کویضہ جاز و لویکۃ اور مسجد میں لکھانی کہ اگر رکعت کو جدا جیت پڑھنا تو نماز دست ہوگی اگر بی نمازی کہ
میں ہو یا کسی مسجد یا رکن میں ہم صورت سبقت کی مسجد ہو کہ ایک شخص کو قبلہ معلوم تھا کسی ایک وقت اٹھ کر ایک رکعت ہوئی دوسری رکعت میں اسکی اٹھل
دوسرے طاعت ہو گئی تو دوسری رکعت اس نماز کو ادا کی اسطرح نماز کے آخر تک تو یہ نماز باز سے اور کہہ میں جو تکلیف نہ ہو کہ کہ میں مقید ہوا اگر کسی
پاس نہیں جس سے قبلہ دریافت کر ہی پر اٹھل سے نماز پر اور اس میں خطا ہو کہ انی ان می و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
نماز تک لوگوں کے دو راہوں کا شہر لکھانی کوئی قبلہ بنا دے اور دو راہوں کو ٹھکانا کہ محراب قبلہ معلوم ہو جاوے یعنی انہم ہر رات میں ان اگر مسجد میں جاوے اور قبلہ نہ ہو
تو اٹھل کرے لوگوں کے پاس قبلہ ہو جاتا ہے اور نہ دو راہوں کو ٹھکانے صاحب متعلق نے کہا کہ یہ حکم نہیں مسجدوں میں ہو سکتا کہ اگر زمین پر محراب قبلہ
انہم ہر رات میں بھی معلوم ہو جاتی ہے تو ایسی مسجدوں پر اٹھل کر سے کہ انی ان می و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
کسی شخص نے سیدہ اقبلہ کی خدمت کو دیا تو وہ انداز نماز کو پہلی ہی نماز پر بنا کر اسے اسیدہ باکرہ الاخص انہم کو کا انداز نماز کے پہلے کہ اسکو معلوم ہو گیا کہ شروع
کی نماز اندہ جو کہ قبلہ نہ نہیں تھی و لکھنا کہ نماز پر اور اس میں خطا ہو کہ انی ان می و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
نے کہا کہ انہم یہ قید ہو کہ مقتدی امام کا پہلا حال جانا ہو اور اگر پہلا حال اسکو معلوم نہ ہو تو اقتدا میں کہہ فرمائی انہم و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
اختلا اکیلا مام اور اگر کسی غری کو نماز کا اقتدا کیا ہو ان غری کے تو اگر امام نے غری میں غلطی کی ہوگی تو اقتدا درست نہ ہو گا اسلم کہ شہادت کی
انہم زمین میں غری کے نماز جب ہی دست ہوئی کہ وہ پہلے قبلہ کیطرت ہو گا امام کی نماز درست ہو کہ اسنو غری کے بعد پڑھی تو اسکو غلطی کی گئی
حسب جوق و لکھنا کہ مقتدی امام کا پہلا حال جانا ہو اور اگر پہلا حال اسکو معلوم نہ ہو تو اقتدا میں کہہ فرمائی انہم و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
اور طرقت میں انہم سبقت اپنی راہی کی سمت کیطرت پڑھی اور نماز پڑھی کہ وہ لکھنا کہ مقتدی امام کا پہلا حال جانا ہو اور اگر پہلا حال اسکو معلوم نہ ہو تو اقتدا میں کہہ فرمائی انہم و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
اسکو طرقت میں انہم سبقت اپنی راہی کی سمت کیطرت پڑھی اور نماز پڑھی کہ وہ لکھنا کہ مقتدی امام کا پہلا حال جانا ہو اور اگر پہلا حال اسکو معلوم نہ ہو تو اقتدا میں کہہ فرمائی انہم و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
سبقت کو نہ ہوا ہو گا اور لکھنا کہ مقتدی امام کا پہلا حال جانا ہو اور اگر پہلا حال اسکو معلوم نہ ہو تو اقتدا میں کہہ فرمائی انہم و لکھنا کہ نماز پر جواب و سبقت جیسا کہ ان اور لازم نہیں
پھر شریک ہو گیا تو اسکا حکم یہ کہ نماز از سر نو پڑھے اسلم کہ باقی نماز میں بعد حکام امام کے پیچھے جو جو مقتدی امام کے پیچھے ہو اور اسکو معلوم
ہو کہ قبلہ امام کے منہ کیطرت نہیں دوسرے طاعت کرے تو وہ اپنی نماز کی اصلاح نہیں کر سکتا اسلم کہ اگر دوسرے طاعت کو نہ پڑھا تو امام کی مخالفت

سنگو ایک طرح بیان کرتا فرما چاہتا یعنی یوں کہنا کہ تقدیم قیام کی کو ہم پر اور کو کم کی بعد پر اور بعد کی بعد اخیر و بریں اگر اس ترتیب کے
خلاف کر لیا تو نماز خاصہ ہر مانگی کذا فی السطواری و دایمہ علی فی تیسرے فرض جو اوقات کے بیان سے اور گناہ کا ہر بار کراچی یعنی کسی عزم اور
کرنا کہ اس کا کوئی فرض نہ ہو جسے ہم سطاوی نے ابراہیم سے نقل کیا کہ شارح کے اس قول کے بعد کہ تندرہ و اخیر و بریں کے اراکان ہر فرض
کرنا اسکی حاجت نہیں کہ نماز کے اتمام کو بعد فرض کیا جائے کیونکہ اوس سے تمام نماز کا عہد لازم آتا ہے و الاغنیاء صحت کی الی آخر جو ہر نماز کی
مراکب سے دوسرے مراکب کی طرف جانا ہو و مثلاً البعدہ کا حکم کہ فی العودین یا خروج ان فرض یا نماز کی پیروی سے فرضوں کے اندر یعنی ہر کس میں
امام کے ساتھ یا ایک بعد شریک ہو اوس سے پیشوا اور اگر کسیے ورنہ نماز نہ ہوگی اور فرضوں کی قید سطلوکی کا اگر واجب اور سنت نمازوں میں
ثابت کرک کر لیا تو نماز خاصہ نہ ہوگی کذا فی الشامی و حقیقہ صلی علیہ السلام فی نماز میں چار فرض ہیں ہر ایک اپنے ضمیمہ میں اپنا امام کی نماز کو مستقیم کیا
ہو مثلاً شامی مذہب امام نے اپنے نماز و اعتراف کو جو برابر اور اس کے پیچھے کسی ضمیمہ سے ائمہ کیا تو فرضی کی نماز درست ہوگی کیونکہ اگر کسی نماز کو کسی
دو تین یا تین فرضوں سے علاوہ تقدیر علیہ ساقوان فرض مندی کا آگے نہ بڑھتا ہو امام پر یعنی یا ثانی امام سے آگے نہ بڑھتا ہے نہ ثلث نہ چار
تھا لہذا فی الجملہ آئندہ ان فرض میں امام کے خلاف نہیں مانتی ائمہ اور ادا کرتے یہ سنا جو کہ امام کا تندرہ و بریں سے ورنہ نماز نہ ہوگی چنانچہ
کہہ چکا و علیہ السلام کذا فی الشامی و حقیقہ صلی علیہ السلام کہ ایک فرض میں چار اراکان فرض نہ یا دہرنا نماز کا ہر بار ہر نماز میں ہر کسی عزم کا ہر عزم شرط
ان دونوں کے یعنی تمنا کے زیادہ ہونے کی ترتیب میں یہ شرط ہے کہ نمازی صاحب ترتیب ہو اور وقت میں کمال شہر ہو اور عورت کو برابر نہیں میں شرط
سے جوامت کے بیان میں مذکور ہوگی و تقدیر امام کا کہ اراکان عند اللزائم و الاغنیاء صحت کی الی آخر جو ہر نماز کی پیروی سے فرضوں کے اندر یعنی ہر کس میں
باقی تین الامور شامی اور اراکان اور احمد کے نزدیک ہم تعدیل وقت میں برابر کر کے کہتے ہیں اور شارح اعنا کا سا کہ اراکان اور احمد اور غیرہ اور
جس میں بھی اراکان اراکان کے ساتھ اور اگر ناخوش ہو گیا یا نا آگے آگے و کذا فی الشامی و حقیقہ صلی علیہ السلام کہ ایک فرض میں چار اراکان فرض نہ یا دہرنا نماز کا ہر بار ہر نماز میں ہر کسی عزم کا ہر عزم شرط
یعنی تمنا کے زیادہ ہونے کی ترتیب میں یہ شرط ہے کہ نمازی صاحب ترتیب ہو اور وقت میں کمال شہر ہو اور عورت کو برابر نہیں میں شرط
ہذا فی الجملہ آئندہ ان فرض میں امام کے خلاف نہیں مانتی ائمہ اور ادا کرتے یہ سنا جو کہ امام کا تندرہ و بریں سے ورنہ نماز نہ ہوگی چنانچہ
کہہ چکا و علیہ السلام کذا فی الشامی و حقیقہ صلی علیہ السلام کہ ایک فرض میں چار اراکان فرض نہ یا دہرنا نماز کا ہر بار ہر نماز میں ہر کسی عزم کا ہر عزم شرط
ان دونوں کے یعنی تمنا کے زیادہ ہونے کی ترتیب میں یہ شرط ہے کہ نمازی صاحب ترتیب ہو اور وقت میں کمال شہر ہو اور عورت کو برابر نہیں میں شرط
سے جوامت کے بیان میں مذکور ہوگی و تقدیر امام کا کہ اراکان عند اللزائم و الاغنیاء صحت کی الی آخر جو ہر نماز کی پیروی سے فرضوں کے اندر یعنی ہر کس میں

[illegible]

[illegible][illegible]

4

[illegible]

[illegible]

کتاب کی بارخیز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاضر سے لکھی سویتھ نہیں اور سہرام کے مسلک میں جو لا تطعن نقل کیا ہے اس میں لا غلط ہے کیونکہ بحوالہ اثنین میں کہا ہے کہ بطلان مطلق رکھنے سے وہ
 صورت بھی شامل ہو گئی کہ جو کو دنیا ہو ورنہ اصل کی حیثیت سے حالانکہ کسی کیفیت امام محمد پر مشابہت یا شروح میں ہیں کیا تھا اور یہی قول
 مجموعہ کا ہے اور سہرام میں کہ نہ کچھ بھی میرے مسلک کی تفریق جو کہ کثرت ملا و سوقت کہ محمد اس کو بھی ایک وقت نہیں ہوا انتہا اور نہ ذکر کر سہند
 حکم سے کیا نہیں تو چاہئے تھا کہ اس کا ذکر باطنی طور پر کر کے اپنے اور لازم کر لینے سے وہ بھی غیر معذور کے حکم میں شامل ہو گیا و اگر کسی نے
 لیکن میں نے مستحکم اور مستحکم اقتداء کے طور پر یہاں جمعہ اول کے اطفال علیہ السلام و بعض اطفال علیہ السلام کے وہ بھی جو معذور اور بزرگ
 اور سہرام کو اور اپنے مشائخ کا جماعت سے جو شریعت کے اندر جمعہ سے پہلے اور نہ بچے کی سبب کہ ہر جماعت کے اور صورت مقابلہ کے ہم ادائی قید سے
 معلوم ہوا کہ نظر نفسانی جماعت ان لوگوں کو کر دہ میں اس طرح کا قواعد کو جماعت نظر کر دہ نہیں اور شہر میں وہ کہ اس وقت یہ ہے کہ محمد کی جماعت
 کہ جو باطنی لینے معذور و نوکر پر ہے و دیگر اگر کوئی غیر معذور و شریعت پر جائیگا تو جماعت اس بعد کہ جو باطنی اور دوسری وجہ میرا فرم ہے
 لینے حکم اخامت عید کا ہے نو دوسری جماعت کی اخامت مقابلہ اور عدول مکی سے کہ ان فی الحلال دی و افاد ان اللسک الحلالی یوم
 الجمعۃ کا الحاکم در صفت نے خبر کی اخامت سے پہلے کہ وہ خبری بنا کر سہرام افادہ کیا کہ تمام مسجد میں عید کے روز عید کیا میں سہرام سے
 جامع مسجد کے یعنی اس کو مسجد میں متزوج کی جگہ میں قواد کے بندہ کہہ رہے ہیں جماعت کی قربت ہی نہ ہو مگر دکن اہل مصر کا تقیم الجمعۃ کا
 یصلون الطور بعد اذان و الاقامۃ کا جسا کہ اور سہرام کر دہ جماعت سے نظر مشاہیر اور کو جتنی عید عید ہو بلکہ وہ ظہر میں بدون
 اذان اور بکیر اور جماعت کے و یستکسر لیس فی الحلالی قراۃ الامام و کہ ان لہ یوم و هو الخیر اور سہرام نے بیار کو دیکر پر مشاہیر
 ظہر کا امام کے فارم ہونے کی مسجد میں اور کر دہ تہنیتی بھی اگر تاخیر کرے بھی میرے دس آدھریاں شہیدان اہل مصر و اہل شریعت
 حلی القل و یوم الجمعۃ حلالی کا کلام و الاقامۃ کا کلام عید کے بعد اور ہر شخص عید میں ملے القیات کے اندہ یا مسجد و سہرام کے
 اور یا مسجد و سہرام کے شہید میں وہ تمام کریمہ میں و دکان پڑے شارح نے کہا کہ یہاں لوگوں کے قول کے بوجہ ہے جو عید و سہرام
 میں کوئے کو کہتے ہیں یعنی متاخرین کے نزدیک دے یہ ہے کہ کثرت از دام عید وغیرہ میں سہرام کوئے قوس قزح کے بوجہ کہ سہرام
 یا اس کو شہید میں مل سکیگا و دکان تمام کرے شہیدین کے نزدیک بطلان امام محمد کے کہ اس کے نزدیک اگر ایک رکعت سو کرے تو عید تمام
 کرے بلکہ ظہر پورا کرے جیسے تمام کر دہ عید کا بالاتفاق چنانچہ فتح القدر کے باب العید میں جو یعنی اگر عید کے شہید یا مسجد و سہرام میں
 ملے تو بالاتفاق دو رکعتیں پوری کرے لیکن فی السہام انا عید کے بعد اذان و الاقامۃ کا کلام عید میں جو کہ نمازی امام محمد کے نزدیک
 عید کا یا انوار انوار عید میں لینے کی صورت میں عید کی نماز امام محمد کے نزدیک شریعت کی بلکہ فعل پوری کرے اور عید کا طرح
 پڑی ہو بلکہ بلا زمانہ بکیر دن کے پورا کرے شامی نے کہا کہ قول اول میرے یعنی بالاتفاق عید کا و دکان پورا کرے و کثیر الجمعۃ کا ظہر
 یا انا عید و خلوعی الطور لیس اقتداء بہ اذیت کرے شہید میں ملے والا بعد کی نظر کی بالاتفاق تو اگر ظہر کی نیت کر لیا تو اس کا
 اقتداء درست ہو گا بالاتفاق کہ الظاہر اذہ لا یؤدین للشافعی و غیرہ کے خلاف ہے ہر جماعت میں جو کہ نہیں فری ساف اور غیر ساف فریق
 کہ اسے الظہر بخاشم ظہر میں ذکر کیا ہے کہ اگر ساف شہید میں جس کے ملے تو وہ چار عیدین پڑھے پہلی شام نے ذکر کیا کہ
 ساف اور غیر ساف فریق میں برابر میں جن کے نزدیک عید بھی پورا کرین و اذ آخر الامام اس الیہ ان کان و الا فیکلہ للشافعی شیخ
 الجمع خلاصہ صا و دکان کا ان کا بیان کیا کہ الظاہر کے الا حتمی اور جب امام محمد سے پہلے اگر عید ہو ورنہ امام کا اگر عید نا
 شہر پر شہر کے لیس معجز ہو گئی شریعت امام محمد سے کوئی نماز نہ کلام غلبہ کا ہی تاک اگر عید غلبہ میں ذکر ظالمون کا جو عید
 قول کے بوجہ ہم مقابل قول انجم کا یہ ہے کہ جب ظالمون کا ذکر غلبہ میں عوا و سوقت کا نام دہا ہے اور دکان کو نہ کر لیا یا عید و دکان

یہاں کا کلام نا
 امام محمد کے
 لکھنا چاہیے
 اذہ ان اردہ
 اس وقت میں
 لکھا گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لهما مشقة حتى لو كان اشد اذ لم يكن لاختلال اور و ہوا یا ی سر را کا اور وادی او کی گل جزوی اگر سر بود نہ صابن سوا اور او کی غسل
 یعنی غسانی مٹی وغیرہ سے یہ حکم اور دوسرے جن جو کہ پیر اور سر پر بال بون پر ہوا کہ اگر وہ صابن پریش ہو یا سر پر بال نکلتا ہو تو نہ پیر یا
 با و سر خارج نہ کیا کہ نظر ایک کھماں سے وراق میں اور نہ رستان میں گل خیر کہ با و سر و دھیم علی کسا کہ لکھا ہے دھیم علی کسا
 جتنی کمال اللہ اعلم اللہ سمیہ نزل علیہ وکذا لک فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 یشاہ فیہا حدائقہ فیہیہ علی شقہ الا کیہ فیہیہ وکذا لک فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 لہا مشقون لا یصلوا اذ یفصل جاکاد اللہ سمیہ نزل علیہ وکذا لک فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 نہلا یا جا کہ یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصہ پر نہ بھی جو تھمے سی لاجہ پیر یا پانی کوٹ پر نہ کہ پانی اول اور اسکی داہنی جانب پر پڑے ہر
 پر پیر یا پیر پر مرد کوٹ نہلا نہلا یا جا کہ پیر یا پیر پر مرد کوٹ پر نہ کہ پانی اول اور اسکی داہنی جانب پر پڑے ہر
 نہلا یا جا کہ پیر یا پیر پر مرد کوٹ نہلا نہلا یا جا کہ پیر یا پیر پر مرد کوٹ پر نہ کہ پانی اول اور اسکی داہنی جانب پر پڑے ہر
 ہر جا یعنی قرن یا نہلا نہلا نہلا یا جا کہ پیر یا پیر پر مرد کوٹ پر نہ کہ پانی اول اور اسکی داہنی جانب پر پڑے ہر
 سنون جن بارہ ہوا اور اگر جن بارہ سے زیادہ ہر وقت میں پانی ڈالا گیا کہ کتب بھی غسل درست ہو گا اسلام کہ جب تو ایجا کہ اگر
 ہی کتب کا کہ سبب سنون جن بارہ سے زیادہ ہر وقت میں پانی ڈالا گیا کہ کتب بھی غسل درست ہو گا اسلام کہ جب تو ایجا کہ اگر
 پہلا بیان محل تھا تو اسکی تفصیل یہاں کر دی کہ اس طرح ڈالا جا و یہی ترتیب دار اس طرح ہے کہ جب دوسری وضعت ہو تو سر اور ہاتھ پر
 جا و اور اسکی بعد بائیں کوٹ پر نہلا کہ وہ پانی حسین بری کے جو عرض و مسنون ڈالا جا کہ فی التامی مفسرہ لکھا ہے کہ کلا
 وضعت بالحدیث صہ لکھا ہے کہ فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 سو کہ کسی نجاست خارج ہر فرد اسکی غسل یا وضو دوبارہ ضرور نہیں ہو گا کہ نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 وہ نوموت کے بابت قائم ہو گیا سبب یہ نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 پاک ہو جائے نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 جو کہ مرنے سے پہلے پاک ہو جائے نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 ساری غسل کا احاد و ضرور نہیں اور مرد و کلا نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 ویشق فی نوید یعمل فیہا لکھا ہے کہ فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 لکھا ہے کہ فی تحقیق مسئلہ بالکمال المعقول الیہ وسمیہ لفظہ صفتا واصل آخر صہ
 اور سر اور داڑھی پر یا نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 ناگ اور نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 حاد صہ وضم فون عطر کرکے جو خوشبودار جزوی میں سوا و غفران اور دوس کے لکھ کر وہ سونہ ان و تو جزوی کے مراد کو اور
 زعفران اور دوس کو کفن میں رکھنا نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 کے بانوں میں لکھی نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز
 بائیں اور نہ بال کسرو طین اور نہ نہلا نہلا نہلا یا جا کہ کتب کا حدیث کے دور کر نیکی لکھا ہے کہ جب نہیں ہر انگریز

لیکن میں مرد کے ساتھ رکھ دیتی ہوں کذا نے لہذا ہستی والا با من جعل العطن علی سبکھ و فی حاکوفہ لکڑ و قبل اذان و فتح اور اللہ
 نہیں روئی رکھنے کا قزو کے چہرہ پر اور اوکو سورخون میں شلامقام پاخانہ اور مشاب اور کان اور منہ میں ہم شجر کا پودہ میں روئی
 رکھتی کو بعض علما نے پسند نہیں کیا اور اشارہ لایا کہ اس کی روئی کا کرنا بہتر ہے کذا فی الشی دیوہم بدایہ فی جائزہ لکھ
 حدیث لا یفتن علی النکاح انما یفتن اور کہہ جائیں و نو ہاتھ ترو کے اوکے و نو پہلو میں نہ اوکی جیانی پر اسکی کہ جانی پر ہتھ
 رکھنا کفار کا طریقہ ہے یعنی جو سریم کا ذکر کیا ہے اوکو ابوں ملک نے و یمن و دینا من سبکھ و سبکھ لایا من النظر الیہا علی النکاح
 منہ و قالہ الاثمۃ الشارحۃ یعنی لان علیہا عسل خالکھ و رضی اللہ عنہما قلنا لہذا علیہا عسل لایا من النظر الیہا علی النکاح
 نسبہ ینقطع بالموت الا سببی و کسبی ہم ان بعض النکاح بانکھ و علیہ شہم الجمع العینی اور منہم کیا جائی شوہر مرد و عورت کا عورت
 کے نہلانے اور ہاتھ لگانے سے نہ اوکی طرف نگاہ کرنے سے بھی قول کے موجب کذا فی العینہ اور منہم امانوں نے فرمایا کہ نہلانہ جائز ہے
 اسکی کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو غسل دیا ہم اسکی جواب میں کہتے ہیں کہ نہلانہ حضرت مرتضیٰ کا محمول ہو نہ وجہ کے فاقم رہا
 پر بسبب فرامنے آنحضرت علیہ السلام کے کہ سبب اور سبب یا تا رہتا ہی موت سے مگر مر سبب اور سبب کہ وہ نہیں جاتا علاوہ
 اسکی بعض صحابہ نے اس نہلانے کا حضرت مرتضیٰ پر انکار کیا ایسا نہ کہ یہ عینی کی شرح مجمع میں ہم فانیہ میں ہو کہ اگر عورت کا محمول ہو تو
 وہ اوکھو اپنی ہاتھ سے تیر کرادی اور اگر اجنبی ہو تو اپنے ہاتھ پر قبلی چڑھا کر تیر کرادی اور اسکی ہاتھ نہ دیکھ لیکن اگر اجنبی فانیہ ہو
 تو اوکو جائز ہے کہ ہاتھ دیکھے اور یہ غالباً اس نظر سے ہو کہ دیکھنا بسبب ہاتھ لگانے کے خیف تر ہے اور حضرت فاطمہ کی غسل
 کو شرح مجمع میں جو خود مصنف مجمع کی بیویوں لکھا ہو کہ انکو حضرت ام ایمن نے غسل دیا تھا اور حضرت مرتضیٰ نے کیطون جو منسوب ہوا تو اسکی
 وجہ یہ کہ اوکے تمام سامان کے آپ مشکل ہوئی تھی اور اگر بالفرض آپ کا نہلانہ ثابت ہو تو یہ آپکی خصوصیات میں سے ہو گی کہ آنحضرت
 علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ فاطمہ تمہاری زوجہ میں دنیا و آخرت میں اور حدیث جو شام نے بیان کی وہ بھی دلیل خصوص ہے
 سبب مراد اس میں ثابت سببی جو جسمی زوجت اور دامادی اور سبب مراد ذات نسبی ہے کذا فی الشامی فقہ اربعی لا یفتن من
 ذلک و لود ضیۃ تبشیر بشاۃ الزوجۃ تبشیر لایا من الدلہ والذی لا یفتن و لا لکاتبۃ ولا عیسویۃ ولا عیسویۃ فی الشہدۃ یحییٰ اور عورت نہ
 منع کیجا وہ اپنے خاوند کے نہلانے سے اگرچہ ذمیہ یعنی کتابیہ ہو بشرط باقی رہنہ نکاح کے بخلاف ام ولد اور دبرہ اور مکاتید کے کہ
 یہ تینوں نہ آقا کو نہلا دین اور نہ آقا کو نہلا دی روایت شہرہ کے موجب کذا فی المجتہد ہم یعنی ام ولد اور دبرہ میں بعد مرے
 ملک باقی نہیں رہتی جو موجب حلت وظی تھی اور اس پر ہم مکاتبہ بعد ادا کر کے نہ کتابت کے آزاد ہو جاتی ہے شامی نے کہا کہ عیسویۃ
 بعینہ جمع نہ کر فظا ہے صحیح فقہیۃ بعینہ جمع موث جاہیۃ و العتق فی الزوجۃ جہ لا حدیثا حالۃ النفس لا حالۃ الموت فقہم علیہ
 لو بانث قبل حرقۃ ادا وقت بعد الاثر اسکی اوستۃ ثابتہ ہوتی نہ زال الذی کسہم اور متیرہ زوجہ میں قابل ہوا اوکے جو غسل کی وقت
 نہ موت کی وقت تو منع کیجا و گی و عورت شوہر کے نہلانے سے جو بائن ہوئی ہو شوہر کی موت سے پیشتر یا مرد ہوئی اوکے موت کے بعد پھر
 مسلمان ہو گئی یا جو لیا شوہر کے بعد شوہر کی موت بسبب تیار رہنے ان عورتوں کے نکاح کے ہم یعنی پہلی صورت میں زوجیت وقت موت
 کے باقی نہ رہی اور پہلی صورت تو میں موت کی وقت نکاح تیار ہونا یا مطلقا ہی نے کہا کہ شارح نے فی الزوجۃ بار نسبت نہکنا مناسب
 یہ تھا کہ فی الزوجۃ بدو ن ہی کے کہنا و حاز لا عسلہ لوالسلا ذویہ للجمہ سیۃ فانت فاسکت لکھ لکھ فی حینہذا احتیاطا
 جاکہ لکھ لکھ اور جائز ہو کسی عورت کو نہلانہ اپنی شوہر کا اگر وہ مسلمان ہو کر مر گیا پھر وہ مسلمان ہوئی بعد اوکے بسبب طلاق نہ ہو سکے
 ہاتھ لگانے کے اس صورت میں حالت زندگی کا لکھ لکھ کر کے ہم یعنی اگر شوہر مسلمان ہو کر زندہ رہتا اور اوکے مسلمان ہو نیکی بعد اسکی ہوتی

نکاح

[illegible]

امام دروازہ کے سامنے کھڑے اور مقتدی نے دکن چکر کھینٹ کر کے میت کی تو اس وقت تین چکر لگ کر شہرہ خدشہ شکر و دطر و کھار سے مقتدی کی جہت قبلہ و دراز سن اور سن دی دو فرس لیکن امام کی نسبت کہیں قریب ہو جایا تو اس کی تازہ دست نہ لگی اسلئے کہ قریبہ جانب حق ہی جی اسی جہت ہو کر چکر کھن سن کی طرف امام جو نسبت با اسی میں ہو کر اسی جہت کی مقتدی کی جہت شہرہ کی تازہ دست مقتدی کا کہیں قریب ہونا ایسا ہوا کہ اس جہت کی سیورت میں اپنا امام مڑا گئے ہو گیا اور ملکہ لفظ ان کا کے لفظ مقام مقتدی ہو سکے ہیں جو امام کی نسبت کہیں کبھی و دریں اور باقی میں ظرو میں کہیں قریب ہیں والدنا تحقیق تمام حاکم لاکھ کھائی و لکھائی اور اس طرح درست ہو کر مقتدی کہیں کہیں اپنی سر افتاد کر کے امام کہیں کہیں ہوا اسلئے کہ امام کا کہیں کے اندر ہوا تو ایسا ہو گیا محراب میں کہہ کر امام کا کہیں کے اندر ہوا سناقت ہو یا نہیں اور یہ اقتدا گو درست ہو کر اگر اہل کربا تہم لکھ کر امام کا قدام اور اپنی کمر اور اسلئے کہ امام کے زکوہ سیدہ کا حال مقتدی و دیگر معلوم کر لیں پس اگر دروازہ بند ہو کر کوئی اقتدا نہ ہو تو باہر کوئی باغی اٹھلا دی و اللہ اعلم المستقر علیہ العبد المذنب محمد بن علی

كتاب الزكاة بحمد الله تعالى

[illegible]

لے کوئی چیز معین اسباب تجارت کے بدلے یا کرایہ دے دینا محال تجارت کا عوض کسی سبب کے تو مو با جمعا بحسب اسباب تجارت کے نحو
بدون نیت صدقہ کے یا مستثنیٰ من اشراط النبیۃ ما یشترکہ المتجار فہو لا یکن للفقراء مطلقا لکن لا یشترکہ مع الیاء فی حق اور مستثنا
کیا سے غلاف نیت کے شرط ہونے سے اس مال کو کہ منسارب خرید کرے مسکرو کہ وہ ضرورت میں تجارت کے لئے ہے خواہ منسارب نیت
کری یا کری مسکرو منسارب مال منساربت تجارت کے لئے خریدے ہو یا اختیار نہیں رکھتا نہ انفاق میں کہا کہ اگر منسارب کی مول
لی ہوئی چیز کو دلا نیت میں شامل رکھیں تو ہر شے کی حاجت نہیں کذا فی الطحاوی والفتح نیت الفقار فیضا کس من ارضہ العشرۃ
او الفرجۃ او المستعجرات او المستعرات لئلا یجتمعت الخافان اور درست نہیں نیت تجارت کی اس پیداوار میں جو پیدا ہو اس کی زمین
عشری میں یا فراہی یا جاراہ لی ہوئی یا باغی ہوئی میں تاکہ نہ جمع ہوں و حق ہم بحدت ہے چاروں صدقوں کی مگر کرایہ اور
غارت کی صورت میں اس وقت درست نہ ہوگی کہ زمین عشری ہو کہ کرایہ اور غارت کی زمین کی وہ بھی ذمہ کرایہ دار اور مٹھنے
رسلے کے ہوئی ہے اسکو اگر پیداوار میں زکوٰۃ بھی لازم ہو تو وہ حق حبس ہو جائیگی ان اگر زمین مذکور خارجی ہو تو خراج مالک میں ہو
ہو تا ہے اب اگر کرایہ دار اور باغی دلا نیت تجارت پیداوار میں کرے تو درست ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ حق حبس نہ ہو خارجی
اور شخص ہو کہ او زکوٰۃ دوسری پر کذا فی الطحاوی و فی حقیقۃ ادا نیتہ مقدار تک لے لے لا داو و کانت المقدار تحکما کا حق
دفعہ بلا نیتہ فی حق المال لکن فی بد الفقار و کوئی حد دفعہ الوکیل بلا نیتہ اود فقہا لکن فی بد الفقار و کذا فی
المتبرینۃ الا انہم لہذا الوفاک ہذا الفرج او عن کذا فی حق الزکوٰۃ قبل دفع الوکیل صحیح اور صحت ادا زکوٰۃ کی شرط وہ نیت ہو جارا
کے ساتھ متصل ہو اگر جو متصل ہوا محاکمہ ہوا زکوٰۃ فقیر کو بلا نیت دے ہی ہر نیت کی اس وقت کہ مال فقیر کے پاس سلامت ہو یا ایک شخص کو
ادا زکوٰۃ کا وکیل کیا اور وکیل کو ضرور دے دے کی وقت نیت ادا زکوٰۃ کی کرنی ہو وکیل نے بلا نیت سخر کو جو کیا یا زکوٰۃ کسی کو
دے ہی اس فرض سے کہ وہ فقیروں کو دے دے تو درست ہے اسکو کہ معتبر نیت اور کسے والی ہے اور اس پر جو وکیل سے کہا کہ یہ
صدقہ نقل ہے یا میری کفاریہ کی عرض ہے پھر بیشتر اس سے کہ وکیل وہ مال کہ پکڑ دے نیت کرنی کہ زکوٰۃ کی طرقت سے ہی تو درست ہے
ہم یعنی اگرچہ وکیل دے تو کی وقت صدقہ نقل یا کفارہ موکل کی کرے مگر جو کچھ موکل اسکو دے تو بیشتر نیت کر لیا وہی معتبر ہوگی
اور ذمہ کی دینے کی مثال اسکو لکھی تاکہ معلوم ہو کہ عبادت الی میں کافر کی نیت جائز ہے بخلاف کسے کہ وہ مرکب جو عبادت بدلی ادا
کی ہو اس میں کافر کو وکیل کرنا درست نہیں کذا فی الشافعی ولو خلط زکوٰۃ مویۃ فی مکان مستعجلا اذا اذاکلہ الفقہاء اور اگر وکیل
نے اپنے موکلوں کی زکوٰۃ میں باہر خلط کر دیں تو وکیل ضمان دے گا اور مال مخلوط اگر فقیر و مکر و بٹا لیا تو اپنی طرف سے احسان کرنا والا
ہو گا موکلوں کی طرقت سے زکوٰۃ ادا ہوگی مگر اس صورت میں کہ وکیل مذکور کو فقیروں نے مال زکوٰۃ لینے کا اپنی طرف سے وکیل کیا ہو
ہم ضمان وکیل پر تصدق میں ہو کہ مالکوں نے اذن خلط لاند یا ہو اور اگر اذن دیا ہو ملاحظہ با دلالۃ اذن ہو بطرح کہ مالکوں کو
علم خلط کا ہوا اور وکیل سے عرض کیا تو یہ صورتیں خلط جائز ہو کذا فی الطحاوی و ولوکیل ان یلزم لولہ الفقیر و من جتہ لا نفسہ الا اذا کان
ذہبا صحت حیث شئت اور وکیل کو جائز ہے کہ زکوٰۃ دے جو اپنے لئے محتاج اور اپنی زوجہ محتاج کو جو نہیں جائز ہے کہ کہ لینا خود اپنے لئے جو
جس صورت میں کہ مالک کہہ یا ہو کہ صرف کرنا زکوٰۃ کو جس مرتع پر جو جائز تو یہ صورتیں اگر وکیل صرف زکوٰۃ ہو اور اپنے لئے کہ لینا تو جائز ہے و
جائز نہیں کذا فی العلوی ولو تفتت بلد اہم فہو باختر انہما علی ذیۃ الصبح و کانت در اہم لولہ قائمہ و اگر وکیل سے خود اپنے لئے زکوٰۃ
میں دے تو کافر کی نیت ہو کہ موکل کے روپیہ میں سے انکو لے لے لے لے اور موکل کے روپیہ میں سے اسکو پاس موجود ہوں تو
موکل کے روپیہ اسکو پاس ادا نہیں ہوگی ہون یا ہستی نیت اجرو دیوں کا عوض لینے کی جی ہو تو موکل کی طرقت سے یہ دینا کافر کی نیت ہو کذا فی

تفصیل کسی اگر اہل ظاہر ہی میں سے یا پھر قریب قریب ساقط ہو جائیگا مگر سب کو سلطان کو اور ان کے نائب کو ولایت اخذ مال کی ہے اور اگر مال
باطنی میں سے ہو یا بیاد ہو تو ساقط ہوگا و فی الغنیس المغنی بہ سقوط مال کی لا یشترط الظاہر الا بالباطن یہ حدیث میں ہے کہ
مالک بن مالک روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث ہے کہ اگر ساقط ہو جائی تو یہ مال ظاہر ہی میں سے یا باطنی میں سے ہو سکتا ہے سلطان مالک المغنی
بما لا یملکہ فیجب ان کو کہ وہ خود کے غنہ لا یشترط ساقط ہونے والا اذ الذل یملک تدریجاً عند ان حقیقہ کو فہو ان اذ قائل ان مالک وصال
عن عقیب اور اگر مال لایا یا شاہ سے چھینا ہوا مال ہے مال میں تو اس کا مالک ہو جائیگا پس زکوٰۃ جب ہوگی اور مرثیہ بعد مرثیہ
بھی جاری ہوگی اس کے کہ غلط کرنا اس طرح کہ غیر ممکن ہو تو زکوٰۃ امام صاحب کے ہنر نہ قصد انشاء کرے کہ یہ یعنی جب سلطان مالک وصال
از سکا لازم آئے اور منصب کا مالک ہونا ضمان کے حرم میں لازم ہوا اور امام کے قول میں لوگوں کے لئے سہولت ہے اس طرح کہ اگر کوئی مال
غنیسے غالی ہو جائے اور صاحبین کے نزدیک ضمان نہیں لازم ہوتا اور جب ضمان لازم ہو تو مالک ہونا ثابت نہیں ہوتا اور مرثیہ جاری
نہی کیونکہ وہ مال نہ ہو کہ ہے اور یہ میں سے صرف بعض حدیث کی مرثیہ جاری ہوگی و ہذا اذا کان لہ مال غیر کما استہلک
بالخلط من فصل کتبہ یوق دینہ ولا خلاف ان کو کہ کالوکان الکمل جہت کما فی النہر عن النبی السعدیہ اور غلط کی جہت سے
زکوٰۃ واجب ہونا اس صورت میں ہے کہ اس کے پاس حلال مال اس کے جسک غلط سے ہلاک کیا ہو یا اس کے ہاں کوئی مال ہو جو زکوٰۃ
نہیں لازم آئے ہوگی جیسا اس صورت میں کہ کل ان بیٹ ہو کہ مال فی النہر عن النبی السعدیہ یعنی جب بیٹ مال نصاب کو پہنچے ہاں سے تو
زکوٰۃ لازم ہوگی کیونکہ اس کو تمام تصدق کرنا واجب ہے بعض کا صدقہ دینا یا کام کرنا کہ ان فی الغنیس و فی شہم الوہابیہ عن
البن اذ انما یکفر اذا تصدق بالظہر المقطع اما اذا اخذ من انسان مائۃ و من اخر مائۃ و حلقہما تو تصدق کی جائے کہ لا ینہ
لیش بجز ان قطعے کا استعمال کہ بالخلط اور زبانی شریح میں تعلق عن الیزید ہے کہ آدمی اور کسی بیٹ میں کافر ہونا جو کفر عام
قطعی کو صدقہ دینے یعنی نہ نیت حصول ثواب کہ حلال جائے نہ نیت لینے لیکر جب ہے ایک سے سو اور دوسرے سو پہر اور کم لو ملو یا پہر
سب کو تصدق کیا تو کافر ہوگا کہ یہ سب دوسرا حرام قطعی میں سب کو غلط کی وجہ سے گوارا دینے اس کو ہلاک کر دیا اور جو چاہا
ضمان اور سکا مالک بن مالک شریح میں عدم کفر بر اخصار کیا ہمیں اشارہ ہے کہ مال غلط یا باطنی تصدق کرنا بدین ادا ضمان کے
حاجت نہیں اگرچہ غلط کی وجہ سے مالک ہو گیا ظہر میں ہے کہ کسی شخص نے مال حرام میں سے کسی فقیر کو کھریا تو ثواب کی توقع سے اگر
ہوا اور اگر فقیر جانتا ہوا زکوٰۃ عادی اور غلطی سے آئین کہی تو وہ خود کافر ہو گئے اور شریح زبانی میں ہے کہ اگر غیر شخص آئین کے
تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حال یہی ہے اور آدمی اس سے خائف میں اور بیکار کہ میں بیکار میں شام نے حرام قطعی کی قیادت لے کر
گویا ظہر کے کلام کو مفید کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ حرام حرام سے حرام قطعی ہے جنہوں کا قریب ہوتا ہے کہ ان فی الشامی ولو یخل ذو نصاہر
و کوۃ لیسین ان اولیٰ تصدق لوجود السبق کل ان یخل عیش تصدق و حق بعد الطرح فی قبل کوادر لک اور اگر نصاب والا زکوٰۃ
پیش کی چند سال کی ادائیگی سے چاند نصابوں کی زکوٰۃ ادا کر دینے تو درست ہوگی کیونکہ سب زکوٰۃ یعنی نصاب موجود ہے اور ایسا ہی
اگر غیر کہنتی کا یا شمار کا پیش کی ادائیگی سے چاند نصابوں کے بعد کئے سے پہلے تو درست ہوگی یعنی اگر کسی کے پاس تین سو درہم ہیں اور سکا
دور دور کی زکوٰۃ سو درہم میں رس کے لئے ادا کی تو درست ہے یا یہ کہ سو درہم ادا کر کے بیٹ دوسروں میں نصاب موجود ہو ۱۹ نصاب
غیر موجود کے پہر اوس برس میں دوسرا نہیں اوس کے پاس موجود نہ رہ گئے تو درست ہے اور اگر اوس برس میں موجود نہ ہو تو زکوٰۃ
علیٰ حدہ ضرور ہے اور وہ سو درہم زکوٰۃ نصاب موجود کی یعنی دوسروں کی بیٹ میں جس کے لئے جو دارین کے سبب پہلے سب سے
تہا کہ ان فی الشامی و بخلاف مہ قبل التبا و شریح الثمر و لا ظہر لہا و کل الوصل حرام زبانیہ و تمامہ فی النہر و غلط ہے

الکھن سنیس یا فیه لکھا اللہ اول الفیترہ اور جو فیستہ ایسا ہو کہ اس پر علامت گذار کی ہو تو اوسین سے غسر کیا جائے
 اور باقی اوس شخص کا ہے جو ار فتح سلام میں اوس کا مالک ہو نام کی تکیا سے ہم تا فیخان نے کہا کہ میرے غسر لینا مال اتفاق
 ہے اس کے کہ کنز اجزاء وارتہ بنیں ہے تو غسر مقرر کرنا اوسین ہو سکتا ہے بخلان معدن کے اول و اولیٰ و اولیٰ و اولیٰ
 قلب بیت المال حل الا و بقیہ یا اصل مالک کے وارث کو ہے اگر وہ زندہ ہو اور بنین تو بیت المال کا ہے اور یہ وجہ
 ہے ہم نہیں کہا ہے اگر وہ مالک اول کے معلوم نہ ہوں تو افضلی مالک زمین کا اوس کے وارث کا ہے اور ایا اوس نے کہا کہ
 بیت المال میں دیکھا جاوے فتح القبر میں کہا ہے کہ یہ وجہ ہے اصل کے بعد الخ اس کے کہ جو زمین مذکور ہے کہ کنز زمین میں
 امانت ہے پس جب مالک اول زمین کا مالک ہو تو جو اوس میں رکھا ہے اوس کا بھی مالک ہوا اور اگر زمین کو وہ جو ہے تو فرخت
 سے جو جز زمین کے اندر وراثت ہے اوس کی ملک سے نکلن جاوے گی جیسے جو مالک بیت میں موتی وہاں ان تمکلت ارضہ
 والا ذلوا احبل ہبہ اس صورت میں ہے کہ زمین اوس کی ملک ہو اور اگر ملک جو جو جیسے بخل و غیرہ تو پانچ اسے کا ہے ہم
 یعنی غسر کیا کہ کئی البیروہ اشارہ ہے بقیہ لاکس کی طرف اور یہ صاحبین کا قول ہے اور یہ ایہ وغیرہ اسے اس کی تحریر معلوم
 ہوتی ہے لیکن سراج میں مذکور ہے کہ امام ابو یوسف نے کہا کہ باقی پانچ اسے کا ہے جیسا حال غیر ملک زمین کا ہے اور اسی پر جو
 ہے شارح نے کہا کہ بخل میں مناسب ہے کہ چونکہ بیت المال کا انتظام نہیں ہے ولو ذمما قضا صغیرا انہی لا تقم میں اکل
 الغنیۃ کہ اگرچہ باقی الا زمی ہو غلام ہو صبی ہو عورت ہو پسے کہ یہ سب اہل غنیمت میں یعنی امام غنیمت میں سے کہ بطور عطا ورن کو
 دیا کہ اسے شامی عن رمی خلاصہ بنی مستحقین فانیہ کہ نہ دینا نہ مانتا یعنی پانچ اسے کا ہے سراج کا فرجی مستحق
 کہ لو پایا جاوے اوس سے جو اوس کو کہ غنیمت میں اوس کا کہ یہ حق نہیں کہ ادا بخل فی المتعاون باذن الامام حل بشرط
 ذلہ المشی و ہذا کہ جب کہ کام کرے جنگوں میں امام کے اذن سے کسی شرط پر تو اوس کو شرط یعنی سترہ لیکھا ولو تکمیل بجلد
 فی طلب کسب الرکاز فہو للوا احبل ابدانہ یعنی شکر کا کم کرین و فیستہ کی طلب میں تو وہ اوس کا ہوگا جسے یا ہم ظاہر کیا ولت
 کہ تاسہ کے کہ دوسرے کو کہ نہ لیکھا اور یہ اس صورت میں ہے کہ ایک نے کوہ واپس دیا اور اسے باقی راہ واپس دیا اور
 بخل لایکن اگر وہ دو نو مشترک ہوں اوس کی طلب میں سوا ب الاثر کہ الفاسدہ میں آویگا کہ شرکت میں نہیں کہاں کو دے اور
 شکر کرنے اور باقی ہرے اور باقی مباحات میں جیسا ہاؤن میں سے یہ وجہ نہ اور طلب کرنا کا اور کانا انشون کو مباح
 سنی ہے اس کے کہ یہ شرکت مقنن ہے وکالت کو اور توکیل کرنا مباح چیز کے لینے کے لئے جائز نہیں اور جو کہہ اوسین سے کسی
 نے حاصل کیا وہ اوس کا ہوگا اور جو دوسرے نے حاصل کیا وہ صدقا مضیت ہوگا اگر یہ نہ معلوم ہو کہ کتنا کتنا ہے اور جو کہہ
 ایک ہزار چوبیس دوسرے تو وہ اوس کا ہے اور ہر اسی کو اجر مثل لیکھا جس قدر جو امام محمد کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے
 نزدیک اس قدر کہ اوس شریک نصف شریک سے زیادہ تو ہون کا نا اجیدین فہو المستأجر اور اگر وہ دو نو در ہوں
 تو مال اوس کا ہوگا جسے اور کو اجرت پر رکھا و ان خالہما ای العلامۃ او استنبہ الضرب فہو جہا لعل خالہ
 المستہب ذکرہ انہ یلے لہ فی الغالب وھیکل کا لفظ اور اگر نالی مر علامت سے یا شتبہ ہو سکے تو وہ مال علی
 ہے یعنی سلام سے پہلے کا ظاہر مذہب پر ذکر کیا ہے اوس کو زلیعی نے کہو کہ غالب بھی ہے اس کے کہ کفار خلیص ہوتے ہیں
 جمع اموال پر کذا فی الطیطار سے اور ایک قول یہ ہے کہ مال مذکور لفظ کی مانند ہے ہم دیا بین ایک قول یہ ہے کہ اوس کو
 مال اسلامی تصور کریں گے بہت زمانہ گذرے کی جہت سے یعنی ظاہر یہ ہے کہ آثار اہل بیت سے کہہ باقی نہیں رہا اور ظاہر ہی کا

و اگرچہ مالک اول کے وارث کو ہے اگر وہ مالک اول کے معلوم نہ ہوں تو افضلی مالک زمین کا اوس کے وارث کا ہے اور ایا اوس نے کہا کہ
 بیت المال میں دیکھا جاوے فتح القبر میں کہا ہے کہ یہ وجہ ہے اصل کے بعد الخ اس کے کہ جو زمین مذکور ہے کہ کنز زمین میں
 امانت ہے پس جب مالک اول زمین کا مالک ہو تو جو اوس میں رکھا ہے اوس کا بھی مالک ہوا اور اگر زمین کو وہ جو ہے تو فرخت
 سے جو جز زمین کے اندر وراثت ہے اوس کی ملک سے نکلن جاوے گی جیسے جو مالک بیت میں موتی وہاں ان تمکلت ارضہ
 والا ذلوا احبل ہبہ اس صورت میں ہے کہ زمین اوس کی ملک ہو اور اگر ملک جو جو جیسے بخل و غیرہ تو پانچ اسے کا ہے ہم
 یعنی غسر کیا کہ کئی البیروہ اشارہ ہے بقیہ لاکس کی طرف اور یہ صاحبین کا قول ہے اور یہ ایہ وغیرہ اسے اس کی تحریر معلوم
 ہوتی ہے لیکن سراج میں مذکور ہے کہ امام ابو یوسف نے کہا کہ باقی پانچ اسے کا ہے جیسا حال غیر ملک زمین کا ہے اور اسی پر جو
 ہے شارح نے کہا کہ بخل میں مناسب ہے کہ چونکہ بیت المال کا انتظام نہیں ہے ولو ذمما قضا صغیرا انہی لا تقم میں اکل
 الغنیۃ کہ اگرچہ باقی الا زمی ہو غلام ہو صبی ہو عورت ہو پسے کہ یہ سب اہل غنیمت میں یعنی امام غنیمت میں سے کہ بطور عطا ورن کو
 دیا کہ اسے شامی عن رمی خلاصہ بنی مستحقین فانیہ کہ نہ دینا نہ مانتا یعنی پانچ اسے کا ہے سراج کا فرجی مستحق
 کہ لو پایا جاوے اوس سے جو اوس کو کہ غنیمت میں اوس کا کہ یہ حق نہیں کہ ادا بخل فی المتعاون باذن الامام حل بشرط
 ذلہ المشی و ہذا کہ جب کہ کام کرے جنگوں میں امام کے اذن سے کسی شرط پر تو اوس کو شرط یعنی سترہ لیکھا ولو تکمیل بجلد
 فی طلب کسب الرکاز فہو للوا احبل ابدانہ یعنی شکر کا کم کرین و فیستہ کی طلب میں تو وہ اوس کا ہوگا جسے یا ہم ظاہر کیا ولت
 کہ تاسہ کے کہ دوسرے کو کہ نہ لیکھا اور یہ اس صورت میں ہے کہ ایک نے کوہ واپس دیا اور اسے باقی راہ واپس دیا اور
 بخل لایکن اگر وہ دو نو مشترک ہوں اوس کی طلب میں سوا ب الاثر کہ الفاسدہ میں آویگا کہ شرکت میں نہیں کہاں کو دے اور
 شکر کرنے اور باقی ہرے اور باقی مباحات میں جیسا ہاؤن میں سے یہ وجہ نہ اور طلب کرنا کا اور کانا انشون کو مباح
 سنی ہے اس کے کہ یہ شرکت مقنن ہے وکالت کو اور توکیل کرنا مباح چیز کے لینے کے لئے جائز نہیں اور جو کہہ اوسین سے کسی
 نے حاصل کیا وہ اوس کا ہوگا اور جو دوسرے نے حاصل کیا وہ صدقا مضیت ہوگا اگر یہ نہ معلوم ہو کہ کتنا کتنا ہے اور جو کہہ
 ایک ہزار چوبیس دوسرے تو وہ اوس کا ہے اور ہر اسی کو اجر مثل لیکھا جس قدر جو امام محمد کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے
 نزدیک اس قدر کہ اوس شریک نصف شریک سے زیادہ تو ہون کا نا اجیدین فہو المستأجر اور اگر وہ دو نو در ہوں
 تو مال اوس کا ہوگا جسے اور کو اجرت پر رکھا و ان خالہما ای العلامۃ او استنبہ الضرب فہو جہا لعل خالہ
 المستہب ذکرہ انہ یلے لہ فی الغالب وھیکل کا لفظ اور اگر نالی مر علامت سے یا شتبہ ہو سکے تو وہ مال علی
 ہے یعنی سلام سے پہلے کا ظاہر مذہب پر ذکر کیا ہے اوس کو زلیعی نے کہو کہ غالب بھی ہے اس کے کہ کفار خلیص ہوتے ہیں
 جمع اموال پر کذا فی الطیطار سے اور ایک قول یہ ہے کہ مال مذکور لفظ کی مانند ہے ہم دیا بین ایک قول یہ ہے کہ اوس کو
 مال اسلامی تصور کریں گے بہت زمانہ گذرے کی جہت سے یعنی ظاہر یہ ہے کہ آثار اہل بیت سے کہہ باقی نہیں رہا اور ظاہر ہی کا

اعتبار ہے جس تک اس کا خلاف مسلم نہ ہو اور جس سے پہلے کہ اس کا روبرو نہ ہو نہ ان میں بلکہ باللیکہ دینے اب تک شرع میں حکم
 رہے ہیں کہ ان فی فتح القدر شامی نے کہا کہ اکثر فقہ و جمہور مالت اہل حرب کی ہے اور اہل اسلام میں زنج میں غلام یہ ہے کہ وہ
 تسمیہ ہے بن لیکن میں نے شرح فقہاء میں جو ملا علی قاری کی ہے دیکھا وہ میں لکھا ہے کہ گناہ کے وہ مسلمانون کے ورنہ
 میں غلاموں پر جس کی صورت میں سیانی نہ اتار دیتا ہے اسلامی ہی ہونے یا نہیں دیکھا نہیں دیکھا اعدائے کافران او کفران و کفران
 فی صحابہ و انھل بدل کلاہ للواحد ولو مستأصنا کما کانہا کما کانت اخص اور حسن لیا جاوے وہ بڑا کہ لیا گیا
 دار الحرب کے جنگل میں خواہ معدن ہو یا دھنہ بلکہ کل انہ لے کا ہے اگر وہ دار الحرب میں امن لیکر گیا ہو اس لئے کہ وہ
 شخص جو کہ طرح ہے وللا الذکخلہ جماعۃ کد و منغیرہ و ایشی من کدر و ہر و معدن لشرفہ من لکونہ غنیہ
 اور اس لئے کہ دار الحرب میں ایک جماعت شرکت دالی داخل ہو اور کچھ خزانہ یا معدن او کو مستیاب ہو تو جس لیا دیا دیا کچھ
 وہ غنیست ہے یعنی غلبہ اور اگر معدن یا دھنہ کسی مستان لے حربوں کی ملک وہ زمین میں ہے یا تو اس کو اس کو
 ال مالکہ فخر اعن الغدور اور اگر معدن یا دھنہ کسی مستان لے حربوں کی ملک وہ زمین میں ہے یا تو اس کو اس کو
 مالک کو مٹا دے غدر سے بچنے کے لئے یعنی حربوں کے مال اور اس شخص مستان پر بدون اور بنی رضامندی کے حرام
 میں تو بدون امانت کے کسی ال یا کہ لینا خیانت ہو گا فان لم یؤخذہ و اخرا حہ منہ مالکہ و لکنا حقیقۃا حسب
 التصدیق یا پس اگر نہ لیا یا اس کو اور دار الحرب سے نکال لایا تو اس کا مالک مر جاوے گا غیبت ملک سے کہ او کا اقدق کرنا
 واجب ہے فلو باقہ حق اقامہ بلکہ لکن لا یطیب للشک سے پس اگر کسی دوسرے شخص کے اتمہ بیہ او تو یہ بیہ
 کیونکہ اس کی ملک ثابت ہے لیکن شہری کو کہ جہاں نہیں م نکالات اس صورت کے کہ کسی سے ایک چیز بغیر اقامہ خریدی
 ہو کسی کے اتمہ بیہ تو مشتری ثانی کے واسطے کہ خرابی نہیں ہے کیونکہ نسخہ مع اول کا اس کو تو یہ بیہ مستمع ہو گیا کہ
 فی املی من البر و کد و کد اى الکا ذخیرہ اى غیر مستان فیہا اى ارض یا مالکہ لیسو و کلاہ فار کد و کد
 لای شمس نما و لا فرق فی باین متاع و غیرہ اور اگر معدن یا دھنہ یا غیر مستان لے حربوں کی زمین ملک میں سے
 تو اس کو قتال ہے پس نہ مٹا دے اور نہ اس میں سے حسن لیا جاوے اور یہ ہے کہ کد زنی یعنی وہ پل نفیہ لیا جائے اسلے
 کے ہتے کہ ان فی الدر بدون فرق کے در میان متاع اور غیر متاع کے ہم متاع کے متون میں فقہاء کا اختلاف ہے یہ چیز ہے
 کہ متاع وہ ہے جس سے نفع لیا جائے تو اگر کوئی حربوں یا اگر کا اسباب یا کانا یا برتن کد زنی الحاکم و ما فی العقابہ من ان
 او کا متاع ارضی لکنا کثرت شہقی اور جو کچھ نقایہ میں سے کد زنی غیر ملک کا حسن لیا جاوے وہ مستمع ہے
 ہر نقایہ کتاب ہے عند الشریعہ کی اور یہی ہے وہایہ میں جو اس کے داد اتمام الشریعہ کی کتاب ہے در میں کہا ہے
 یہ کہ یہ نہیں ہے کیونکہ شرح ہایہ نے اور علانیہ تصریح کی ہے کہ شمس واجب ہوا ہے اس میں چیزیں کے غنیمت کے بعد ان
 میں مولیٰ اہل حرب کے اتمہ میں تو بہر حال ان کے پاس آجاوے تو ابز سے اور وہ قایم ہو جو کوئی کہ وہ مٹا
 کی قدرت نہیں ہے کیونکہ نہ تاسم مثل جو کہ ہے اور زمین دار الحرب کی مسلمانوں کے اتمہ زمین ان ہی ملکات سے کہا
 کہ اضافت رکبان کی متاع کثرت مالی ہے لہذا ان کے عمل علی متاعہم الموجود فی ارضہا کہ کہہ کہ مر دایا جاوے
 متاع ہے جو حربوں کا متاع دار الاسلام میں موجود ہو جو قسم ستایہ لکھ شامہ کا الواسیل صحت ملک شمس لکھ و
 اصلہ و فرقہ واجتبیہ بشرط فقر ہو یا غیر لے کو جائز ہے شمس کی مرگ کر اچھے نفس پر یا دینی اسلے

بشرط فقر ہو یا غیر

بشرط فقر ہو یا غیر لے کو جائز ہے شمس کی مرگ کر اچھے نفس پر یا دینی اسلے

بر اور باقی خرچ یعنی اولاد پر اور اجنبی پر بشرطیکہ محتاج ہوں یعنی وہ خود اگر محتاج ہو اور جو خمس میں اس کا کام نہیں نکلتا تو خود
 سب کا سب رکھ لے اگر نصاب ہے کہ مواد اگر نصاب کو پر بھی تو خمس کا خرچ کر لیا اور سکو طائر نہیں گذر فی البحر عن الباقی میں کہتا
 ہوں کہ سپین گشتگوئے کہ کہ بعض اوقات مضائقہ سے زائد بھی کافی نہیں ہوتا مثلاً جب کہ باغیڑا لا قرض اور پولیس پیر میرے کہ حاجت
 ہی پر اقتصاد کر لیا تو اسے ازینہ قائم کرنے کافی میں کہ اس کے جسکو رکاز کا مال لے اور سکو گئی ایسی ہے کہ صرف کفایت جس مسکین پر ہوا اگر
 امام کو اطلاع ہو تو اس کے لئے ہونے کو قبول کرے اور اگر وہ سکو تمام مال کی ضرورت ہو تو گنجائش ہے کہ اپنے واسطے رہو جسے
 اور یہ بھی گنجائش ہے کہ حاجت مند دن کو دے اگر وہ اسکا باپ و دادا اولاد ہو اور یہ مال بنزدہ اوس عشر کے نہیں ہے کہ زمین پر
 لازم ہو مگر کشتہ گذر افادہ الشایع باب سبب العشر یہ باب ہے وہ کی سیکہ ایک ماہ میں عشر عشر کشتہ میں مال
 میں سے ایک ایک کو دے کہ اور یہاں فرمادہ ہے جو عشر کی طوط ہر رب ہر مال شامل ہو مصلحت العشر اور ضعف العشر کہ اگر انی عمری اور سکو طائر
 میں ہونے ذکر کیا کہ اسکا مصرف تو ہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے بیعت العشر عسکری وان قبل وجب جو روان حصہ ہر رب میں
 اگر جو غلیل جوہر شامی میں کہا کہ عسکری میں کسرت غریب نہیں کہ کہ مضاف ہے ارض کی طرف اور لفظ وان قبل کی ضرورت نہیں
 اس لئے کہ مصنف کا قول بلا شرط نصاب اس سے نفی ہے اور جو خیر الخیر لہم ولو خیر عن عسکری لہم کسرت و مضاف جو عشر وجب ہے
 اوس مشہد میں کہ غیر خراجی زمین کا مواد اگر غیر عشری بھی جو جیسے بہار و جنگل نیچے (الحدیث الشریعۃ لئلا یجیئہ العشر) یعنی اگر
 الخراج بظہان مشہد زمین خراجی کے یعنی اوس میں عشر نہیں کہہ جمیع ماورین عشر اور خراج ہم ارض غیر الخراج کے لفظ میں شام
 ہے کہ یہ شامل ہے زمین و طائر و اگر زمین کو غیر عشری جو خراجی جیسے بہار و جنگل لیکن غائب میں ہے کہ بہار و عشری ہے یعنی اگر
 استعمال میں آوے تو عشری ہو کہ انامہ الشامی و کذا ایجاب العشر عسکری و مضاف ان انما کلا ما مال لہ مال محقق
 اور ایسی عشر وجب بہار و جنگلی پھل میں اگر امام نے اس کی حفاظت کی ہو اس لئے کہ وہ مال مقصود ہے ہم امام کو اس کی
 حفاظت ہے مقصود ہے کہ عشر وجب ہو کہ امام نے انمال حفاظت ہی کی ہے جس سے کہ تو یہ علت اشراط کی ہے یا یہ کہ وہ احسن ہے
 ہے کہ کہ یہ سے غدا حاصل کر زمین کا موطر ہو کہ تو یہ علت وجوب کی ہوئی گذر فی الشامی لایان العشر لہ کا لفظ میں شام
 وجب ہوگا اگر امام نے اس کی حفاظت نہیں کی جیسا کہ امام اوس میں بھی عشر نہیں وجب ہے نصیحتی تنبیہ ای مکتوب و تحسیر
 کہ جس اور وجب ہے عشر اوس زمین میں جو مینہ سے باقی دی گئی ہو یا جاری باقی سے شغل نہ کرے ہم سبح باقی کے جاری
 ہونے کو کہتے ہیں زمین پر یعنی نہ کہ باقی یا نالان کا کھدائی مغرب والا شرط نصاب واجب للکل بدون شرط نصاب کے
 یعنی جو ضرورت نہیں کہ پیداوار یا قدر نصاب ہو اگر کمتر ہو گاتب بھی عشر وجب ہوگا شام نے کہا کہ نصاب کا یہ بناسا مذکور ان کی طرف
 ہے یعنی مشہد و ہل و علمہ والا شرط بقاء و حیوان حلال لا ین فیہ مضیق المؤمنہ اور بدون شرط باقی رہنے تمام سال
 اور گذرے برس کے اس وقت کہ عشر میں معنی مؤمنہ الا ان کے میں یعنی اجرت زمین کی تو یہ عشر عبادت و محض ہو ہم اگر پیداوار
 سالانہ نہیں کہی یا نہ ہو تو بہار و عشر وجب ہوگا اور ایسی خراج مقاسمہ یعنی بائیکا لیکن خراج موطر جو فی جرب ایک فصاع یا
 مثل اوس کے سالانہ سفر مزار کے اس سے کہ تو وہ برس روز زمین ایک بار وجب ہوا کہ اس سے کہ زمین مزار اگر جو زمین کا پیداوار کہی
 ہو کہ انی الشامی و لکن انکان الا ان مال اسکا لا جبر و لو جبر من الذکر اور سیلانی امام کو گنجائش ہے کہ ان چیزوں کا
 عشر تو دے اور کہہ دے لیا جاسکتا ہے وجب ہے مع الذین فی الارض صفی و محسن و عسکری و عسکری و عسکری و عسکری
 اور وجب ہو کہ یہ عشر یا جو تو خریداری کے اور لڑکے کی زمین میں اور محسن کے اور عسکری کی اور زمین کی اور زمین کی

وہ کی سیکہ ایک ماہ میں عشر عشر کشتہ میں مال

کتاب الزکوٰۃ
 جلد ۱
 صفحہ ۴۵۹
 باب سبب العشر

ہم زمین کی ملک وجوب عشر کے لئے شرط نہیں بلکہ پیداوار کی ملک شرط ہے اس لئے کہ عشر پیداوار میں بہت زمین میں زمین ترقین
 کا ایک جو ادا ہو اور نو ذرا برہمن اور زمین دفعتی میں عشر اس صورت میں ہے کہ اول وقت سے اور اس کے دوا ہو کہ دوا فی ایشام
 عشر آ وخصیہ ذکوة شجائر اور عشر کر کو کہ کتا مازا ہے ہم ایسا ہی منہ پر مٹا ہے غنا سے اور زمین اسی کی قوت کی ہے
 لیکن غریب اسباب میں کچھ گنگو جو بکے لاتی مال کا نصف دلیہ استعمال کا لایا حق مگر اون بیرون میں غریب میں
 کے محاسن میں مقصود ہون جو خطیب و خطیب کا دس جیسے کڑی اور ہم نصب بنت میں نبات ساقا کر دوا کی کر کے
 برہمن اور ناری کے لفظ سے اعزاز ہو گیا ہے اور نصب الذریعہ سے جبکہ نصب اسبل کہتے ہیں کہ کیونکہ ان دونوں عشر کے کافی اہل
 اور مراح میں ہے کہ گنے کے رس میں عشر فرو گنے میں کہ فی الشرا لیلہ و حشر لیلین و نزلت اور جیسے گناس ہوا اور سرگاس فخر میں کیا
 مگر اتنی بات ہے کہ اگر اس کو کا نیا داند کے انعام سے پہلے تو اس میں عشر جو ہے جو کیونکہ وہی مقصود ہو گیا اور ایک روایت نام
 ہوا ہے کہ سرگاسی گناس میں عشر ہے کہ فی الشامی و سعت و صغیر و قیطران و خطی و ششنان اور جیسے کچھ کے چٹے
 اور جیسے گندہ اور قطران جو ایک وقت کا عصارہ ہے اور خطی اور ششنان و شجیر قطن و یاقوتیان اور جیسے گناس کا ثمر
 اور سکن کا دھت ہم یعنی ان دونوں کے و نوزن میں حشر نہیں بلکہ جو کلاس اور بیگنوں میں عشر ہے کہ قال الطحاوی و کذا و خطی
 و غیرتایہ و آذوقہ و ککبہ و مشک ویدہ اور جیسے زبرد کے بیج اور گڑی کے اور جیسے وراثیان مثل شہی اور کلو نجی کہ کہ کثر
 سے معسوز کا ران مرنی ہیں اور انہیں عشر لازم آ ہے خود غم مقصود زمین میں غنا میں ہے کہ دوا اور ان میں عشر موزن
 جیسے کیدہ اور ملیہ اور کندہ میں کہ قال الشافعی حتی لو اشغل ارضہ بھاء حب العسل میان کہ کہ اگر زمین کو انہیں جو
 میں لگا دیا تو عشر واجب ہو گا ہم یعنی اگر کوئی شخص زمین کو لے اور گناس و غیرہ کے دھل کر کتا مو حاصل کئے اور اس کا
 کا کتا مو اور بیٹا ہو تو اس میں عشر مرگا کہ فی غایۃ البیان و البدایہ اور در تنبلیہ میں کہ کیا کچھ شرط نہیں پہلے غنا میں ہے
 مطلق کہ کیا یعنی زمین کی قیہ نہیں لگا کی کہ فی الشامی و جبہ فیہ قدر فی ششقی غریبہ ای دلو کبیر و ذل الیہ ای ذل الابل
 لکثرة المؤنہ اور نصف عشر یعنی پیداوار حصہ وجوب ہے اس زمین کی پیداوار میں جو جس سے بانی وہی گنی ہوا عشر سے لیب
 فی اوقی صحت کے ہم یہ وجہ ہے نصف عشر لازم آئی کہ فی کتب الشافعیہ و اسحاق و بجا اشتراک اور کتب شافعیہ میں مذکور
 ہے اس صورت میں کہ بانی مول لیکر دیا ہو اور یہ ہمارے قواعد کے مخالف نہیں ہے یعنی اس صورت میں خفیوں کے نزدیک بھی ہوا انہیں
 لیا یا ہو کہ کہ فی الشامی و لو سقی لیسجیا و بالذات عندنا العالاب اور اگر بانی دیا اس کو نہر سے اور کسی آگے سے یعنی جس دیر سے
 اعتبار کیا جاوے گا کہ کثر میں یعنی اگر کثر جس سے بانی دیا ہو گا کہ بوسان حصہ لیا جاوے گا اور اگر ارباب سے یا نہر سے دیا ہو گا تو دوسرا حصہ کذا
 فی الریعی و لو استقوا فیہ بھا و اگر دوا و نطر ح بانی دیتا ہو ہر قرض عشر ہے کہ کہ فیاتی میں حکم واقع ہوا اور رشک سونام
 بہین ہوا و قبل ثلثہ اذیاعہ اور ایک قول یہ کہ تین بلع عشر کے اس صورت میں لازم ہم غنا یا البیان میں کہ کیا یہی قول ہے کہ
 کہ کہ کا نصف نصف دو نو ظنیوں کا لیا جاوے یعنی جو کہ آدھی زمین نہ ہو گی تو دوسروں حصہ کا ادا لازم ہوا اور آخری دو دلی فوسیر حصہ
 آدا لازم ہوا اسلئے میں بلع عشر کے ہوتے اور زمین سے روایت اول یعنی لزوم نصف عشر کو ترجیح دی جو ہوا ہم پر قباس کر کے جس
 صورت میں آدھ برس اگر ہر گناس و دوا کہ فی الشامی و بالذات عندنا فی ای کثرت ان ذم و بلا اخراج البین و نصیجہ و البشیر
 فی کل الحادہ عشر اور نصف عشر لیا جاوے و دوا کر لے اخراجات کہیتی کے اور بیتر نکالنے کے ہم کہ کہ کہ علما نے تصریح کی ہے عشر
 کل پیداوار سے کہ یعنی عشر اول صورت میں اور نصف عشر دوسری صورت میں جو لازم ہی تو کل میں سے لازم ہی کہیدہ کہنے ضروری

کیردن اور خرچ میلون کے اور مردان کی کوہودائی اور اجرت محافظہ و حمیہ کی کدانی اللہ رب فیجب فیہمۃ فی ارض غنیمۃ لایعادی
مطلقاً اور وجب ہے وعاشر کا بیانی بالجو ان حصہ اور عشری زمین میں جو قطعی کی جو ہر صورت میں ہم ہی تقاب قوم نصاری میں ہیں
حضرت عشر سے مسلم اس بات پر بھی کہ مسلمانوں کا واداروں سے لیا جاوے سے عطا کرنے کا کہ عطا کرنے فرقی نہیں بیان کیا دین کے
دولاب سے باقی دینے یا نہ کرنے کی باقی دینے میں اور عتقنا مسلم کا جزا تو ہم ہی میر ہے کہ مسلمانوں کی نسبت اور جو جب لیا جاوے ہر صورت
میں وادان کان طفلہ لا واپی اور اسلیم اور انا عطا اھن مسلم اگر وہ قطعی لڑکا یا عورت یا اسلام لے آیا یا زمین خرید کی ہو مسلمان
سے ہم قطعی اگر مسلمان ہو اور اس کے پاس جو زمین نصیبی ہو جو وہ طرفین کے نزدیک تصنیفی رہتی ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک
عشری ہو جاتی ہو اور بھی حال موجب خرید ہو اور اس سے کسی مسلمان نے اور اگر خرید قطعی نے عشری زمین کو کسی مسلم سے تو شیخین
کے نزدیک تصنیفی ہو جاوے گی اور امام محمد کے نزدیک عشری یا بی بی بیگی کدانی قطعی اور انا عطا اھن مسلم اور جو جب کان التضعیف
کا لے لے اس پر الایت بدانی یا خرید زمین کو قطعی سے کسی مسلمان نے یا ذمی نے اس جہت سے کہ تصنیف خراج کی مانند ہے پس تبدل کی
ہم ہی جب تصنیفی زمین قطعی سے خرید تو بالاقاف تصنیفی رہتی ہے کہ دانی قطعی اور اگر کا ذکر بار کثرت ہو ورنہ مبتلاات میں ہی
حکم ہے مہمل عن العربی اور عدم تبدل خراج بالاقاف سے اور تصنیف میں امام ابو یوسف کا اس صورت میں خلاف کہ کہ قطعی مسلمان
ہو جاوے اور اس سے کسی مسلمان نے خریدی ہو کہ وہ عشری ہو جاتی ہے جیسا کہ بیان کر چکے ہیں کہ دانی قطعی و اس کے لکھ لکھ میں
ذبح غیر تصنیف اشتق فی ارضاً عشریۃ من مسلم و قضی اھن للکدانی اور لیا جاوے لکھ خراج اس ذمی سے جو قطعی ہو اور
خرید ہو زمین عشری کو مسلمان ہو اور قضی کیا اور سو کہ کہ عشری زمین اور کفر میں منافاة ہے ذمی سے خراج لینا اس صورت میں وجب
شیخین کا جو اور امام محمد کے نزدیک عشری جی بیگی اور غیر قطعی کی قید اس طرح لکھی کہ عشری اگر مشافعت ہو جاتی ہے شیخین کے نزدیک
اور قضی کی قید ہلے لکھی کہ خراج وجب نہیں مگر اگر زہد کی قدرت سے اور زراعت بر قدرت نہیں حاصل ہو سکتی بدول قضی کے
اور کفر منافاتی ہے عشر کے مسلم کہ عشرین معنی جہارت کے ہیں حاصل ہو رہے کہ دین عشری ہوتی ہے یا خراج یا تصنیفی اور عشری یا
مسلم ہو گا یا ذمی یا قطعی پس جب مسلمان خریدی عشری یا خراج کو تو بدستور یا جو حال برتتی ہو یا خرید ہو تصنیفی کو تب طرفین کے نزدیک
بدستور رہتی ہے اور امام ابو یوسف کہہ ہیں کہ عشری ہو جائیگی اور خطبہ خرید ہو خراج کو تو خراج بیگی اور تصنیفی کو خریدے اور تصنیفی
بیگی اور اگر عشری کو کسی مسلمان سے خریدے تو تصنیفی ہو جائیگی شیخین کے نزدیک برخلاف قول امام محمد کے اور جب خریدے
ذمی غیر قطعی خراج یا تصنیفی کو تو بدستور بیگی اور اگر عشری خریدے تو خراج ہو جائیگی اگر ٹھہرے اور کسی ملک میں امام عطاء
کے نزدیک کہ آثار الشامی راخذ الغنم من مسلم احسن ہامنا ای من الذی یشفعہ للفقہ الصنفۃ الکذا و لیا جاوے
عشر مسلمان سے کہ لیا جو زمین عشری کو ذمی سے شفعہ کی دیوے و مسلم تبدل عقد کے ذمی سے طرہ مسلمان کے ہم یعنی کہ یا کہ مسلمان
نے مسلمان سے لیا ذمی کا و مسلم حج میں سے اور جہاں کدانی البور و غیرہ اور ذکر حکم لکھنا البیوع زمین میں لکھی مسلمان حج کو
اگر ہے کہ ہر صورت عتق البیوع بخیر یا شامی مسلمان بخیر یا زمین بہت شراب نامہ ہو کہ رو کی گئی مسلمان برقرارہ زمین عشری ہو کی
بدستور بحرین کہ ہے کہ رو اور شریعت کی جہت سے حج کا نہ کہ زمین ہو گئی اسلیم کہ حق مسلمان کا یعنی تابع کا اس طرح کہ ہم مستطیع نہیں ہوتا
کہ موزر استحقاق پر لکھو کہ اس کتابت جو اسلیم یا شریعت لیاو کی گئی جو یا شریعت کی جہت ہم یعنی جس صورت میں کہ تابع کو خیر یا شامی
جیسا فاضل خان نے جامع صغریٰ شرح میں قید لکھی ہے ہلے کو خیر یا باکم کا مسلم کا جو مال ملک کو نالہ الشامی اور ذکر فی عطاء
یا رو کی گئی جو خیر یا رویت بہ حال یعنی رویت فارغانی سے ہو یا غیر رو کے کدانی الشامی اور صاحب بدقتضایہ یا رو کی گئی بہت عیب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہ حال کہ کسی کی بیت کا جو کذا فی الفہم اور اگر بیت ہو کہ کسی کی بیت اور شری کے لیے جو کذا اگر استعدہ بت ابی کہ اس میں کہیں کی کس کا تو جو شری
 شری پر جو نہیں فرمائیے برادریت کے اندازہ کے اب میں تو کہیں میں تو جو اور اگر کسی باشندے کے دور کے کا بعد کو تو جو شری کے کے اعتبار
 کو نہایت کا وقت جاننا تو فرما کہ کسی بلازم نہ ہو گا یعنی کسی کے اندہ میں استعدہ بت شری کے کے ذراعت کے کے دور میں کے کے آئے کسی سے
 کہ زائد الشامی والفقہ حلی المخرج کچھ لیسہ موطعت و خلاصہ المستخرج اور فرما دراجان و جود لے کے کے امام صاحب کے نزدیک
 جیسا فرما موطعت بالاتفاق مگر جریسہ اور کہا جو صاحب کے کے طارہ لیسہ واسلے پر ہے ہم اپنی اگر نہیں کہ اجارہ دیا تو فرما کہ کے نزدیک
 مگر جریسہ اور جریسہ میں جیسا بنا زمانہ میں ہے اور جریسہ کے کے نزدیک مستاجر پر فہم القریس ہے کہ صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ مستاجر میں بیاد کا
 ساتھ جو اور در مستاجر کا جو امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ نہیں کا نام جیسا انداختہ ہو تا جو دیسا جی امام صاحبی ہوا جو کو بیان اور بت معتبر
 جیسا پہل فرما حقیقت میں مگر کے پاس ہے اور جریسہ الیک ہے ہے تو عشر کے وجہ ہوئی کے لئے ہی اولی ہے کشتہ تیرے سے پہلے
 عاریت لیسہ واسلے سلم کہ ہم یعنی جیسا عاریت کی عاریت میں اگر کسی سالانہ زمین عاریت کی دستگیر کے اور جریسہ جو اور زفر کے نزدیک عاریت
 اور زوالے جو کہ نہ جیسا کہ اس کو اپنی طرف سے مستاجر کو خوشی ہے تا نہ تمام کیا تو فرما کہ جریسہ بلازم جیسا مگر حال ہے کہ نہیں جریسہ جو
 نہ مسند زمین کی ماسل کی کہ تا نہ تمام پیدا اور کے جوئی بخلات مستاجر و سلم کے قید ہے کہ لای کی کہ اگر کسی عاریت لے تو عشر میرے ہے
 بالاتفاق کہ نہ کہ اس کو حق عاریت لیسہ کی اور جیسا کہ ہو اور کذا فی وہ کذا جیسا کہ جیسا کہ کا فر عشر کا ازل میں تو کہیں بد اہم میں جو کہ اگر
 کہ فریے عاریت کی تو صاحبین کے نزدیک عشر اس کے زوالہ نہ ہو گا اور امام صاحب دور و دین میں ایک حد میں ہو گا دیسا جی جو امام
 رویت میں مالک پر اہل کذا فی الشامی و فی الموطعت جیسا کہ اسلہ اور عاریت میں جو کہ صاحبین کے قتل کو ہم کہ فریے کہ میں و فی الموطعت
 ان کان البیہا من دینہا فلیعزل و لو من الدعا لعل فلیعزل ہا بالکے حد اور جو زمین نہ جریسہ دیا تو میں اگر جیسا مالک کی
 طرف مگر عشر اس کے اور اگر فرما کہ کی طرف سے جو تو دونوں پر جریسہ سے ہم و امم کہ مگر عقد فراعت اسکو کہیں کہ زمین اور جریسہ اور
 بیل اور امام میں جو کہ جیسا یک شخص کا جو اور کہہ و سر کا امام اعظم کے نزدیک فراعت کی سبقت میں اہل میں مگر صاحبین کے نزدیک جریسہ میں
 جائز نہیں اولیہ کہ زمین اور جیسا ایک کے ہوں اور بیل اور امام و سر کا تو سر یہ کہ زمین ایک کی مرقا کی و سر کی تیسری یہ کہ امام ایک
 زمرہ بایاتی دور جریسہ کے اپنی مدد میں صاحبین کے نزدیک اہل میں کہ یہ یہ فیصل جیسا کہ نے بیان کی ہے نہ تو امام صاحب کے قول میں ہے نہ
 صاحبین کے سلم کہ امام صاحب کے نزدیک عشر الیک جیسا جو اور جیسا امام صاحبین کے نزدیک و دونوں پر ہے جریسہ اور جیسا
 ہے اکثر کتب میں تو شمار کو نہ سب ہما کہ اکثر کتب کی متابعت کرنا یہ حال عشر کا جو اور فرما مالک پر کذا فی الموطعت و الشامی و
 من لا یحکم علی بیت المال و یطرق ہا ہو مخرج الہ آخذہ یا نہ آخذہ بقیہ میت المال میں موارد و خوش اسلوبی و اس پر
 یا گیا تو اس کے لینا اس کو دیا نہ جائز جو ہم شمار کے کلام میں معلوم ہوا کہ بیت المال کے حقدار کو نہ بچتا ہے لینا جان سے لایہ
 اگر جیسا اس خاص میں جیسا نہ ہو جو اس کو اس کو مقرر ہے اور یہی علم کے ظاہر کلام کے خلاصہ و نہ دن کی جائز نہیں کہ نہ کا کذا نہ مال
 الملوک البیہا جو نہ جیسا کہ وقت ضرورت ایک میں سو قرض لیکر و سر و مصارف میں صرف کرے جو جو قرض لیا اور اس کی جگہ رکھنے سے
 تو یہ مسئلہ البتہ نہ جیسا کہ دوری میں ہی امام کو دینا جائز ہے پس مسئلہ مذکور میں اگر حقدار کو جو جو نہ بچتا مگر ہوا تو اس
 جریسہ ہو سکا ہے دوری میں لینا و بیت نہیں کہ ضرورت کے لئے جائز ہو سکتا ہے کہ ضرورت میں اگر نہ جائز ہو تو لازم آجی کہ کوئی
 حد اسلہ ما نا جو جو کو نہ جیسا کہ بیت المال کی حد یہی حدی نہیں ہوتی بلکہ مال کا کہ اگر کہ جیسا کہ زائد الشامی و فی الموطعت
 حدیث و ولایۃ مات و جیسا و لا وارت الشیخہ او غیرہ من اللحد و فیہ ارجس شخص کے کسی کی و ولایت رکھی ہر مالک مقرر کیا اور

کو بھی وارث نہیں تو اس کو اپنے نفس پر یا جو سو کسی اور پر صرف کرنا جائز ہے اگر معروف ہوں ہم امام عادل نے کہا کہ کسی کیسے بیعت کی جو اس کو
 بیعت کر دیا یعنی مالک بلا وارث نہ لگا جو بیعت کرے وہ ایک اور بیعت کرے جو بیعت کرے اگر اس کو بیعت المال میں دیکھا
 تو ضائع ہو کر بیعت المال واسطے مصارف میں صرف نہیں کرتے پس اگر کسی شخص مصروف کو دے جو تو اپنی ذات پر صرف کرے اور اگر مصارف سے
 سے نہیں کرے تو اس کو کسی پر جو معروف ہو صرف کرے کہ فی الشافعی دفعۃً لک اثباتہ فی الظاہ علی من نفسہ او لای الا ان تحتل احصاء ما یجوز دفع کرنا
 اما ان از ظلم کا اپنے نفس سے بہتر ہو اگر اس کو نہیں کہ اس کا حصہ باقی جماعت پر پڑے ہم ثابت ہو جو بادشاہ وغیرہ کی طرف سے لازم ہو یعنی باقی جماعت
 قیدی میں ہے منقول جن الزکوٰۃ اور درویشان وہ جو جہاد میں ہو یہ اس طرز کے بطور عطف تفسیری کے ذکر کیا اور اسی میں یہ بھی ہے کہ شخص اگر
 غرض سے مشغول ہے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی چیز باقی لگا ہو جو تو بعض کو اور بعض پر جو تو کسی کے اپنی ذات پر ہے اس کو دفع کرے جس
 صورت میں کہ اس کا حصہ باقیوں پر نہ لگا یا صاحب کو دین بہتر یہ ہے کہ اپنی ذات پر سو نہ دے کہ ان کے مالک الشافعی دفعۃً لک الیہا اور انہ کی
 کفالت جائز ہے ہم ثابت ہیں کہ وہ فقیر ہیں ایک حق ایک باقی قسم اول جسے نہ کرنا دینا عوام کی مشغولیت کے لئے اور دیکھ کر جو کچھ دار کی اجرت اور
 لشکر کو سامان دینے کے لئے امام جو مقرر کرے اور سلمان قیدی جو کھانے کے ہاتھ میں نہیں ہیں اور کچھ ان لوگوں کا کھانا ان کی ضرورت پر اور بیعت المال
 میں کچھ عمو اور لوگوں پر اس کو حصہ بہر پہاٹ دیا جائے تو اس قسم کے انہ کی کفالت باقی جماعت پر دوسری قسم فراموش ہے جیسے اس
 زمانہ کے زمانہ پس یہ بھی مطالبہ میں آتا اور دیوں کے ہے اور بیعت کفالت کے معنی باقیہ نامہ میں یہ ہیں کہ قبیل کے جب اس کو امر سے
 کفالت کی اور درویش و ید یا تو مطالبہ ہے نہ پیکار اس سے کہ سکتا ہے نہ بہرہ کر ظالم کو حق مطالبہ کا کہ قبیل کے کھانے اور باقیہ کہ ان کے مالک الشافعی دفعۃً لک
 جن قائم ہو فیہما بالعدلی وان کان احدہما باطلاً اور جواب باب ہے وہ شخص جو انہ کی تفسیر کر دے انصاف کی رو سے اگر
 لینا باطل اور باقی حق ہو ہم یعنی ہر ایک پر بقدر اس کی طاقت کے تفسیر کر دے پس اگر اس کی تفسیر خالص کے حوالہ ہوگی تو بہتر ہے خواہ کے ذمہ
 پر طاقت سوزا نہ لگا دیا کہ قبیلہ ظالم پر ظالم ہوگا اگر کوئی شخص انصاف کے اس کے تفسیر کر دے تو ظالم میں کمی ہو جائیگی اس پر اس طرز اس کو اجازت ہوگا
 اور ایسا آدمی فی زمانہ مشاغل کیسے ہے کہ ہر مالک الشافعی دفعۃً لک الیہا اور انہ کی کفالت باقی جماعت پر دوسری قسم فراموش ہے جیسے اس
 و اس طرز دیکھنے اور فساد کے ہم مشار ایہ کلام میں مذکور نہیں اور اس کی تفسیر فقیر میں ہی ہر طرح کہ کہا اور جو بہتر لانی نے جو کھانا اور بادشاہیت
 پر اور کئی مسئلہ کے لئے ہو جانا ہے دین و حجب اور حق مستحق مثل خراج کے اور جہاد جو مشائخ نے کہا کہ جو کچھ امام مقرر کر دے جو کوئی کلمہ غلطی کے
 لئے ان سب کا وہی حکم ہے یہاں تک کہ مخالفین کو سرستون پر زمین کن اور جو ہی کی اسناد اس کے لئے جو کچھ راستہ مقرر کرے اور یہاں تک کہ
 اور کو یہ بندی کرنے اور یہ کتاب معلوم کر لینا یا ہرے اور تلافی نہ چاہئے فقہ کے خوف سے یعنی کہ حکم حکم کے زیادہ دستاویز نہیں ہیں
 کہ ہم میں اتنی قید اور چابو کہ یہ اس صورت میں ہے کہ بیعت المال میں ہندو رو یہ ہو کہ اس کام کے لئے کافی جب باب الجہاد میں
 اور کچھ اشارات دے کہ ان کے مالک الشافعی دفعۃً لک الیہا اور انہ کی کفالت باقی جماعت پر دوسری قسم فراموش ہے جیسے اس
 میں متن اور شرح میں مذکور ہے کہ اگر بادشاہ یا نائب اس کا خراج جو دین و زمین دے لے کو یا بخشد اگر چہ سفارش ہی سے ہو تو جائز ہے
 اور یوں سے نزدیک اور مالک کو طالع ہے اگر صرف خود نہ اس کو تصدیق کر دے کسی پر تو یہ ہے اور عاری میں جو راجہ کے
 بیان کیا کہ اگر صرف خود ہی طالع ہو یہ نہیں ملتا ہے اور اگر عشر جو دے تو بالاجماع نہیں جائز ہو اور خود اس کو فقیروں کو دے جو کہ اس پر لازم
 و سببی تھا مع یہاں بیعت المال و مصارف فی الجہاد و فکھما ان الشیخ فی قتال اور اس کا بیان بیعت المال کے تمام
 اور مصارف کی کتاب الجہاد میں آگیا اور اس کو عشر میں بھی ہے نظم کیا ہے اور کہ ہے بیعت المال اور بیعت المال و مصارف
 لکھنا انہما لک بیت المال چار قسم ہے ہر ایک کے لئے معروف جدا گانہ ہے کہ ان کو ملے ہے بیان کیا ہے ہم شریعتی نے انہ کو ملے

[illegible]

کہ دوسرے کی قیمت کو نہ پرچائی ہو چنانچہ کسی پر بھروسہ اور زمین جرم کیا ہے اور یہ سبکہ معصفت نے ثابت کرکھا ہوں کہ اگر کسی سے ظاہر ہو گیا
 صفت اور سب جو دہائیہ اور اس کی شے میں مذکور ہے یعنی وہ سب کو ذکوۃ لینا حلال ہے اور اس کے اور ذکوۃ دینا لازم ہے اہم جرم میں
 کیا ہے کہ نصاب نامی میں داخل ہے یا پھر وقت پس اگر یا پھر اونٹ کا مالک ہو یا کسی اور فساد کا سوا اہم میں سے کسی مال میں سے جو
 تو اس کو ذکوۃ میں سے دینا جائز زمین برابر ہے کہ دوسرے کو اس کی قیمت پر چھو یا نہ چھوے اور یہ اس کے شارعین نے اس کی
 تقریم کی ہے کہ ذوالقائد الشامی ولكن اعتد فی الشرب نیلا لکیۃ کافی الوہابیۃ وحذر و یحتمل بان مافی الشرع فہم لکن شرب
 میں دہائیہ کے کلام پر اعتقاد کیا ہے اور جرم کیا ہے کہ جرم میں جو ذکوۃ ہے دوسرے ہم شرب نیلا میں کیا ہے کہ جو جرم میں سے
 خلاف مذکور ہے سو وہ ہم سے پس اس سے مستند نہ ہو بلکہ صاحب پھر ہے اس کے مخالف مشاہدہ و ظاہر کے العار میں ذکر کیا
 ہے پس اسے قول کا آب ہی خلاف کیا اور میں نے کسی کو نہیں لکھا ہے کہ شارعین میں سے کہ جو کے موافق تقریم کی ہو بلکہ ان کی
 عبارت سے اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے اور اکثر کتب میں اس کی تقریم کی ہے کہ اعتبار اہم کی قیمت کا ہے مشاہدہ اور
 سراج اور دہائیہ اور اس کی دو شرطوں اور ذوالقائد اشرفینہ اور جوہر میں مذکور ہے کہ مرغیہ سانی ہے لکھا ہے کہ شے شخص کے
 پاس یا پھر اونٹ ہوں کہ ان کی قیمت دوسرے جرم سے کہ جو تو اس کو ذکوۃ لینا حلال ہے اور سبہ ذکوۃ واجب ہی ہے اور اس
 ظاہر ہوا کہ معتبر نصاب نقدی ہے کسی مال سے جو مال اپنی جنس کے اعتبار سے نصاب کو پونچھ یا نہ پونچھ اسے اتنا مال مرغیہ
 میں شرب نیلا ہے کہ کلام ظاہر بیان کیا جو شامی میں اس کو زائد و مبط سے بیان کیا ہے اور جو کے کلام میں اور سبہیں تطبیق کی ہے جو باجو
 دان ما مضیہ کہے ولا الی حملو کہ ای الغنیہ و لو نہ لزم اور زمین ماز ذکوۃ و ریاضی کے مالوک کو اگر جوہر و ہوسم اس سے معلوم
 ہوا کہ فقیر کے مالوک کو دینا جائز ہے کہ فی منیہ المغنیہ اور دیگر کے حکم میں اہم ولد ہے قائل الشامی عن الہجر او فی اللیس فی خیال
 ہوا کہ او کان ہو لا یجوز علی المذہب اگرچہ مالوک اباجہ اپنے سونے کی خیال میں ہوتا ہو اسے اور کا غالب موجب ہی اس کو
 ذکوۃ دینا درست نہیں تا بہرہم صحیح ہے ہم وغیرہ میں کہا کہ روایت ہے ابو یوسف سے کہ اس کو ذکوۃ دینا جائز ہے فتح القدیر میں کہا
 کہ سبہیں نظر ہے کہ ذکوۃ واجب کی قیمت کے ذکوۃ عبد کی ملک نہیں ہوتی بلکہ مولیٰ کی ملک ہوتی ہے اور وہ عقی سے اور اس کا ہونا
 بطور مال یا ہنگام ہے کہ جس صورت میں کہ سونے غالب ہے اور مالوک کس پر تادرت نہیں تو ابن ہبیل کے درجہ سے تو کہ نہیں ہے
 کہ جس کو ذکوۃ لینا جائز ہے کہ فی الشامی لا ینال المذہب و فی المذہب الملوک اس کے ذکوۃ کا عدم جواز اس جہت سے ہے
 کہ جو عبت کو دیا جائے وہ اس کو سونے کی ملک ہو جائے غیر المکاتب والمآذون المذکورون عتق غنی کو ظاہر
 کہ ذکوۃ دینا جائز نہیں سوائے مکاتب کے اور ان کے ذکوۃ واجب توین اتنا ہو کہ اس کے رحمہ اور کس کو محض ہوسوا و دیگر ذکوۃ دینا
 جائز ہے ہم کتاب کی وجہ سے کہ رجلی اور داؤن دل اس جہت سے کہ اس کے کسب کا مالک امام صاحب کے نزدیک سونے میں
 موزا اس صورت میں مخالف صاحبین کے قول کے قائل فی البیروکۃ الی طفیلہ بخلاف ولای الکبیر اور ذکوۃ دینا جائز نہیں
 غنی کے لاس کے مالک کو بخلاف اہم کے ہم یعنی مالک کو اگرچہ اباجہ جو فقیر کے سونے سے پہلے ذکوۃ دینا یا اجماع جائز
 ہے اور معتبر فقیر کے امام ہے کہ نہ ایک جائز ہے برخلاف امام ابو یوسف کے اور سبہی قیاس میں ان کا بھین اور غنی کی دختر خاندان
 والی میں شکاف ہے اور صحیحہ و زینبہ اور سبہی قول طرفین کا ہے اور ایک روایت امام ابو یوسف سے کہ فی البیروکۃ والی غنی
 احسن الیہ فی الغنیۃ و فی البیروکۃ المذہب اور خلاف غنی کے باب کے اور اس کی فی اس کے نظر فقیر ہے
 کے اور بخلاف بالذکر ورن کے لاس کے کہ یعنی اگرچہ اس کا باب ہو کہ فی البیروکۃ ان البیروکۃ ذکوۃ دینا جائز ہے اس کے خلاف

ع
 جملہ

ع
 جملہ

ہر دو کی اولاد ہر مکی کا تمام اور ہر یمنی ہر سامون اور خاندان ہر ذوی الارحام ہر پڑوسی ہر اہل اسکے کو چہ واسطے ہر شہر واسطے اور اسقہ
 اور اصیلہ اور ویرمہ اور القمہ للسنبلہ (۱۲) اور دار الحرب اور دار الاسلام اور قتل کرنا مکروہ نہیں طرف زیادہ امتیاز واسطے
 یا زیادہ سبکدشت یا زیادہ عزیز گارے بارہا دس شخص کے جو مسلمانوں کے نعم پر نیچا دے یا در ان کو بے سے دار الاسلام کی طرف ہم کو کرے
 اور دار الاسلام کے فقراء مسلمان اور ان کو بے فقراء سے افضل میں گذارے یا غیر میں کتبنا جزوں کے مسلمان قیدیوں کو ہشتا کرنا باہر
 جب کہ خون کو گون کے دینے میں اعانت ہو قید سے چور اسنے پر کندہ آثار الشمی اور الیٰ الہی علیہ وسلم فی المعراج القصد کیف
 حملی اعتراف الفیصل فی فضل والیٰ الوفاؤد او کانت معجزة قبل تمام الحول فلا یکرہ خالصہ اور کرہ و نہیں نقل کرنا کو کرہ
 کا طرف طالب علم کے اور معراج میں ہے کہ صدقہ کرنا عالم فقیرین اور فضل سے حامل فقیر سے اور کرہ و نہیں نقل طرف زیادہ دن کے
 یا سہ روزہ ہفتی پر پہلے سال تمام ہر شخص کے کو نقل کرنا مکروہ و نہیں گذارے یا غلام مسرہ ولا یجوز حصص فقرا علی الیکم کا لکھنا
 اور جو میں جائزہ اسکا صرف کرنا اہل بدعت پر جیسے کہ امیہ ہم عبارت برزانی کی یہ ہے کہ ہمیں جائز صرف کرنا کہ امیہ کی طرف ہر
 مزا او جہت سے توہ ہے جو کفر کرنا کو بے نیچا دے یا نقل اور کرہ امیہ ایک سببہ ہر قدیم سے مشرب عبد اللہ بن محمد بن کرام
 کی طرف توہ قابل ہے کہ جن تلبسے عرس پر سفر ہے اور اس جو کرہ اور سببہ طلاق ہر مسکات ہے کہ ذانی المغرب یا اھم فی شمس ہے
 فی ذاتہ اللہ تعالیٰ وکن المشبہ فی الصفات فی المختار اسنے کہ فرقہ کر امیہ تقبیہ کا قابل ہے خداوند تعالیٰ کی ذات
 میں اور یہی حکم ہے اس فرقہ کا جو صفات میں تشبیہ کے قابل ہیں مشرب مختار میں ہم یہ وہ فرقہ ہے کہ تمام حوادث کا خدا
 تعالیٰ کی ذات کے ساتھ جائز رکھتے ہیں تو بعض صفات کو حادث رکھتے ہیں جیسے اور حوادث کی صفات میں گذارے یا غیر
 لان صفات المعرفۃ من صفات الصفات فلیکن معقوت المعرفۃ من صفات الصفات الذات جمع الصفات اور یہی کہ فوت
 کرہ الا معرفۃ من صفات الصفات میں یعنی نہ جانے والی صفات کا لاحق کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہے فوت کرہی معرفت
 ذات کی یعنی تشبیہ ذات اور تشبیہ صفات ایک حکم رکھتے ہیں گذارے یا جمع الصفات سے کا لایحی زد فم ذکوۃ الزانی لوللہ
 جتہ ای من الزن وکن الذل الذل فذہ احد سیکما جسا نید یا زبہ ذانی کو ذکوۃ دینا اور جو ہے کو جو ذل سے جو اور یہی
 اور سکو حکم کو ذنی کر کہ ہے خواہ ام ولد کا لڑکا جو سکو ذنی کیا یا لاعنہ کا لڑکا ذنی کیا جو اور یہی عدم حوا راہ جتہ یا طرم الا اذا
 کان الولد من ذالک زوج معروف وکن ذنی کہیں گراں بدعت میں کہ لڑکا ذنی ہو اسے عورت کا جس کے خاوند کو لوگ جانتے
 ہیں گذارے یا جامع الفضلین ہم حوادث میں سکی و بدیدہ لکھی ہے کہ جو مکہ نبی النج سے ثابت ہوتا ہے تو یہ شرعاً باطل کلمہ کا ہوا
 اور یہی ہے اس کے خلاف ایک روایت شامی نے نقل کی ہے والکل فی الامتیاز اور سببہ فروع لا یجوز نہ تھا لامل البدع
 سے ہر امتیاز ہر شاہد میں مذکور ہیں ولا یجوز ان یقال شیان من القیض من لہ قوت یوہ بالفعول والیٰ القیض کا صحیح
 المکاتیب اور نہیں حلال کہ اسنے کہہ قوت وہ شخص کہ اس کے پاس اس روز کا قوت موجود ہو یا لفعول یا بالقوہ موجود
 مؤثلاً سند رست کہ لای برقا ورموم مشیا من القوت ہلے کہا کہ اگر حاجت کی چیز جیسے کپڑا وغیرہ سوال کرے تو جائز ہو
 قال الشافعی ویا قوہ یخصیہ ان علم لای لا کانتہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گندہ گاروگا او سکو ورمو خوالا اگر اسکا حال جائز ہو کو کہ
 حرام جزیرہ اعانت کرنا ہے ہم اکل نے شرح مشافق میں کہ ہے کہ اس میں شخص کو دینا اگر یہ از وی قیاس گناہ معلوم ہوتا ہو
 لیکن اگر اسکو سبب کہیں تو گندہ گاروگا کافہ سی نے اپنی شرح میں کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ خواد علما کی اوس سے یہ ہے کہ اس میں
 شخص کو دینا یا کرنا ہے سوال پر اس میں سے اور دینے سے ہر مسکات ہے کہ ایسی باتوں سے تو یہ کرے گذارے یا الشافی

باب صدقۃ الفطر

عیال کی قدر کفایت سے اور اگر اس طرح صدقہ دے کہ مقدار دن کے حق میں کوتاہی ہو تو گنہگار ہوگا اور جو شخص کہنگی پر مسکن کر کے
 اور سکوا یا نفقہ قدر کفایت سے لے کر نہ کر دے کہ انی شرح در النجار اور ثنائین میں محیط سے منقول ہے کہ جو شخص نفل صدقہ دے
 تو افضل ہے کہ جو جمع زمینیں و موقوفات کی نیت کرے کیونکہ ان کو ثواب پہنچے گا اور اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ ہوگا واللہ اعلم
باب صدقۃ الفطر یہ ہے صدقۃ فطر کے احکام میں اس کی مناسبت زکوٰۃ سے یہ ہے کہ دونوں طریقہ
 مال میں ہیں اور وسط میں بعد صوم کے بیان کیا ہے کیونکہ صوم کے بعد صدقۃ فطر واجب ہے اور فطر کے دن پہلے نفی معنی
 کیونکہ فطر کو ہر شام کو رمضان میں فطر ہوتا ہے اور اس کو صدقہ اس حجت سے کہتے ہیں کہ دینے والے کا صدق اور اخلاص ظاہر
 کرانے کے نفی السراج میں ایضا فقہ الحاکم بشرطہ اضافت صدقہ کی فطر کی طرف اضافت حکم کی ہے شرط کی طرف ہم حکم سے مراد ہوتا
 صدقہ ہے اس لئے کہ حکم شرعی واجب ہے تو یہاں فطر اضافت کہ ہے اور واجب سے مراد واجب الادا ہے اس لئے کہ وجوب الادا
 کی شرط فطر سے نفی وجوب کی کیونکہ وجوب کا مدار اس کے موجود ہونے پر ہے اور سبب راسخ ہے قالہ العجلی والفیاض لفظ اسنادی ہے ولفظ
 محمول کما قبل کی ہے اور فطر اصطلاح اسلام والوں کی ہے اور فطر ساختہ ہو گیا کہتے ہیں کہ غلط ہے ہم ظاہر یہ ہے کہ شارع کی مراد یہ ہے
 کہ لفظ فطر مضاف الیہ صدقہ کا ہے اور زام و مخصوص کا ہے یہ لفظ شرعی ہے یعنی اطلاق اس کا اس خاص روز پر اصطلاح کی
 ہے کیونکہ فطر جو صدقہ صوم کی ہے لہذا شرع سے پہلے مستثنیٰ ہے اور اس کی لفظ فطر کا ہے یعنی فطر کے جس سے صدقہ مراد ہوا تو
 زمین ہے اس لئے کہ ان معنوں میں زمین آیا اور درہ جو قاسوس میں مذکور ہے کہ فطر وہ لکسر صدقۃ الفطر تو قاسوس کے افلاطین شمار
 کیا گیا ہے اور قوس سے تحریر میں کہا ہے کہ اسم ہوا کہ ہے اور غالباً اخذ سے فطر سے جو معنی غلتہ کے ہے یعنی گواہ کہ ہر مکرہ
 ہے بن کی قالہ الشامی و اوسر باقی الشک فی فیضان فیضان رمضان قبل الزکوٰۃ اور مکرہ گواہ اور ای صدقۃ فطر کا جس میں رس
 رمضان فرض ہوا زکوٰۃ سے پہلے ہم روزے رمضان کے فرض ہونے شعبان میں بعد تحریر قبیلہ کے کہ فطر اور مکرہ نہیں ہے
 علیہ وسلم کا صدقہ فطر کے لئے عید سے دو روز پہلے ہوا اور یہ زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے ہے یہی صحیح ہے قالہ الشافعی
 کان حکیمہ الشافعی نے فطر قبل الفطر بیوکان یا خیر اجماعاً ذکرہ الشافعی اور باختصار فی فیضان رمضان علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تو
 عید سے دو روز پہلے حکم فرماتے صدقہ کا لینی کا ذکر کیا اور کو شہنی نے ہم حب الزقاق نے سند صحیح سے بخبر کیا ہے کہ عید بعد
 بن ثعلبہ سے کہ خطبہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الفطر سے ایک روز یا دو روز پہلے ہر فریاد کیا اور ایک تمام کرت
 دو آدمیوں میں یا ایک صلح کجور یا جو شخص کی طرف آدھ دو یا غلام جو بیو یا بڑا لڑکا فی الفطر تجب و حدیث فی فیضان
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر معناه فقہان للإجماع علی آق منکر کما لکھن درج ہے صدقۃ الفطر اور
 وہ حدیث حسین مذکور ہے کہ فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے معنی یہ ہیں کہ مقرر کیا اس میں ہے
 کہ اجماع ہے کہ سبب برکہ منکر اسکا فرض نہیں ہے ہم امام شافعی کے نزدیک صدقۃ الفطر فرض ہے اور کما استدل حدیث مذکور
 شارح نے مسئلہ تک جواب کی طرف اشارہ کیا نحو شافعی الغرض منکذا اصحابنا وھی الصحیح بخیر عن البکاء الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الاثر یاد ایضا اصطلاح کمال کو فی فیضان الفطر وجب ہے صدقۃ الفطر اصطلاح کہ مدۃ العرمین اور انکی گنہ گاریں جو ہر تینوں اماموں
 کے نزدیک بھی صحیح ہے ذکر کیا اسکو بخیر من بدائع سے اور جدید بیان کی کہ افر صدقۃ الفطر کی ادائیں مطلق ہیں یعنی وقت کی قید
 نہیں سورۃ البقرہ میں جب ادا کر لیا تو اور سی ہوگا نقصان نہ ہوگا ان البنتہ عید گاہ میں جائے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے کہ انی
 البدان یا بعد زکوٰۃ کے کہ ادا نہ ہوگا وجوب ہی موجب ہے ایک قول یہ ہے کہ زکوٰۃ و لومات فاذا ہاوا ان تکسبوا اور اگر مکر گیا

باب صدقۃ الفطر

باب صدقۃ الفطر

[illegible]

انوالان کی گناہوں سے جمع کئے ہیں، چنانچہ اگر کسی کو شہادت مسلم اور مسلمہ کی خواہ عادل ہو یا
غیر عادل اور غیر عادل سے دراستہ پر غالب الشامی کا مفسر فقہائے حنفیہ قبول روزہ کے لئے قول فاسق کا بالافتاق قسم اسوہ اسطو کہ حق
کا قول اسوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق کا قول فاسق کا بالافتاق قسم اسوہ اسطو کہ حق
کے کہ اسوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق کا قول فاسق کا بالافتاق قسم اسوہ اسطو کہ حق
بفسفہ قال فی بعض کلمات الفاضلین کہ ایک ایک اور آیت فاسق سے اسکا کہ شہادت دینوی یا دعوہ دیکھا یا فاسق کا جانا ہو یا زانیہ کی کہ اسکا کہ
اسوہ اسطو کہ قاضی کسی فاسق کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
اداکرے کہ کہیں کو اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
مسوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق کا قول فاسق کا بالافتاق قسم اسوہ اسطو کہ حق
غلام ہو یا عورت یا زانیہ کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
کے وہ کہتے ہیں کہ اگر عادل کی خبر مقبول ہوئی ہو کہ کسی کو اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
میں دیکھا ہو اور یہ دونوں البسی فی التفسیر مقبول نہیں کئے گئے الظہیر فی قال الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
ایک کی دوسری خبر مقبول جو شہادت غلام اور عورت کی ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
ایک شخص کی گواہی پر دو مرد یا ایک مرد و عورت شہادت نہیں کئے گئے اگرچہ شہادت غلام اور عورت کی اپنی مثل پر سوہ
اس قسم سے یہ بیکار ان دونوں کی شہادت آزاد اور مرد کی شہادت پر مقبول ہو اور اسکو صاحب نہرے بطریق بحث بیان کیا ہو اور کہا کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
میں دیکھا ہو اور یہ دونوں البسی فی التفسیر مقبول نہیں کئے گئے الظہیر فی قال الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
میں آگفتہ نہیں کہ کسی کے لئے اسات بدو ان امارت پر مبنی کے اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
لئے اجازت اپنے خاندان کے کچھ اور غیر خود و یا اپنے کام بطریق اسے تھیں قال الطحاوی اور طحاوی کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
موقوف ہو رہے مگر لازم نہیں قال الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
اور مال عید میں خبر وغیرہ کے ہوتے عادل ہونے کے ساتھ تصاب شہادت انوال (یعنی دو مرد یا ایک مرد و عورت میں) شرط ہو اور لفظ شہادہ اور
محمد و بنی القدر نہرنا شرط سے کہہ کر کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
موقوف ہو رہے مگر لازم نہیں قال الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
بھی شرط ہوئی قال الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
منقہ ہیں اور عدل کی طلاق میں م لا بدی کی آزادی میں دعوہ اسکو شرط نہیں کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
چونکہ یہ کی اسطو کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
ہو یا کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
طلاق معلوم ہوا تا کہ اگر فی الشامی و تقبل شہادۃ واحد علی کسی کی شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
ہستہ قاضی نے والی تو روزہ رکھیں ایک منہ کے قول پر یعنی روزہ رکھنا فرض ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
ظاہر ہے کہ اگرچہ روزہ لازم ہو تو ہونے کی ادوار اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق
روزہ رکھنے میں جس کی عمل کو اسطو کہ اسکا کہ شہادت قبول ہی کر سکتے تھے ہم عدلیہ کے کہ اسکا کہ عادل کو لازم ہو اگرچہ کوئی دینی یا دعوہ دینیات میں مقبول نہیں تھا حاصل ہو یا عادل و غیر عادل سوہ اسطو کہ حق

اور ان سب میں سے صحیح یہی ہے کہ امام کی راسی پر غرض ہو اگر اپنے دل میں ادنیٰ دوسری اور دوسری سمجھ تو معلوم کا حکم دے اور موافق ہو اس کے
 صحیح کہا ہے اور شرط بلائی ہے اسکا تاہم کیا ہو اور بحرین فتح سے نقل کیا ہے کہ حق وہ ہے جو محمد و ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ
 اعتبار غیر متواتر آئیگا ہے ہر طرف سے اور نہ میں کہا ہے کہ یہ صحیح ہے بلکہ کے موافق ہے قائلہ الشامی و من الکلام انہ لکنہ شہادۃ کا
 فی الجہل اور ایک روایت امام صاحب سے ہے کہ انکا کیا جاوے دو گواہوں پر اور بحرین اسکی اختیار کیا ہے ہم بحرین کہا ہے کہ اس
 زمانہ میں چاہیے کہ عمل اسی روایت پر ہوا سو اسکو کہ لوگ چاہتے دیکھتے ہی کاپی کرتے ہیں پس علمائے جہل کہا ہے کہ ہم غیر ہلال کے طالب ہیں
 یہ متفق ہو گیا پس دیکھنے والے کی غلطی کا احتمال غیر ظاہر ہے پہر اسکی تائید کی کہ دو گواہیہ اور ظہیرہ ظاہر دلائل کرتی ہیں کہ ظاہر الروایت
 صرف ہشتاد عدد و حتیٰ جمع غفیرہ اور عدد تو وہ ہے پر بھی صادق آتا ہے اور مسکو صادق رہ گیا ہے اور نہ میں قائلہ الشامی و صحیح
 فی الاقصیۃ کا لکھنا کہ بعض حدیث ان جہان میں خارج البیان آکاں علیہ کان متفقہ و باختلاف فی الاصل اور اقصیہ میں (جو ایک کتاب کا نام ہے)
 تصحیح کی ہے کہ ایک شخص کفایت کرتا ہے اگر شہر کے باہر سے آیا ہو یا کسی اونچے مکان پر ہوا اور اسکو ظہیر الدین نے اختیار کیا ہے ہم اور فنا سے
 صخری میں کسی پر اعتماد کیا ہے اور یہی قول صادق کا ہے اور امام محمد نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے اصل کی کتاب الاحسان میں مگر طلبہ
 میں کہا ہے کہ ظاہر الروایت یہ ہے کہ شہر اور قارہ ہر شہر میں فرق نہیں ہو کہ نہ کے اعجاز و غیرہ میں کہتا ہوں کہ نہایہ میں کہا ہے کہ مسوط میں ہے
 کہ امام اسکی مشہادت جب رد کرے کہ احسان صاف ہوا و در شخص شہر والا رہا پس اگر آسمان میں بار ہو یا وہ باہر سے آوی ہو یا در پنج مقام پر
 ہو تو ہمارے نزدیک مقبول ہوگی پس لفظ عندنا دلائل کرتے ہے کہ ہمارے آئمہ شیعہ کا یہی قول ہے اور محیط میں کسی پر جزم کیا ہے اور اسے
 مقابلہ کو لفظ قبل بیان کیا ہے بہر کہ کیا ہے کہ وہ ظاہر الروایت کی یہ ہے کہ روایت مختلف ہوتی ہے باعتبار ہوا کی صفائی و کدورت
 اور باعتبار مکان کے نتیجہ اور اہل کے ہونے کے کیونکہ جہل کی ہوا صاف ہوتی ہے شہر کی نسبت اور کہی ہلال اونچے مکان سے لفظ آتا ہے
 تو اس شخص کا قہر و خلاف ظاہر ہوا بلکہ ظاہر کے موافق ہوا اگر اس کا ملامت میں تصریح ہے کہ ظہیر الدین اور حقیقت میں ایسا ہی ہو کہ
 مسوط بھی کتب ظہیر الدین سے جو اس معلوم ہو کہ وہ نور دین ظہیر الدین کا زین کذا فی الشامی و در حق آبا و اجداد فضائل العیدان و کذا
 معلومہ بلکہ بعض نے علی الاعراض میں ظہیر الدین والی کا ذکر کیا کہ وہ لکھنا کہ شہادۃ اللہ فی اللہ لا یفصل علیہ یافصلت دخل الشیخ
 لکھنا کہ حقیقت اشک و در رمضان اور عید کے اثبات کا طریق یہ ہے کہ کوئی شخص کسی حاضر پر کسی غائب کو دین کے قبضہ کر لے و کالت کا جو
 کرے جو بشرط رمضان یا عید کے آئے پر یہ شخص حاضر دین اور و کالت کا اقرار کرے اور رمضان یا عید کے آجائے سو انکار کرے
 روایت ہلال پر تو اسی در پیش حکم لگا یا جاوے اور دین کا شخص حاضر پر اور عید کا داخل ہونا اثبات ہو گیا کہ کوئی مہنا نہ ہو حکم در پیش
 ہم یہی مجہول ہے یا معلوم ہے اور فاعل غیر مدعی کی جو سیاق عبارت سے مفہوم یہی یعنی مدعی دعویٰ کرے کسی شخص پر کہ ظاہر یا مختص
 کے تیسرے ذمہ اسقدر در اہم میں اور جگہ اسکو کہد یا جو کہ جب رمضان اجل ہو تو وہ دیکھ دین کے قبضہ کر لے لکھنا کہ اور عید یا زیر حکم
 داخل نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا روزہ بغیر ثبوت بھی واجب ہو سکتا ہے یعنی صرف خبر سے کہ وہ دینیات میں سے ہے اور وجوب عام
 سے ثبوت رمضان لازم نہیں آتا اور اسوقت میں قائلہ رمضان کے اثبات کا بطریق مذکور یہ ہے کہ جماعت عظیم ہو تو عرفہ کا اگر
 آسمان صاف ہو کہ شہادت ثبوت و کالت پر ہے بروقت و دخول رمضان کے نہ روایت ہلال پر اور و کالت دو گواہوں کے ثابت
 ہو سکتی ہے حتیٰ عہد ہو نیکی جہت سے اور و کالت ثابت نہیں ہوتی جسک رمضان کا دخول نہ ہو اور جب دخول ثبوت ہوا تو روزہ واجب
 ہوا قائلہ الشامی شہدوا انہ شیعہ صنفی صرہ کہ شہادۃ اللہ فی اللہ لا یفصل علیہ یافصلت بہ و جلال استقامت لکھنا کہ
 و جلال استقامت لکھنا کہ شہادۃ اللہ فی اللہ لا یفصل علیہ یافصلت بہ و جلال استقامت لکھنا کہ شہادۃ اللہ فی اللہ لا یفصل علیہ یافصلت بہ و جلال استقامت

[illegible]

اصل نہیں ہے بلکہ وہ بیل جو اسو اسطو کہ وہاں کہیں نہ ہو کہ اسکی قیمت سو دہائی خرید بیکاری جو حرم میں نہ ہو ہر طاعت کہ نہ ہو یا جو غیر
 کو لغت صانع یا برصفت کے بدلے ایک روز کا روزہ اور کافی کا انصاف یہ ہے کہ جو شخص ایسی روزہ سو یا چار سو کو بدلے جو کس کا حساب گذار دین اور نہیں
 پس اگر نقدی روزہ یا کسی طرح سے انبی حیات میں از بطر کم کشیم فانی ہو تو نہیں صحیح ہے دونو گذار نہیں اور اگر رخصت کی نقدی کو تو نہیں اور
 اگر اسکی طرطو اسکو دلی سے تیرم کیا تو گذارہ قتل میں صحیح نہیں کیونکہ اس میں واجب حق ہے اور ہر دم اسکا درست نہیں اور گذارہ میں نہ ہو بلکہ
 کشت اور اطعام میں نہ اعتقاد میں جیسا کہ نیکو کیا یہ مقام بطر چھٹا چاہیے غنیمت جانکہ کہ میان بیت سو افغان کے قدم لغت کیا گیا کہ میں فت
 الش می و بطر صافی من الی الی الی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اعتقاد کے ساتھ تیرم دلی کا اسطو جائز نہیں کہ اس میں بیت کے ذریعہ و لا کا گذار
 کرنا یہ وہ ان اسکی رضا کے یعنی اگر اعتقاد سنت کی طرح سے صحیح کیا جائے تو دلائی ترک غلام آزاد مذکور کا درست نہیں ہے اسکو کسی وارث کی قیمت
 کو نہ ہو بلکہ اسو اسطو کہ لایک علاقہ سے اسد علاقہ تک کے علاقہ دہرین کو لا و قفغ خالص نہیں کہ آزاد کا ایسے غلام آزاد کا جائز بھی ہے کہ اسکی طرف
 خریدا و تاجر اور ایسی ہی اس کے عسبات بعد اسکی موت کے اور یہاں نہیں وارد ہوتا جو جہاں میں نہ ہو کہ اس کو جائز ہو کہ عمل کا تو جائز
 کو دینے اور یہ اعتقاد کو بھی شامل ہو کہ نہ بیان مراد اعتقاد بطور ناسخ قیمت سو روزہ کے بعد و کلمات اور ہر بیت کے کہ اسے غلام کو آزاد کرنا اور
 اور اسکو ثواب بیت کے نہ کر دے اسو اسطو کہ اعتقاد منقش کی طرح سے اساتذہ سزا اور و لا اسکی رسی شراب بیت کو مراد و کلمات تیرم کو سوتہ و اسکا
 کو نیا تیرم سکتا ہے واسطے نہیں الزام کے فال الش می و ذلی کی حکایت کو لو تو کا کو ضرر الفان بیت کے جو حصے اللہ ہر روزہ نہ ہو نہ ناز گذار
 و تیرم جیسا بشارت نوائت میں مذکور تھا مثل نقدی ایک روزہ کے کو جو صحیح مذہب پر ہم اور جو محمد بن حنفی کے امام محمد سزا گذارو کیا ہے کہ روزہ
 کی باقی میں ناز گذار کے لغت صانع میں پس از تیرم اس کو رجوع کیا ہے اور کہا ہے کہ روزہ تیرم سے پس از روزہ کا روزہ و فرض جو دہائی صحیح ہے گذار
 ہے پس از رجوع کی القسطی اور بطر مظلوم بھی عبد کا نظر و نقدی ایک دن کے روزہ کے جو جائز ہے پہلے معلوم ہو چکا اور میں جو کہ یہ نہیں
 مسئلہ تیرم کی ہر اولیٰ ہے کہ اگر گذارہ نظر کے سنتی نہیں کہ دلی نظر رکھ لے بیت کی رخصت فال الش می و ذلی کی حکایت کو لو تو کا کو ضرر الفان بیت کے جو حصے اللہ ہر روزہ نہ ہو نہ ناز گذار
 کا القسطی و ذلی کی ہر اولیٰ ہے کہ اگر گذارہ نظر کے سنتی نہیں کہ دلی نظر رکھ لے بیت کی رخصت فال الش می و ذلی کی حکایت کو لو تو کا کو ضرر الفان بیت کے جو حصے اللہ ہر روزہ نہ ہو نہ ناز گذار
 بیت کے و بیت کی جو تو روزہ و ثواب سو یا چار سو کو مراد و لا اسکی رسی شراب بیت کو مراد و کلمات تیرم کو سوتہ و اسکا
 و العابد کا کو جو ہے عنہ الفان المولود النبی علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے اور حاصل ہے کہ عبادت بدلی جو عبادت روزہ میں بیت کی
 سے گذارو اس کے رخصت کے بعد دینے ہر واجب مثل نظر کے اور جو عبادت اللہ پر جس کو کہ پس کا بیت کی طرح سے بعد از واجب اور جو عبادت
 یہ لی اور مالی جو یہی جو کہ روزہ میں بیت کی طرح سے ایک شخص کو کہ جس کے الی کو گذارو فی الجہد و التسلیم الفان العابد علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے اور حاصل ہے کہ عبادت بدلی جو عبادت روزہ میں بیت کی
 اور شیعہ فانی کو جو روزہ سو یا چار سو افغان ہر روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان ہر روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان
 جائز الا نہیں جو کہ قضا لازم آوے گذارے انہر اور نقدی و بیو میں رمضان کا اول و آخر ہر روزہ کے کو فی الجہد و التسلیم الفان العابد علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے اور حاصل ہے کہ عبادت بدلی جو عبادت روزہ میں بیت کی
 فیستغفر اللہ اور نقدی میں نہ ہو فقیر کا شرط نہیں جو اور نقدی مثل نظر کے و اگر کو گذارو روزہ و نقدی فانی کو جو روزہ سو یا چار سو افغان ہر روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان
 اور جو میں مسئلہ اور واجب کے بعد بیان کیا ہے جو جب گذارو روزہ و نقدی ترکہ اور قیمت میں مشغول ہو جائے پس از تیرم ہے کہ اگر اسکا ساتھ متعلق جو
 شیخ فانی کے مسئلہ کے ساتھ جو اس سے پہلے ہو کہ کہ شیعہ فانی سے کہیں جو قیمت نہیں پائی گئی محض فانی کے ہر روزہ سو یا چار سو افغان ہر روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان
 میں مثل ہر ایک قسم کی تفسیر جو اگر قیمت کی مشورہ کی واجب ہو کہ اگر کو تیرم و نقدی کی تفسیر جو اگر قیمت کی مشورہ کی واجب ہو کہ اگر کو تیرم و نقدی کی تفسیر جو اگر قیمت کی مشورہ کی واجب ہو کہ اگر کو تیرم و نقدی کی تفسیر
 بنفسہ جو خطبہ حدیث و عرب و نقدی فانی و غیر ہر روزہ و نقدی جو کہ مرم فانی جو حاصل ہوا روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان ہر روزہ و نقدی دلی و رجوع اگر بیت کے شروع میں دینے ہے ہر روزہ سو یا چار سو افغان
 قضا و تیرم شیعہ صلی اللہ علیہ وسلم دلی کی فانی و مرم میں کی تفسیر اور وہ دن معین گذارو نقدی جائز گذارو فانی الجہد و التسلیم الفان العابد علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے اور حاصل ہے کہ عبادت بدلی جو عبادت روزہ میں بیت کی

[illegible]

[illegible]

ہے ہاشم
والجیکہ کا راہ شریعہ کا
لفظ اوستن کے ہوا
اور میرے ہوا
مخبروں کی از سر
علیہ علی بن ابی طالب
صلی

[illegible]

[illegible]

اور یمنوں کے نزدیک بعد فرض ہے اور یمنوں کے نزدیک سنت و التماس میں ہے ای فی الخوف فی الکاحۃ ۹ اور طواف کو اپنا واجب فرض ہے
 کرتا یا نہ کرنا اس کے بعد جب جو اس کو کے مقابل کر لیا تو اپنی داہنی جانب سر طواف کرے جو بعد فرض اور دروازہ پر بیت اللہ کا والدشی ہے
 العین لم یس له عند یمنه منه ولقد اطلقنا اختصارا ما سألنا له من حقه صحتا لا حقا فقلت ان فضل ۱۱ اور واجب جو طواف میں اپنا
 جان جسکا ایسا عذر نہیں جو پہلے کا مانع ہو اور جو شرط نہ مانے طواف کی زمین پر سکر تو واجب کر طواف کرنا لازم ہے اور اگر طواف زمین پر سکر
 شروع کرے تو اس کو طواف میں اپنا فرض ہے انفسل سے والظہار ۱۲ قینہ من التماس علی المذہب فی الطائفۃ من قوب ویکان
 مکان طوافہ والاکثر علی اللہ سعة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شرح لباب التماس ۱۳ طواف میں طہارت نہایت مستحب ہے واجب ہے جو طواف میں طہارت نہایت
 نور شستن بعد جو کجاہرت نہایت مستحب کی کہ ہے اور بدین اور طواف کے مکان سے واجب ہے اور اگر طواف کا یہ نزل ہے کہ نہایت مستحب کی طہارت
 سنت ہو کہ جو واجب چنانچہ لباب التماس کی شرح میں مذکور ہے وسار الفعل وقینه ویکشف لہم العجز فکذا فی التماس ۱۴
 ۱۵ اور شرط رکھنا کا وہ طواف میں اور چنانچہ صغیر زیادہ وکلمی سر طواف میں مذکور کرنا واجب ہو تا جو چاہے کشف کلمہ کا بیان کتاب اسلہ میر گندہ
 ویدانہ التماس باین الصفا والعمروۃ من الصفا واولیہ بالبروکا فیکذلک التماس کا دل ہے الاصل ۱۶ اور صفا اور مرد کے درمیان
 کی کسی کو صفا شروع کرنا اگر مرد کسی شروع کرے تو شرط اول میں اسکا شمار نہ ہو کہ اول اسم میں اولیٰ اور مرد کسی چلنا صفا میں بعد شرط اول میں
 داخل نہیں بسببیک واجب ہے بلکہ شرط اول عبارت جو ابتدا میں صفا شروع کرے تک والتمس فی التماس لولیس لہ عند کما ہے ۱۷ اور چلنا سبب
 جسکو چنانچہ بعد صفا میں طواف میں مذکور ہوا وذلک الشاة للکان والمتمم ۱۸ اور مذکور کہ بہر پیر کی کارخانہ یا مضمون کو
 صلیہ وکذلک لکل التماس من ای طواف کرنا قلیم کرنا اہل علیہ دم قبل لغیرہ ۱۹ اور در کست نماز پڑھنا واجب جو سات یا
 بیت اللہ کے گرد گھومنے کے بعد کوئی طواف کرنا نہیں بہا شک کو طواف نفس میں ہی اور کشتن واجب ہیں سارگ و در کست کو طواف کرنا سبب ترک کیا
 تو اس پر مذکور کیا واجب ہے یعنی علانہ کیا کہ ان واجب ہے تو اگر قبل از دم کے موت اور اسکو آدمی تو مذکور کرنے کی وصیت کرے وادی والقریب الانی
 بیانہ بین الریح والخلیۃ والذہب یوم الفجر ۲۰ اور تریب کرنا درمیان انکر بیان مارے اور شرط نہ مانے اور مذکور کرنے کے فرمایا کے دن چنانچہ
 بیان اس تریب کرنا آدھکا واما التریب باین الطواف وبن الریح والخلیۃ فسدہ ولو طواف قبل الریح والخلیۃ لاشی خلیۃ ویکو کتاب
 اور وہ تریب جو طواف کے درمیان اور انکر بیان مارے اور شرط نہ مانے کے درمیان میں ہو سو فست ہی واجب نہیں تو اگر طواف کیا
 قبل ریح اور خل کے تو کوئی چیز اور سبب لازم نہیں لیکن مذکور ہے تریب جو تریب سنت کے کہ ان لباب التماس وسبب فی التماس لولیس لہ عند کما ہے علیہ
 مستحق ۲۱ اور آگے آگے اگر مذکور پر یعنی جو فقط جو کیت کرے بلا زبان و بلا فم اس پر مذکور واجب نہیں اور مقرب باب التماس میں ہم اسکی
 تحقیق کریں گے وفعل فی الخاف ایما حۃ ای الزادۃ فی یوم من یام الفجر ۲۲ اور طواف الاذانہ یعنی طواف الزبارة کا کرنا کسی دن میں زوالی
 کے نورس و من الریجیات کی الطواف و من الخلیۃ ۲۳ اور واجبات سر طواف کرنا بیت اللہ کا حکم کے ساتھ ہم عظیم اس حکم کا ہم
 ہے جو بیت اللہ کی جانب مغرب اور شمال واقع ہو اسکو گرد و چوٹی دوار سے لگان کی مانند حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ اگر ایسا ہو عظیم سلام کرے تو بیت
 عظیم بیت اللہ کے اندر داخل نہیں تو شیشہ ایام جاہلیت میں جب کعبہ بنا یا تو ثلثت عصابت کے حکم کو کبھی جدا کر دیا ہے جب عظیم بیت اللہ
 داخل ٹھہری لہذا طواف میں اسکا داخل کرنا واجب ہوا اور فرض اسکو نہ ہوا کہ داخل اسکا بیت اللہ میں بلکہ طواف میں ثابت نہیں والہ اعلم
 وکون السعة بعد الخاف صحتہ ۲۴ اور بھی کا ہونا بعد طواف کے جو شمار کے لائن جو چاہے چار شرط یا زیادہ کے بعد ہو اسکو کوئی
 شرط سر طواف مقرب نہیں ووفقت الخلیۃ بالمكان والزمان ۲۵ اور شرط اول کی تفسیر مکان خاص اور زمانہ مخصوص میں یعنی چل کرنا
 حرم کے اندر ایام مخیر میں واجب ہو تا الخلیۃ کا کیا ایام بعد الوقت ۲۶ اور شرط دوم غیر مذکور کا ترک کرنا بعد وقت وعات

اور اگر طواف میں طہارت نہایت مستحب ہے واجب ہے اور اگر طواف کا یہ نزل ہے کہ نہایت مستحب کی طہارت

[illegible]

[illegible]

والتَّحَنُّنُ أَفْضَلُ اور عسے کا احرام تنہم سے باندھا افضل ہے تنہم ایک مکان کا نام ہے کہ کسی تین کو رس خیمہ کا احرام اسو اعلیٰ بغل ہوا
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ سے لے کر ابوبکر کے زمانہ تک عمر کو بڑھ کر احرام باندھیں وَلَقَدْ جَاءَنَا الْحَرَامُ مِنَ الْمَلِئِیْنِ
 فقال لهم انکم ابدل من ارض طبرستان ثلثة اُمیال الی اذ اُمتت اُنکاکم + وسبعة اُمیال الی انک واطاعت + ورجل عس
 نویشتم حجکم + ومن کمین سببتم بقتل ایدیمین + و قاتلکم فاسلکوا کربلا + اور ابن کثیر نے حرم کی حدوں کو نوینہم
 کیا ہے کہ حرم کی حد مذہب طیبہ کی جانب سے تین کوں ہے جبکہ اسی مخالف تو اس کو خطا کا قصد کرے اور سات کوں عراق اور طائف کی طرف سے اور
 بعد کی طرف سے ورنہ کوں سے ہر تہتر کی طرف سے تو کوں سے اور ابن کثیر نے سو سات کوں سے اور ابن کثیر نے سو سات کوں سے اور ابن کثیر نے سو سات کوں سے
 لے رب کے احسان کا شکر اور ان کے نام سے کیا کہیت اخبرین انما سبیم کا بقدم میں ہی تاس کے لفظ سے متنبہ نہ فصل فی الاحرام
 المفرد فی الحج اس فصل میں مسائل احرام اور حج مفرد کا بیان ہے مفرد بالجمع اس کو کہتے ہیں جو خالص ہے کہ احرام حرام باندھ کر عمرہ کی شرکت
 احرام میں کرے وہیں شاکہ الاحرام اور حج احرام کا ارادہ کرے ہم احرام لغت عرب میں دخول نے الحرم کو کہتے ہیں یعنی ہر جہتی نماز
 اگر ہر میں احرام عبارت ہے حرمان مخصوص کے دخول سے بشرطیت مع الذکر باسنادی ہم کی کذا فی فتح القدر والنہر الفائق وہی شیخ نے
 الشاکہ تکبیر کا افتتاح ہے بلکہ قالہ علیہ السلام فی الحلیل فی خلاف النہوم والکنایۃ اور احرام شرط ہے حج یا عمرہ کے کہ ہم
 ہوئی کسی جیسی کہ افتتاح یعنی اول بار اللہ اکبر کہنا سنت نماز کی شرط ہے تو نماز اور حج کی پہلی تحریم اور تحلیل سے بخلاف عدم ابد نہ کہے کہ ان کو کسی
 منحصر اور تحلیل نہیں ہم تکبہ یعنی طلاق عادت سے لے لیکن حج اور عمرہ میں کثیر الاستعمال ہے تحریر اقول میں وجہین کا دل ان یقیناً
 مطلقاً ولو حذر من ثلث الافاق لکن ہر حج فور سے نمازیں دو و ہر سو اول وجہ کہ کہ کذا کہ باہر ہر لازم ہے اگر حج منظور ہو بخلاف نماز
 کے یعنی اگر نماز میں کو گمان ہو کہ حج ہے اور احرام باندھا ہے ہر نماز میں کہ حج واجب اور احرام باندھا ہے ہر نماز میں کہ حج واجب اور احرام باندھا ہے ہر نماز میں کہ حج واجب اور احرام باندھا ہے
 تو اس پر نفاذ کرنا واجب ہوگا استقامت نماز منظور نہ کرے کہ اس کے فاسد کرنے سے فساد لازم نہیں کذا فی الطحاوی عن ابیہر الشافعی انہ اذا احرام
 الا احراماً واحداً وحقیراً لا یجوز حرمۃ الا بعمل ما استقر بہا وان افہنۃ الا فی الفحشاء فیحصل اللہ والاحصاء کذا فیہ فی الھکک کے دربار
 وجہ یہ ہے کہ احرام کو ہر احرام کے یعنی شرط کرے حج یا عمرہ کی پہلی تحریم اور تحلیل سے بخلاف عدم ابد نہ کہے کہ ان کو کسی
 فاسد کرے کہ حج کے فوج ہو جائے میں البتہ احرام سے کلمہ کر کے اور احرام سے کلمہ کر کے بعد از حج کرنے ہی کے یعنی جب احرام مثلاً
 حج کی پہلی تحریم باندھا تو وہ دن حج کے ترک کرنا احرام کا جائز نہیں گرد و مور میں ایک چیز ہو جو جادو یا کینہ جانے موسم کے فوج عمرہ
 کے احرام ترک کرے دوسرے جیسے کہ کب لیب حصار کے حج کی پہلی تحریم کر کے ہی کے احرام کو جوڑی بخلاف نماز کے کہ اگر حج
 کا ہے یعنی ہر نماز کے محل سے خانہ جائز ہو جائے مثلاً ایک شخص نے بارگاہ کی نیت کی اور درگت پر سلام کیا تو جائز ہو کہ کوئی چار ہر
 لازم نہیں کذا فی حاشیہ الطحاوی عن ابیہر الشافعی وحقیراً لا یجوز حرمۃ الا بعمل ما استقر بہا وان افہنۃ الا فی الفحشاء فیحصل اللہ والاحصاء کذا فیہ فی الھکک کے دربار
 احرام باندھنا چاہو وہ فوج کرے اور فوج کرنا اس کا مستحب ہے اور یہ فصل معانی اور ہر ایک کو پہلے ہے نہ کہ احرام طہارت اور وضو کا مستحب ہے
 تو بعض اور اناس دانی حرمت اور منیہ کے حق میں بھی غسل کرنا مستحب ہے و التَّحَنُّنُ أَفْضَلُ اور عسے کا احرام تنہم سے باندھا افضل ہے تنہم ایک مکان کا نام ہے کہ کسی تین کو رس خیمہ کا احرام اسو اعلیٰ بغل ہوا
 وعلیہ ذکر الایلیہ وغیرہ کلین سوسی فی الکافی بیہک و دین الاصل اور وجہ ۱۹۱ فی الفحشاء فیحصل اللہ والاحصاء کذا فیہ فی الھکک کے دربار
 اسو اس کو کہ ہم سے خاک آلودگی ہونی ہے نہ صفائی کا مقصد حاصل ہو بخلاف عمرہ اور عید کے کہ وہ میں تیمم شرط ہے کہ اس کو بغل یا طہارت یا غسل
 چنانچہ زمینی وغیرہ سے اسکو دیکھا جو ادا کافی میں محمد اور عیدین کو ادا احرام کو عدم شرطیت تیمم میں برابر کہا ہے اور کافی کی روایت کی ترجمہ
 دی ہے نہیں اس دلیل سے کہ کسی کو تحصیل طہارت میں نہ کہہ اشر میں اسو اس کو کہ ہم سے خاک آلودگی ہونی ہے نہ صفائی کا مقصد حاصل ہو بخلاف عمرہ اور عید کے کہ وہ میں تیمم شرط ہے کہ اس کو بغل یا طہارت یا غسل

والتَّحَنُّنُ أَفْضَلُ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲

کتب السیاح

بروم
ایمان
ایس
دستی
کے
جاء
مقام
پرستش
کردار
اور تہو
آفتاب
در کمر
اللہ کے
مناسبت
عبادت
قرآن و
تلاوت
کہ امام
اور اگر
آئینہ
رحمت
الافصد
واللہ
الاستغفر
بین تراش
یا اللہ حمد
عظمیٰ
ما فعل

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

ولو امر ذنبا او جنتا لا یجوز اور اگر کسی ایمان کو اپنی طرف سوچ کر نیکو کر گیا تو مسیح میں حبیب ہماری ہے و اذا قرع الما سورہ الحج
 الطریق یسئل له دفع المال الخ غیرہ لیس ذلک الذی عن الیہ اذا اذنت له بل ذلک بان قیل له وقت الدعاء اضعف ماشتت فہو زائد
 ذلک قرع ان لا یلایہ صبار وکیلا لطلعتا وحبیب کہ ہم اس امر میں سہار ہو گیا تو اس کو باز نہیں غم کر ال دنیا کا یہ شخص غیرت کی طرح کج کر
 کر اس صورت میں جب کہ اس کو غیرت کے بل میں اور مجبور ہو گیا اباحت ہو گئی ہو اس طرح کہ اس کو کیا ہو مال دیکھ کر کہتے کہ تو تیرا بی جان تو اب اس کو
 غیرت سے مجبور کرنا چاہتے ہو وہ بیاہر ہوا نہ بیاہر ہوا اس طرح کہ اس اباحت مطلقہ سے وہ کیل مطلق ہو گیا خواہ آمر زندہ ہو یا میت کہ انی الطلاق کفر و حج
 المکلف لیس الخ و ما فی الطریق و اذنی بالیہ عنہ انما خیر الیہ و حبیبہ بہ اذا استخیر بعد وجوبہ اسالہ و حج من حاکم فلا یک دور عاقل الخ کلا
 حج کہ اس طرح اور اور میں کر گیا اور اسے اپنی طرف سوچ کر کئی وصیت کی شایع کہتا ہو وصیت کو حج کا اور موت و حبیب جب اس سے بعد وجوب حج کے
 اور ہو جب میں غیر کر ہوا اور اگر اسی حج کو چلا جس سال حج فرض ہوا تو وہ حج کی وصیت کرنا وجہ نہیں قارن کفہ المال اور امکان فایا ہو سکتا
 ای حال غیرت و الا فہو عنہ من بلایہ فاسکالا استخسانا فیلفظ غیرت سے وصیت میں مال یا مکان کی تفصیل کو دی ہو کہ اس مقدان سے
 بیان کر کیا جائے تو اس کے بعد کہ اگر مال یا مکان کو اسے متین کر دیا ہو تو اس کی طرف سوچ کر کیا جاوے اور کسی شے سے بنا برقیاس کے بنا ہوا
 استخسان کرنا اس کو بیکرنا چاہیو دلیل ہر قیاس کے ہیں اور دلیل فعلی کہ استخسان کشتہ میں از زبان قیاس اور استخسان جمیع مردان ممکن
 مقدم ہوا ہو لیکن جیسے کہ اس میں مابین سوچ و جان قیاس میں مقدم ہو استخسان رہا نہ شاکہ اگر کو کہ اس کو بیکرنا چاہا ہو کہ انی الطلاق کفر و حج
 قول ہو امام کہ اور استخسان قول ہی مابین کہ وہ قیاس کی یہی ہو کہ مقتدر ہے شہد کیا وہ باطل ہو گیا احکام دنیا کے حق میں اگر وہ آخرت کا شراب
 قائم ہو اس طرح کہ مسلک کی حد میں ثابت ہو کہ جب ابن آدم ہو گیا تو اس کا عمل منقطع ہو گیا اور وصیت کا جاری کرنا ہی دنیا کے احکام میں ہو تو وصیت
 وطن سے وصیت انی ہو گیا اور جب کہ حج نہ حاصل ہوا تو وصیت کا کالعدم ہو گیا اور وہ حج استخسان یہی ہو کہ قرآن مجید میں ثابت ہو کہ جو ایو گئے سکو
 العباد رسول کی طرف ہجرت کر کے اور اور میں ہو تو اس کا شراب عند المذات ہو اور طریق ال اور دلیل اور سبق نے ابھر رہا ہے سو روایت کی کہ رسول خدا
 سے اس بعد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حج ہو اس کو کلا اور ہو گیا تو اس کو حج کرنا لایا ذاب قیاس کے لکھا جاوے گا تو اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر
 اور اس کا وقت سوا طین نہیں ہوا تو وصیت مکان سے جاری ہو گی نہ وطن سے کہ انی السلام و رفع القدر فلو استخیر عنہ الیہ عن غیرہ لم یجوز اگر وصیت
 کی طرف دوسری حج کرادو تو اس کو کسی غیر سے تو نہیں ان وفیہ ای بالیہ من بلادہ ثلاثہ وان لو کفر فی حیث یبلغ استخسانا میت کے شہر
 سے حج کیا جاوے اگر میت کا مال اس کو کفایت کرے اور اگر کفایت کرے تو وہاں سے حج کے دان سوچ کر کیا جاوے دلیل استخسان مذکور و غیرہ
 المیت اور اذنت ان یسرد المال من الما مودہ لم یجوز کہ وصیت کے دوسرے دار سے کہ ما تر ہو مال کا پیر لیا امور میں جب تک کہ اس سے اجازت
 نہ ادا ہو اور بعد از حج کے پیر لیا کہ ما تر نہیں تو ان دفعہ ثانیاً منہ فقہاء الیہ من مالہ و الا فلو مال المیت پر اگر مال کا پیر لیا ہوا
 کی حیثیت کی جس سے تیر لیا خیر ہمارے مال سے ہو گا اور اگر پیر لیا حیثیت کے سبب نہیں تو پیر لیا خیر میت کے مال میں ہو گا اور وصی کے حق قطع
 عنہ و سل الخ و ان امرہ المیت لایہ لم یحصل مقصود کہ وہو تو لا اتفاق وصیت کی ایک مقصود ہے حج کرنا ہی اپنی طرف سے سوا ایک
 ہو تو اس کی طرف سے کیا بطور حسان کے اور اس کا مال دیا تو یہ حج کفایت ہو گیا یعنی میت کے دوسرے مقصود ہو گا اگر وصیت نے اس کو حج کرنا
 امر بھی کیا ہو اس طرح کہ اس کا مقصد و حاصل ہو ایسے مال خرچہ کا تو یہ غلط لیکن لو حج عنہ ایہ لیس فی الذکر حار انہ لقل من مالہ
 کذا لہو استخیر لکدیم کا لذت اذا قضی من مالہ حصہ لیکن اگر اب فی حج کی وصیت کی اور اس کو بیٹے نے اس کی طرف سوچ کر کیا اپنا مال حج کر کے
 اس میت کو ترک کر دے ہر لیا تو باز نہ ہو شہد کہ بپ وصیت میں مومن نہ کہا کہ میرا مال سے حج کیا جاوے اور اس طرح کا حکم ہو اگر وارث کسی سے
 حج کر دے اور دیر باز نہیں حج فرض نہ کا حکم ہر جمع کی میت سے چنانچہ میت کے دوسرے وارث اور اگر وارث مال سے ترک کر دے جو حج کر لیا ہے لیکن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بنیادی ہے اور اپنے مولیٰ کی عبادت پر سابق سے زیادہ تر مستعد ہو جاوے کہ حج مقبول کی بھی علامت ہے کہ اس کے لئے ہر شے
 کفریٰ شیخ القدری اور الکافی میں لکھا ہے کہ اگر مارے انھوں متعلقین کو حج ضرور اور زیارت مقبول لینے کہ مہر عبادت کرے اور
 جاری رہے کہ اگر وہ اپنے امین شہر امین فائدہ جلیلہ یعنی آداب زیارت کے واسطے امتناع مسلمین کے خلاف اہل اہل و عیال و مہر و
 ہر شے کے ہیں جنھوں آداب زیارت کے یہ ہے کہ قبر شریف کی دروازہ کو ہاتھ سے چمکے جو ہے نہ وہ ان طرف کرے کہ گردہ ہے بلکہ
 کہ وہ ان طرف نہ اسی کے لئے نصیر ہوا و کتبہ اور دیگر دروازے کا نا بھی کردہ ہے بلکہ مقتضای آدمی بھی ہے کہ دور رہے جس قدر ضرورت
 کی عبادت میں اگر نا ضرورتاً وہ نہ جاتا بھی ہے اور اسی پر علما اجماع ہے اور جو مسیحیہ کے جوئے اور جسے بن محبت اور
 زیادہ ہے جو مسیحیہ اور کسی حالت اور علت ہے اسو اس کی رکت اور محبت پسندیدہ اس میں سے جو شرف شریف کے مزارق اور مولیٰ
 علما کے مطابق ہے اختیار العلماء میں معراج ہے کہ قبر کا چڑھا اور جو صفا میرزا اور فیاض علی کی عبادت ہے اس میں مالک مجاہدین نے لکھا
 کہ وہ کیا کہ حضرت کی قبر شریف پر ہاتھ رکھے ہے گراؤ اس کو پیش کیا اور کہا کہ یہ احضرت کے زمانہ میں معروف تھا اور آداب
 سے یہ ہے کہ قبر شریف کے پاس جب کہ سلام کرے کہ بدعت ہے اور اس سے زیادہ بڑا عیب ہے کہ زمین کو جسے جاہل لوگ مانتے
 ہیں کہ یہ نظیر کا نام ہے حالانکہ یہ قطب ہے علامہ عربین بن جابر نے لکھا کہ جبکہ جاہلین سے تعجب نہیں آتا لکھ لکھنے علامہ محکم
 آتے ہے جو اس کی غری کا فتوہ دیتے ہیں یاں وجہ کہ اگر آداب سے یہ ہے کہ قبر مقدس کو کشت نمائے نہ نماز میں نہ غیر نماز میں
 اور قبر کے سانسے نماز ہے ابن عبد السلام نے لکھا کہ جب نماز کا ارادہ کرے تو حرمہ شریفہ کو پیٹہ پر نہ کرے اور نہ ہاتھ کے
 آگے کرے اور نہ آدم ہے کہ قبر شریف کے ارد سے آگے نہ بچے کہ ہے اور میرزا و گفتگو کرے اور چلا کر آئے اسو اس کی حضرت
 کا آداب بعد وفات کے واسطی طرح وہ ہے جیسا کہ حیات میں اسو اس کی حیات اور بیعت حضرت کی حدیث میں معراج ہے اور
 جب قبر شریف کی طرف ہر کسکے اگر چہ خارج مسجد کی طرف سے نکلے قولانی ہے کہ کھڑا ہو مارے اور سلام عرض کرے امام مالک
 کا یہ مذہب ہے کہ اہل مدینہ کو لازم نہیں کہ جب مسجد میں آویں تو سلام کریں لیکن مسافر و دن کو لازم ہے اور باقی مذاہب شافعیہ میں
 ہر شخص کو سلام کرنا لازم ہے ہر بار بطور احتساب کے اسو اس کے خیر کی کثرت بھی جسے محمد الدین صاحب فائوس نے لکھا کہ حج و
 شریفہ کا دیکھنا عبادت ہے بقباس روایت کعبہ کے اور مسجد سے باہر قبر شریفہ کو نہایت تعظیم اور محبت سے دیکھنا ہے اور آداب
 سے یہ ہے کہ قیام میں نہ کی حدت میں درود کی کثرت کرے اور روزے رکھے اور مسجد شریف کی نماز جماعت پر حاضر ہے اور اس کا
 کرے اور ایک رات مسجد میں رہے اور قرآن ختم کرے اور مسجد کے بعد سلام ہی کہیم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر روز یقین میں
 جایا کرے امام فہریدی نے لکھا علی الخصوص مسجد میں آداب سے یہ ہے کہ مدینہ کے رہنے والوں سے محبت رکھے خصوصاً علما
 اور صاحبین اور رسالت اور مسجد کے غازیہ سے علی حسب المراتب بھانٹک کہ حرام اور وہ ان کے علماء نہیں کوئی تفصیل نہیں
 وہ بھی وجہ الاحرام میں اسب ہما لگی غرض انام کے علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر وہ ان کے عوام تارک است اور مذہب
 ہوں لیکن شرف سکونت مدینہ اور ہما لگی حضرت بلاشبہ ان کو شرافت ہے ہر صورت ہمارے میں وہ جب تعظیم میں اس سے کہ
 اور کا بیخیز اور قرب ظاہری قرب باطنی میں تاثر کرے یہ کیا ہے کہ اس کا حقیقہ ہے کہ اس کی تعظیم میں اس سے کہ
 حبیب کذا فی روح السید السمرودی جیسے اہل مدینہ وجہ تعظیم میں رہتے ہی اہل کہ لازم التکریم میں اسو اس کے
 اہل مدینہ ہما یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اہل مدینہ ہما یہ بیت الصبر میں تو محبت اور تعظیم اہل حرمین شریفین انسان
 اہل مدینہ کی ذرا العینین ہے

اور زیارت

یہ ہے کہ اس کا حقیقہ ہے کہ اس کی تعظیم میں اس سے کہ

تہذیب

معارف

احقر العباد محمد حسن صدیقی مومن کرنا ہے کہ میری زبان کو قوت نہ ظلم کرمطافت کہ شکر منعم منعمی کا کون یا کون جسے منسا ہے کہ م و
 افضل سے اس کتاب عالی ضابط کو میری تعظیم اور تحشیش سے اتمام کو بہتجا یا اور بعد دن اس سے فراغت پانچا شروت اور اتمام
 رجب المرجب ششہ ۱۲ ہجری میں دیکھا یا میں نے سے الموضع اسکی تعظیم میں بہت خون مگر کہا یا ہے اگر اسپر بھی کہیں لطیفی تاظرین
 لائحہ فراموش تو بہتقتضای ماریجی اصلاح فرما کہ اس ماجر کو نہ عامی حسیستہ اور کین سے برسوں کے خطای رسی وطنہ فرم و کہ
 بیج نفس بر فانی از غلط نہ بروہ الحمد للہ اکرامہ و احرارہ و کرامہ و ذوالکرامہ و صلے اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحابہ و
 حبشیہ و کما بعثہ و اجعلہ من الیکم الذین

ہشتبار

اس کتاب کے متوق برجہ قانون بہت حسنہ و ام کے محفوظ کر کے گھر میں کر می صاحب بد دن اجازت سوزی احقر البربر کے تفسیر

التماس

ہر جلد ہر صفر طفسد الی التفسیر تاخرین نیا لین اور سکو سر دق تصور کر کے تفسیر تفسیر انفرامین

تنبیہ

و اسلے سبب اسبات کے کہ میری کتاب مطبوع مطبوع صدیقی سے سطر عزان لوح شغفین مادہ تا مایع کہیں گئی

